وانکحوا الایامی منکم

یہ کتاب

جو

بیواؤن کی ہمدردی مین گویا دریا ہے اور جسکو اس فن کا فتاوے کہنا بجا ہے

نام جسکا

النصاب الکامل

فی

احتساب الارامل

اور لقب

سدا سہاگن

ہے

جسکو

مولانا ابو المحاسن مولوی حکیم حاجی سید محمد اسحاق صاحب رئیس ترگانون ضلع
بارہ بنکی منصرم انجمن حمایت بیوگان اسلام بارہ بنکی و حکیم ریاست پرتابگڈہ نے

تصنیف کیا

حاجی محمد تیغ بہادر کے اہتمام سے مطبع انوار محمدی واقع لکھنؤ مین چھپی

۱۸۹۳ء

وانکحوا الایامی منکم

یہ کتاب جسکا نام

النصاب الکامل فی احتساب الاراذل

اور لقب

سدا سہاگن

ہی

اضعف عباد الخلاق عاصی محمد اسحاق نے محض لوجہ اللہ بیوہ بہنوں کی ہمدردی مین تصنیف کیا اور اپنے ہم خیال دوست محب صادق سیٹھ حاجی رحمت اللہ صاحب بن حاجی داؤد معزز تاجر بمبئی کی خدمت مین پیش کیا - اور یہ اسوجہ سے کہ سیٹھ صاحب موصوف نے مظلوم ناکردہ گناہ بیواؤن کی رہائی مین غایت درجہ کی دلچسپی اُٹھائی ہی - قریب قریب سارے ہندوستان کا سفر کرنے کی زحمت اختیار کی - تجارت کا ہرج کیا - وقت کا ہرج کیا - اور نہ صرف شہرون مین بلکہ دیہات مین بھی گذر کیا - فصیح اور پُراثر واعظ اپنے ساتھ رکھے - سیکڑون جلسے کیے - ہزارون کتابین تقسیم کین اور اشتہارات جاری کیے - جہان آپ نہ پہونچ سکے دوسرے علما کو بھیجا - خدا نے اس جوان صالح کو اپنی مصیبت زدہ بیوہ باندیون کے لیے اپنی رحمت بنا کے پیدا کیا ہی - یہ مجسم ہمدرد اسم بامسمی درحقیقت اللہ کی رحمت ہی - مین اپنے آپ کو ظالم سمجھتا اگر اس پرجوش ہمدردی کے چیلے کے ہوتے کسی اور کے نام سے اس کتاب کو مشتہر کرتا - مین بہت خوش ہون کہ اس کتاب کو اپنے پیارے دوست کے نام سے شایع کرتا ہون اور دعا کرتا ہون کہ خدا اسکی زندگی مین برکت دے اور اس اچھی دُھن پر قائم رکھے اور - دوبالا کرے

محمد تیغ بہادر کے اہتمام سے مطبع نوا محمدی واقع لکھنؤ مین چھپی

فہرست کتاب سدا سہاگن حصۂ اول

سدا سہاگن کے دوسرے حصے کی فہرست

تمت

وانکحوا الایامی منکم

یہ کتاب

جو

بیواؤن کی ہمدردی مین گویا دریا ہے اور جسکو اس فن کا فتاوے کہنا بجا ہے

نام جسکا

النصاب الکامل
فی
احتساب الارامل

اور لقب

سدا سہاگن

ہے

جسکو

مولانا ابو المحاسن مولوی حکیم حاجی سید محمد اسحاق صاحب رئیس برگانون ضلع

بارہ بنکی منصرم انجمن حمایت بیوگان اسلام بارہ بنکی و حکیم ریاست تانگٹ پر بلدہ نے

تصنیف کیا

حاجی محمد تیغ بہادر کے اہتمام سے مطبع انوار محمدی واقع لکھنؤ مین چھپی

سنہ ۱۸۹۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد اوس خالق کونین کو جسنے ایک جان سے اوسکا جوڑا بنایا پھر انھین دو سے باغ زمین کو گلزار فرمایا - بقای تناسل کے لیے سلسلۂ عقد نکاح کو مسلسل کیا - درود نامحدود اوس رسول پاک پر جسنے کفر و ضلالت کو محو اور سچے دین اسلام کو ثابت کیا اصلها ثابت وفرعها فی السماء رسوم کفار کو جنکی تاریکیان چھ سو برس سے دن دونی رات چوگنی تھین نیست و نابود کر دکھایا - اور اوسکے آل و اصحاب پر جنھون نے سارے عالم کو نیر اسلام کی شعاعون سے روشن کر دیا

دیباچہ

امابعد حضرت مولانا العلام اوستادنا القمقام محقق المعقولات مدقق المنقولات رئیس المحدثین تاج المدرسین ملجاء علماء المشارق والمغارب اللوذعی الالمعی الحافظ حاج الحرمین المولوی ابوالحسنات **محمد عبد الحی** قدس اللہ سرہ کا شاگرد کیا کفش بردار فقیر حقیر سراپا تقصیر راجی مغفرۃ ربہ الخلاق ابو المحاسن **محمد اسحاق** بن سید **محمود علی** تیرگانوی لکھنوی وطنًا علوی نسبًا حنفی مذہبًا قوم کی خدمت مین عرض کرتا ہی کہ فقیر نے اس کتاب کو سچے دل سے

بلا رُو و رعایت ایک ایسے امر مین لکھنا شروع کیا ہی جسکی بڑی ضرورت ہی اور کیسی ضرورت
شرعی ضرورت عرفی ضرورت عقلی ضرورت فطرتی ضرورت طبی ضرورت اور قومی ضرورت غرض
سب طرحکی ضرورتین ہین افسوس کہ باایںہمہ قوم کی غفلت ضرورت سے کہین بڑھی چڑھی ہی جسکے سبب سے
انواع انواع کے نقصان ہین تہذیب مین نقصان عصمت مین نقصان فطرت مین نقصان
شریعت مین نقصان جسمانی اور نفسانی صحت مین نقصان مسلمانون کی قوم مین نقصان
حضرت صلعم کی اُمّت مین کیا حضرت صلعم کی دلی تمنا مین نقصان - کوئی کہانتک گنائے
خداہی جانتا ہی کیا کیا نقصان ہین اور لطف یہ کہ وہ مسئلہ متفق علیہ ہی اور کیسا متفق علیہ
جسکی شروعیت پر تمام اہالیان اسلام کا ایسا ہی اتفاق ہی جیسا کہ پنج وقتہ نماز کی فرضیت پر
جس سے نہ تو کسی جبریے کو اختلاف ہی نہ کسی قدریے کو نہ کسی معتزلی کو اختلاف ہی نہ کسی خارجی کو
نہ اہل سنت کو اختلاف ہی نہ اہل تشیع کو - نہین مین نے غلطی کی وہ تو ایسا اجماعی مسئلہ ہی
جسپر نصف ہندوون اور اونکے ساتھیون کے مستثنے کر دینے کے بعد تمام مذہب والون
اور ہر ملک والون کا اجماع ہی - ہندوون کے ساتھ نصف کا لفظ ہمنے اسوجہ زیادہ کردیا
کہ ہندوونمین دو گروہ ہین - ایک منع کرتا ہی اور دوسرا دھرم شاستر سے ثبوت دیکے جائز بتاتا ہی۔[1]
یہ کتاب کیا ہی عصمۃ للارامل ہی رانڈون کی عزت بیواؤن کی ہمدردی اور قوم کی
خیر خواہ ہی - حق سبحانہ تعالی اپنے فضل و کرم سے پوری کرے قبول فرمائے اور اپنے عام وخاص
سب بندون کو نفع تام پہونچائے آمین یارب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین -
اہل قوم سے امید ہی کہ اول سے آخر تک اس کتاب کو انصاف بھری نظر سے
ملاحظہ فرمائین - تعصب اور ہٹ سے چشم پوشی کرین تاکہ حق اور انصاف کی گردن پر ظلم
وبے اعتنائی کی چھری نہ پھر جاے - براہ عنایت اگر دیکھین گے ان پڑھون کو پڑھ سنائین گے
اور عمل کرینگے تو اونکا احسان کچھ مجھی پر نہین بلکہ ساری مخلوق پر ہوگا ورنہ شکایت ہی کیا ہی

[1] منوجی کی سمرتی مین ہمنے خود دیکھا ہی بغیر اولاد والی بیوہ کو اولاد کے لیے نکاح کرنا درست لکھا ہی - منہ

نمبر ۱۱

مصنف کو عوام سے خوف اور اللہ سے امید

کچھ نہین تو ہم ناصح اپنے فرض سے فارغ البال اور کل عدالت ذی الجلال مین خوشحال تو رہین گے
ما علینا الا البلاغ المبین[1] ؎ گر نیاید بگوش رغبت کس | بر رسولان بلاغ باشد و بس | ہان کوئی
کلمہ یا کلام جو واقع مین نہایت نیک نیتی سے محض غیرت لانیکے لیے ہوگا ناگوار خاطر ہو تو معاف فرمائین
مجھے خوف ہے کہ عوام بیچارے ان پڑھے مرد عورت سب کے سب جب میرا کلام سنین گے
یک بیک چونک پڑین گے اور الٹے غریب بیچے ناصح پر دھڑا باندھین گے - پیچھے پڑھین گے
اور آنکھین دکھا دکھا کے ڈانٹ ڈپٹ بتائین گے مگر مین ان حضرات کی نسبت اللّٰھم اھد قومی[2]
فانھم لا یعلمون کے سوا اور کچھ نہ کہونگا پر اپنے اچھے خیال سے باز نہین رہنے کا شعر

حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن ست و بس	در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید

حق پسندی کی ہدایت اور تعصب کی مذمت

ہم سچ کہتے ہین کہ لوگ ہمکو کیسا ہی بھلا برا کیون نہ کہین ہمکو ناگوار نہو گا اور ہمین تو اپنے ہادی
مطلق کی ذات سے امید ہے کہ یہ حضرات جب خواب غفلت سے بیدار ہونگے آنکھ کھول کر چار طرف کا
مشاہدہ کرینگے اور سیاہ سفید کو پہچان سکین گے تب حق ناحق بھی سمجھ لین گے - مظلوم بیواؤن کی داد رسی
فرمائین گے - یعنی اونکے نکاح کر دین گے اور آپس مین ایک دوسرے کو مبارکباد دینگے - اور خدا نے چاہا
تو بہت روز نہ گذرنے پائین گے کہ ہم یا ہمارے جانشین خوشی خوشی نکاح بیوگان کی وہ کثرت
دیکھین گے جسکی تمنا مین آج منتین منا رہے ہین ؎ مشکلے نیست کہ آسان نشود | مرد باید کہ ہراسان نشود
مسلمانو مین تمکو پہلے سے سمجھاتا ہون کہ انصاف کا جامہ پہن لو - حق پسندی کی نورانی کرنون
سے اپنے اپنے دل اور دماغ روشن کرلو - ہٹ دھرمی چھوڑ دو اور تعصب کو بالائے طاق
رکھو - تعصب بری بلا ہے - تعصب کی مذمت اور سخت مذمت قران و حدیث مین آئی ہے
تعصب کے سبب سچی بات چھپ جاتی ہے اور بنی بات بگڑ جاتی ہے - تعصب کے سبب کیا کیا
خرابیان نہین ہوئین - تعصب نے کیا کیا بلائین نہین بپا کردین اور مزہ یہ کہ ظاہر مین بہت
بھلا معلوم ہوتا ہے نہایت ہی شیرین اور غایت درجے کا خوشگوار لیکن حقیقت مین

[1] ہم پر اتنا ہی ہے کہ ہم اچھی طرح سے بتا دین ۱۲ منہ [2] اے اللہ میری قوم کو ہدایت کر کیونکہ وہ جانتے نہین ہین ۱۲ منہ

وہ چھپا زہر آمیز ڈنکھہ مارتا ہے جسکے کاٹے کا منتر نہین -

پیارے بھائیو حضرت تعصب صاحب کو اچھی طرح سے پہچان لو یہ وہی ذات شریف ہین جنھون نے لاکھون کرورون بندگان خدا کو کافر بنا رکھا ہے - فرعون - ہامان - ابوجہل - اور ابولہب سے بہتیرون کو واصل جہنم کر چکے ہین - یہود ہمارے پیغمبر صاحب کی پیغمبری کو ایسا ہی پہچانتے تھے جیسا کہ اپنی اولاد کو [سلہ] - کہیے پھر اسلام سے کیون نہ مشرف ہوتے - ظالم تعصب کے پنجے سے نجات نپاتے -

تقسیم حصص و ابواب

اس کتاب مین دو حصے ہونگے اور پہلے حصے مین نو باب

پہلا باب اس بیان مین کہ ہندوستان کے شریف مسلمانون مین رانڈون کا نکاح کیونکر موقوف ہوا - **دوسرا باب** رانڈون کی بُری گت اور تباہ حالت مین جسمین ہندوستان کی مسلمان بیواؤن کا شمار اور اُنکی عمرون کی تفصیل بھی بتائی جائیگی - **تیسرا باب** اس بیان مین کہ نکاح نہونے سے بیوائین کن کن اور کیسے کیسے سخت اور مہلک امراض کی شکار ہو رہی ہین **چوتھا باب** اس بیان مین کہ رانڈون کا نکاح نہونے سے آسیب کا کیونکر دھوکا ہو جاتا ہے - **پانچوان باب** شیطانی آفت کے بیان مین جسمین تین مقام ہونگے **پہلا مقام** شیطان کی عداوت اور اُسکے مکر و فریب مین **دوسرا مقام** زنا کی مذمت [سلہ] **تیسرا مقام** شیطان اور بیواؤن کی لڑائی اور شیطان کے غالب پڑنے کے بیان مین **چھٹا باب** اس بیان مین کہ رانڈون کے نکاح نہونے سے کتنے اور کس کس قسم کے ظلم ہوتے ہین و نیز ظالمون کی مذمت اور ظالمون کے عذاب مین **ساتوان باب** اس بیان مین کہ رانڈون کے نکاح مین خدا کی

سلہ حق تعالے فرماتا ہے یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَھُمْ ۱۲

کمزور مخلوق سے ہمدردی ہے اور ہمدردی کرنے والون کی فضیلت اور اونکے ثواب مین
آٹھوان باب رانڈونکا نکاح قرآن اور حدیث سے ثابت ہونیکے بیان مین پہلے
مطلق نکاح کی ضمن مین اور پھر صراحت کے ساتھ جسمین اس بات پر بھی غور کیا جائیگا
کہ اونکا نکاح سنت موکدہ ہے یا واجب یا فرض۔ **نوان باب** حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا کثیر التعداد رانڈون سے نکاح کرنے اور آپکی رانڈ صاحبزادیون۔ رانڈ نواسیون
رانڈ پھوپھیون۔ اور رانڈ پھوپھی زاد بہنون کے نکاح ہونے کے بیان مین و نیز اس بیان مین
کہ بنفس نفیس خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیوہ کی اولاد مین ہین بیوہ کی دوسرے
نکاح سے **دسوان باب** موافقین نکاح بیوگان کی فضیلت اور ثواب اور
مخالفین کی مذمت اور گناہ مین جسمین اس بات پر بھی نظر ڈالی جائیگی کہ کنواری کی
بہ نسبت بیوہ سے نکاح کرنے مین کیا فضیلت ہے۔

دوسرے حصے مین پانچ باب اور ایک خاتمہ ہوگا۔ **پہلا باب** رانڈونکا نکاح
عقلی دلائل سے ثابت ہونے کے بیان مین جسکی دس فصلون مین نکاح کے دس فائدے
بتائے جائینگے اور پھر عقلی دلیل کا دلچسپ تتمہ ہوگا۔

فصلون کی تفصیل۔ پہلی فصل اولاد کے منافع مین جسمین تین نفع قائم کیے
جائینگے **پہلا نفع** اولاد کی ترقی مین اللہ کی محبت اور اطاعت ہونے اور اولاد مین
کھنڈت ڈالنے سے خداوند عالم کی بغاوت لازم آنے کے بیان مین۔ **دوسرا نفع**
اولاد کی ترقی کرنے سے حضرت سید المرسلین صلعم کی محبت اور اطاعت بڑھنے اور
اولاد مین کھنڈت ڈالنے سے آپ کی دلی تمنا کا خون کرنے اور آپ سے قلبی عداوت
مول لینے مین و نیز مسلمانون کی تعداد مین کمی اور ترقی ہونے کے بیان مین۔
تیسرا نفع اولاد سے مان باپ کے لیے دین و دنیا کی بھلائی ہونے کے بیان مین
دوسری فصل نکاح کی برکت سے شیطان اور نفس امارہ سے بچنے اور خواہش نفسانی کے

فروہونے مین تیسری فصل نکاح کے سبب سخت سخت اور مہلک مہلک عارضون سے محفوظ رہنے کے بیان مین چوتھی فصل نکاح سے تفریح قلب ہونے مین۔ پانچوین فصل نکاح سے عبادت مین جی لگنے کے بیان مین چھٹی فصل نکاح سے عبادت کا اشتیاق بڑھنے مین۔ ساتوین فصل نکاح سے خاوند کی اطاعت اور بچون کی خدمت کا ثواب عظیم پانے کے بیان مین آٹھوین فصل نکاح سے عورت کو اپنے روٹی کپڑے اور دیگر حوائج ضروریہ سے مطمئن ہوجانے کے بیانین۔ نوین فصل نکاح کے سبب سے دن رات کی آہ وزاری اور سینہ فگاری سے بیوہ کو نجات ملنے کے بیان مین۔ دسوین فصل نکاح ہونے سے خدا کی ذات پر یقین ٹھیک رہنے اور نہونے سے ناشکری اور کفران نعمت عارض ہونیکے بیان مین۔ دوسرا باب عوام کے جھوٹے حیلے بہانون کے دندان شکن اور شافی جوابات مین۔ تیسرا باب ہندوستان کے شریف مسلمانون مین بھی بیواؤن کا نکاح ہوچلنے اور اونکے نکاح کے نظائر مین جسمین ہندوون کی قابل قدر کوشش اور اونکی رانڈون کے بھی نظائر نظر آئین گے چوتھا باب ہر فرقے کو مخاطب کرکے اوسکے منصب کے موافق اوس سے کلام کرنے مین پانچوان باب رانڈون کا نکاح رواج پانے کی عمدہ اور نہایت عمدہ تدبیر کے بیان مین۔ خاتمہ اختتام حجت کے لیے آخری نصیحت مین

پہلا باب اس بیان مین کہ ہندوستان کے شریف مسلمانون مین رانڈون کا نکاح کیونکر موقوف ہوا

سنو سنو میرے عزیز بھائی بہنو سنو جب سے تمھارے فتحمند باپ دادے سچے مسلمان ملک ہند مین تشریف لائے اپنی اچھی عادت کے موافق ابتدا ابتدا مین روز بروز

دینی و دنیوی امور مین دن دونی رات چوگنی ترقی کرتے رہے اپنے منصبی فرائض اور دلی مقاصد پورے کرنے مین ہم خرما و ہم ثواب کا معجون مرکب چکھتے رہے جسکا نتیجہ خاطر خواہ ہوا کہ اسلام کی نورانی چمکتی شعاعون سے جہان کو روشن کر دیا - تاریکی اور گمراہی کے دریا مین ڈوبتون کا بیڑا پار لگا دیا - نیم وحشی اور غیر مہذب قوم کو مہذب اور شایستہ بنایا - پھر ہندو مسلمان دونون قومون نے آپس مین اختلاط کیا - ایک دوسرے کے دوستانہ برتاؤ سے باچھین کھلنے لگین حتی کہ رنج کے طور پر شادی و غمی مین بھی یہ اون کے اور وہ انکے شریک رنج و راحت ہوے - ہنود نے اسلام سے بہت کچھ آداب اور قاعدے سیکھے فائدے اوٹھائے - افسوس کہ اسی میل جول مین مسلمانون کو خود مسلمانون ہی کی غفلت سے جھٹکا بھی کھانا پڑا - اور کیسا جھٹکا جسنے اونکی کمر توڑ دی - اون کے اخلاق اور اونکے طرز معاشرت مین بٹا لگا دیا - اونکے ہرے بھرے باغ مین زہریلے اور خاردار رسمون کے بیج بو دیے اس اجمال کی تفصیل یون ہے کہ اکثر مسلمانون کے پاس وہ عورتین تھین جو پہلے وہ خود آپ یا اونکے والدین ہندو تھے - ان عورتون نے اپنی جہالت خاندانی اور ناقص عقلی سے اون بری رسمون کو جو شرع اور عرف دونون مین ممنوع اور ناجائز ہین برتنا شروع کیا برتنا کیسا بڑی طاقت کے ساتھ دانتون سے پکڑنا اپنا فرض جانا - افسوس ہزار افسوس کہ اسپر بھی اکتفا نہوئی بلکہ عوام کالانعام جاہل مرد بھی جنکا گروہ ہمیشہ کثیر الانفار ہوا کرتا ہے عورتون کا ساتھ دے اونکے دوش بدوش کاندھے سے کاندھا ملا کر چلنے لگے - رفتہ رفتہ خواص بھی خوگر ہو اسی جال مین جا پھنسے -

حیف صد حیف کہ منجملہ اون رسوم کے رانڈون کی شادی نکرنے کا ایک ایسا منحوس زہریلا رواج قائم ہو گیا جو عالمگیر ہو کے ہندوستان کے اکثر بلکہ قریب قریب کل شریف مسلمان پر اپنا وبائی اثر ڈالے بغیر نرہا - صرف جاہلون ہی کو نہین بلکہ ان لوگون کو بھی جو بڑے ذی علم اور پڑھے لکھے ہوشیار کہلاتے ہین لے ڈالا اور اونکے زندہ دلون کو مردہ بنا چھوڑا

ای سچّے خدا کے پوجنے والو یہ جوان جوان رانڈون کو جیتے جی جلانا مرغ نیم بسمل بنا کے تڑپانا ایمان والون کا کام نہین ہی ہم مسلمانون مین جسکے برتے جانیکی علت اولیہ (پہلی علت) وہ نو مسلم عورتین کہی جاسکتی ہین جو فاتحان اسلام کے نکاح مین آئین اور ہندو سے مسلمان ہوئین کیونکہ اس قسم کی رسم ورواج مین وہ اپنی پرانی لکیر کی فقیر رہین۔ نکاح ثانی کو معیوب اور حقیر سمجھتی رہین اور کیون نہین جن عورتون سے وہ پیدا ہوئین تہین اونکو دیکھتین تہین کہ ایک شوہر کے مرنے کے بعد دوسرا خاوند کرنا کیسا سرے سے دنیا ہی مین رہنا ناپسند کرتین تھین اور دکھانے سنانے کے لئے یا محض جہالت کے جوش وخروش مین ستی ہوجاتین تھین۔ پھر نکاح ثانی معیوب سمجھنے کا وہی زہر بہرا اثر اُنکی اولاد مین پھیلتا گیا۔ سچ ہی مان کا اثر بھلا ہو یا بُرا اولاد پر بہت کچھ پڑسکتا ہی اُسکے ہر رگ وریشے مین سرایت کرجاتا ہی۔ اور کیون نہین آخر اولاد اُسکے پیٹ سے پیدا ہی نو مہینے تک مان کا جزو بدن اُسکی غذا رہی پھر پیدائش کے بعد برسون اُسکے تمام جسم کا جوہر یعنے دودہ پیتی رہی۔ پرورش پائی تو بھی اُسیکی گود مین پائی جسکے سبب زبان اور چال ڈھال نشست وبرخاست کے آداب طریقے سب اُسیکے موافق سیکھے۔ الحق کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ وَاَبَوَاہُ یُھَوِّدَانِہٖ اَوْیُنَصِّرَانِہٖ اَوْیُمَجِّسَانِہٖ ہر لڑکا فطرت اسلام پر پیدا کیا جاتا ہی اور اسکے مان باپ اُسکو یہودی بناتے ہین یا نصرانی بناتے ہین یا مجوسی بناتے ہین۔ سچ ہی صحبت کو بڑا دخل ہی اُسکا اثر نہایت قوی ہی جو بہت جلد اور آسانی سے اپنا سا بنا لیتا ہی۔ اَلتَّاثُرُ مِنَ الصُّحْبَتِ ؎ صحبت صالح ترا صالح کند ✦ صحبت طالح ترا طالح کند ✦ اسی لئے شریعت حکمت اور مصلحت کے موافق عورتون کی تعلیم نہایت ضروری ہی اور فرض ہی۔ حدیث شریف مین ہی۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ[1] علم حاصل کرنا فرض ہی ہر مسلمان مرد اور عورت پر ــــ کاش مسلمانون مین تعلیم نسوان ہوتی رہتی تو یہ سب خرابیان کیون پڑتین اور کیون اُنکے بچونکی تربیت مین نقصان آتا) نکاح ثانی کے موقوف ہونیکی دوسری وجہ اوس موقعی کے

[1] ابن ماجہ اور بیہقی شعب الایمان مین ہی۔ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم۔ مرقاۃ شرح مشکوۃ مین ہی ای ومسلمۃ کما فی روایۃ کیمیای سعادت مین امام غزالی نے لکھا ہی کہ حدیث مین ہی طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ ۱۲ منہ

ابتک چلے آنے اور گڑہا جانے کی وجہ ہندوون کا ہیل میل ہے جسنے پہلی وجہ پر اور بھی رنگ آمیزی کردی مثل مشہور ہے۔ ایک تو کڑوا کریلا اور دوسرے چڑہا نیم۔

افسوس ہم مسلمانون نے دوراندیشی نکی بے پروائی کی۔ اپنے منصبی فرض کی حفاظت نکی غفلت کی ہاے چند پشت پہلے ہمارے باپ دادون نے آیندہ خرابیون کا سوچ نکیا نہایت خفیف سمجھکے عورتون سے کچھ بھی مزاحم نہوئے۔ اگر کسی نے کرلیا تو واہ واہ اور نکیا تو اتنا بھی نہ پوچھا کہ آخر یہ تامل کیون ہے۔ الغرض جوان رانڈون کے بیٹھ رہنے یا بٹھلا رکھنے کا مرض شروع شروع مین نہایت ہی کمزور تھا وہ بھی خال خال کہین ایک دو کو جسکو ہمارے ہندوستانی باپ دادے بہت ہی آسان سمجھے اور علاج کیطرف کبھی متوجہ تک نہوئے۔ انکو یہ سوچ ہوا سہ

درختے کہ اکنون گرفت است پای	بہ نیروی مردے برآید زجاے
وگر ہمچنان روزگارے ہلی	بگردونش از بیخ برنگسلی

نہ انکے دلوپذیر گرامی سنتن روز اول کے مضمون پے گذر گیا آخر اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہی خفیف مرض آہستہ آہستہ بڑہتے بڑہتے بڑھ گیا جسنے ہوا مین زہریلا اثر پیدا کرکے ہندوستان کے جمیع اطراف و اکناف مین ہر جگہ جا پہونچا اور اس مضبوطی سے پہونچا کہ عام لوگون کی نظر مین لاعلاج دکھائی دیا جسکے سبب وہ ہمت ہار بیٹھے اور کہنے لگے اب اِسکا علاج ممکن ہی نہین ہان مگر وہ لوگ جو بلند حوصلہ ہین اور اس میدان کے مرد ہین اپنے رب سے لو لگائے۔ ہمت کی کمر چست باندہے بڑے استقلال سے تدبیر اور علاج مین مشغول ہین ایک دم بھی غفلت نہین کرتے اُنکا سچا خیال ہے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ترجمہ بے شبہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ پس اُسکو رانڈون کے نکاح پر بھی قدرت ہے۔ پھر کمال مہربانی سے فرماتا ہے۔ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَۃِ اللّٰہِ ترجمہ تم اللہ کی رحمت سے نا امید مت ہو۔ المختصر اُس زہریلے تخم غفلت نے اب گل کھلایا۔ سلف کی بے پروائی کا خمیازہ ہمکو اُٹھانا پڑا۔ غلطی کسنے کی اور وبال کسکے سر پر آپڑا۔ مگر جبکہ ہم جان بوجھ کے چل رہے ہین تو اس سنگین جرم سے بری ہونے کے کیونکر مستحق ہوسکتے ہین بلکہ سچ پوچھو تو سلف نہین درحقیقت گناہ اور الزام کے

سزاوار ہمین لوگ ہین - اُنسے تو ایک چوک ہوئی تھی اور ہم دیدہ ودانستہ انگارون پر لوٹ لگا رہے ہین -

افسوس ہاے افسوس اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صاف اور سیدھی سڑک ہمنے چھوڑدی جسپر بیدھڑک چل رہے تھے - اور شیطانی کنٹیلی خندق دشوار گذار کھوہون مین جا پڑے اچھا بھلا رانڈون کا نکاح ثانی طریقۂ مصطفوی چھوڑ بیٹھے - بھلے کو برا اور برے کو بھلا سمجھے سے

ستم کو ہم کرم سمجھے جفا کو ہم وفا سمجھے	پڑین پتھر سمجھ پر ایسی ہم سمجھے تو کیا سمجھے **

ہاے وہ اصلی حالت ہمنے بدل ڈالی ہاے وہ حضرت صلعم کی ہدایت ہمنے پامال کردی جو حکمت مصلحت اور ہمدردی سے مالامال تھی اور ضلالت وگمراہی دمبدم آناری اختیار کی جو سراسر جور وجفا سے گونج رہی ہے - ہاے یہ انمول ونایاب ہاتھ سے دیکے دین ودنیا کی تباہی مول لینا گویا ہمارے حصے مین تھا فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ترجمہ نفع دیا انکی تجارت نے اور نہ تھے وہ راہ پانے والے -

دوسرا باب رانڈون کی بری گت اور تباہ حالت مین نیز اس ذکر مین کہ ہندوستان مین مسلمان بیوائین کسقدر ہین اور انکی عمرونکی تفصیل کیا ہے

میرے بھائی بہنو ذرا مہربانی کی نگاہ سے غریب بیکس بیزبان رانڈون کو دیکھو - ہاے انکی کیسی بری گت بری نوبت اور بری حالت ہے - جیتی ہین نہ مرتی صدہا طرح کے رنج وغم مین پڑی - سسک رہی ہین - بہت بیوائین مسکین ہین - نان شبینہ کی محتاج ہین جسکو کسیقدر سینے کا ہنر یاد نہ ہے بمشکل دن رات کی شفقت اور دیدہ ریزی مین کچھ ٹوٹا پھوٹا سی سلا

دو چار پیسے کما کھا سکتی ہو — جو کماتی ہو وہی کھاتی ہو کچھ پس انداز نہین کر سکتی جو وقت بیوقت اوسکے کام آئے اور داشتہ آید بکار کا فائدہ دکھائے پھر بھلا وہ بیچاری بیماری آزاری کی حالت مین دوا علاج کب کر سکتی ہو — اے صاحب دوا علاج کیسا بڑا مرض تو اوسکا پیٹ ہو جو سب عارضون کا بادشاہ ہو — اب آپ ہی انصاف کیجئے وہ دُکھیا دوہری چپیٹ سے کیونکر بچ سکتی ہو —

اور غذا بغیر جاندار کی جان کیسے رہ سکتی ہو — اور وہ بیوائین جو سی نہین سکتین یا سلائی پر بسر نہین کر سکتین کسی طرف اور توجہ کرتین ہین مگر بدقسمتی سے نہ اونکو علم ہو جو مدرسی کر سکین نہ کوئی ہنر یاد ہو جو کما کھائین — رہا سہا ایک آسان سا لٹکا چرخا تھا سو اب وہ بھی نہین — نئی روشنی کی بدولت دیسی سوت کی بکری نہین اور کوٹنا پیسنا اونکے نازک ہاتھون سے ہو نہین سکتا پھر کیا ہی فاقے پر فاقہ ہو — بعضی بیوائین ایسی بھی ہین جو گھبراکے دگو اونکی شرافت خاندانی کے خلاف کیون نہو) ماماگری اور خدمتگاری پر بسر کرنے مین مجبور ہو جاتی ہین جسمین اونکی بڑی بے آبروئی اور ذلت ہوتی ہو — آبائی اور پشتہا پشت کی ساری عزت خاک مین ملجاتی ہو —

اب اون بیواؤن پر نظر ڈالیے جو صاحب جائداد اور مالدار ہین وہ بھی کسی نہ کسی مصیبت مین گرفتار ہین کسی کا والی نہین کسی کا سرپرست نہین — اونکے مال و متاع کا سنبھالنے والا نہین — اونکی ضرورتون کا انجام دینے والا نہین — کسی کے نوکر چاکر خوب چکھتے ہین اوڑاتے ہین اور اپنا گھر بناتے ہین — بس وہ تو اپنے قدحے کی خیر مناتے ہین — بیچاری رانڈ کا نقصان ہو تو اونکی بلا سے وہ تباہ ہو تو اونکی بلا سے — یہان کیا ہی مال مفت و دل بیرحم ایک روپیہ رشوت لے سو کا نقصان کر دینا بائین ہاتھ کا کرتب ہو — چند روز مین اوس غریب کو دیوالیہ بنا دینا کچھ بات ہی نہین — خدا خیر کرے ۔ اگر ہمین مکتب ست و این ملا کار طفلان تمام خواہد شد ✢ قصہ کوتاہ کیا امیر کیا غریب سب بیوائین اپنے اپنے حال مین مبتلا ہین — زندہ ہین نہ مردہ ہین — نیم بسمل ادھ موئی تڑپ رہی ہین — دیکھنے مین تو زندہ ہین مگر حقیقت مین مردے سے بدتر ہو رہی ہین — دل ٹوٹو ٹو حسرتون کے خون ہو رہی ہین — صورت

دیکھو تو فقیرون کی صورت آپ ہی سوال ہی - سارا رنگ روپ بگڑ رہا ہی چہرہ کمھلا گیا ہی ہونٹھہ خشک اور ڈبڈبائی آنکھین ارمان دلی کی علامتین بتارہی ہین ع نتوان داشت نہان عشق ز مردم لیکن + زردے رنگ و رخ و خشکی لب راچہ علاج + اور ع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا -

حاصل یہ کہ صدہا رنج و غم اوٹھانا طرح طرح کے شدائد اور مصائب جھیل کر جینا کیا دن کاٹنا خاوندونکو یاد کر آہ کے شعلے نکال مرغ دل کو کباب بنانا شمع سی جل جل آنسو بہانا پروانہ بنکر جان گنوانا اونکا فرض ہی - پھر سب سے زیادہ مہلک اور قاتل ہوا نفسانی ہی ہواء نفسانی وہ کالی بلا ہی جسنے ادنے سے لیکر اعلے تک تمام رانڈون کو جیتے جی خاک سیاہ کر چھوڑا - اونکی دلی تمناؤن پر پانی پھیر دیا اونکی بھری جوانی کے سکھہ کو ہمیشہ کے دکھہ سے بدل دیا اور کوئی نقصان تو ایسا ہوتا ہی جسکی جگہہ پھر نفع کی امید ہو سکتی ہی - مال متاع دولت اسباب زر زمین ہیرا پنا موتی مونگا وغیرہ وغیرہ کھو جائے تو اوسکی یا اوسکے بدلے اور پانے کی امید کی جا سکتی ہی مگر ان کم نصیب نوجوان رانڈون پر خاوند جانی کی ایسی سخت اور نرالی مصیبت ہی جو مرتے دم تک کسی طرح ساتھہ چھوڑنے کا نام ہی نہین لیتی - اونکو نعم البدل دوسرا خاوند ملنے کی امید کبھی ہو نہین سکتی ہان بئس البدل ناجائز عوض ملنے کی امید ہو سکتی ہی اگر وہ بیحیائی کرنے پر آئین تو کر سکتین ہین - کر سکنا کیسا بعضی بعضی بدنصیب بیواؤن نے کر کے دکھا بھی دیا ہی مگر افسوس کہ قوم کو غیرت نہین آتی آن غریب سوگوارون کی تباہ حالت ملاحظے کے قابل ہی جوان جہان ہو کے سنوار سنگار کر نہین سکتین زیور پہن نہین سکتین - سوہا اوڑھ نہین سکتین مسی سرمہ حنابندی وغیرہ وغیرہ جو زینت کی چیزین وہ سمجھتے ہین کچھہ بھی نہین کر سکتین -

ناظرین اس بات کا اندازہ کر سکتے ہین کہ عید بقرعید شادی بیاہ مین اپنی ہم سنون کو سنگار کرتے بن ٹھن کر آتے خوشحالیان مناتے ہنسی اور مذاق کے گلچھرے اوڑاتے دیکھکر کیسی تڑپ جاتی ہونگی - اور کس طرح دل مسوس مسوس خون جگر پی پی کر رہجاتی ہونگی - کیسکو خوشی ہی

اور انکو رنج والم ہے کوئی بادہ سرور سے سرشار ہے اور یہ غم واندوہ کے خمار مین چکنا چور ہین
پھر دلہن کے دربار مین جہان تمام سوہاگنین خاصہ نوش فرمائیں یا کسی اور شگون کے لیے
جھرمٹ باندہے ہوئے لہرا رہی ہین انکا نہ پھٹکنے پاتا ۔ نحوست کا لقب پاکے دُتکارا جاتا اور
بھی قیامت بپا کر رہا ہے اور یہ تو گویا دن رات انکا وظیفہ ہے ۔ بگلو حلقۂ غم صورت قمری

دارم ٭ وہ کہ گردست بمن کار مراد شوارم ٭ طاقت صبر نماندست خدایا چہ کنم ٭ درد دل با کہ بگویم
و مداوا چہ کنم ٭ موج ہر ایک ہے سلسلۂ رنج و بلا ٭ دیکھیے خوبی تقدیر دکھائے کیا کیا ٭ سانس
کے ساتھ نکلتا ہے دہن سے شعلا ٭ ضبط اس سوز نہانی کا کرون تا بہ کجا ٭ شرح این
آتش جان سوز نگفتن تا کے ٭ سوختم سوختم این راز نہفتن تا کے ٭

افسوس یہ کھیلنے کھانے کے دن کس تلخی سے کاٹنے پڑتے ہین ہائے یہ عیش وعشرت
اور چہل بازیون کی راتین کیسی سنسان ہو رہی ہین خدا جانے وہ مظلوم کس مایوسی اور
ناکامی مین تاری گن گن کے صبح کر رہی ہونگی ۔

ہائے کوئی ان رانڈون سے پوچھے جو دس پندرہ برس یا پچیس تیس برس کی عمر
لڑکپن یا اوٹھتی جوانی اور بھری جوانی مین بیوہ ہوئین جنمین سے بہت ایسی ہین جو دو برس تین
برس کی بیاہی اور دو مہینے تین مہینے یا دو ہی ایک رونکی گنہگار ہین جو دنیا کی لذت سے
واقف ہوئین جوانی کا مزہ چکھا پر ابھی سیر نہونے پائین تھین کہ ہادم اللذات (لذتون کے
توڑنے والے فرشتے) نے ساری لذت خاک مین ملادی ۔

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد ٭ روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد
دفعۃً زرد ہوا برگ خزان کی صورت ٭ گل عشرت سے ہوئی باغ بہاری رخصت

انکی وہ مثل ہے کہ ایک پیاسا جسکے ہاتھ مین تھا پانی کا پیالہ ابھی دو ہی تین گھونٹ حلق سے اترنے
پائے تھے کہ پیالہ گرا اور چکنا چور ہوگیا ۔ وہ غریب پیاسے کا پیاسا رہگیا ۔ اب دیکھو تو کیسی
بری گت ہے ۔ گرمی کی شدت ہے آفتاب کی تمازت ہے زبان سوکھ رہی ہے ہونٹھون پر

پپڑیان جمی ہین منھ پر ہوائیان اوڑ رہی ہین - حلق مین کانٹے پڑے ہین پیاس کا وہ عالم کہ الامان الامان مثل ماہی بے آب کے تڑپ رہا ہے - سودا - صفرا - خون - بلغم سب جل رہا ہے گویا موت کا ذائقہ چکھ رہا ہے نہ ہاتھ پانون مین سکت ہے کہ جو چل پھر ڈھونڈھ ڈھانڈھ کہین سے پانی لائے اور جان بچائے نہ زبان مین گویائی ہے جو درد دل کہہ سنائے ہان مگر پلکون سے یا زبان نکال کے ہونٹھون سے پانی کا اشارہ کر رہا ہے اسکے عزیز اقارب اور دوست احباب سب اسکی جانکنی کی حالت دیکھ رہے ہین اور اوسکے اشارے بھی سمجھتے جاتے ہین مگر وہ ایسے سنگدل نہین ہین جنکو رحم آجائے اور اونکا پتھر یلا دل پسیج اوٹھے جو بہتے پانی سے ایک پیالہ لیکر اس بیچارے نیمجان کی سوکھی حلق مین چوانے بلکہ غریب پیاسا اگر چاہے کہ وہ خود آپ جسطرح ممکن ہو بہزار خرابی و دشواری اُفتان و خیزان گرتے پڑتے کسی چھوٹے موٹے دریا کے پاس جا دریا کے مالک سے ایک پیالہ پانی لینے کی اجازت مانگے تو یہ ظالم فوراً آجانی دشمن بنجائین اور پانی کے بدلے شہادت کا شربت چکھا دین -

واضح ہو کہ پیاسے سے مراد جوان جوان حاجتمند بیوائین ہین اور دریا سے مراد بندگان خدا - دریا کا مالک حق سبحانہ و تعالےٰ ہے پیالہ ایک خاص مرد ہے جس سے نکاح کیا جاسکتا ہے - اجازت لینا نکاح کرنا ہے -

اور بہتیری وہ بھی بدنصیب بیوائین ہین جنکے نکاح تو ہوئے مگر نکاح کا مزہ نہ چکھنے پائین شوہر کا مُنھ نہ دیکھنے پائین یا مُنھ دیکھا بھی پر کمسنی یا خاوند کی بیماری کے سبب دنیا کے لطف سے محروم کی محروم رہین اور خاوند مر گیا - اونکی اور اونکے عزیز اقارب اون کے سرپرستون اور اونکے ہوا خواہونکی بعینہ وہی مثل ہے جو ہم ابھی ابھی عرض کر چکے ہین بلکہ اتنی اور زیادتی ہی کہ یہ بیچاریان خوشگوار پانی کے مزے سے کچھ حظ نہ اُٹھا سکین - ہاے منھ کے سامنے پانی کا آنا بھی کہ پیالے کا گرنا اور ٹوٹ جانا قسمت کو دیکھیے کہ کہان ٹوٹی جا کمند دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہگیا ؏ افسوس ہزار افسوس ؏ حادثہ تو نہ آنکھون سے دیکھا جاتا ہی

نہ کانون کو سننے کی طاقت ہی دل کانپا جاتا ہی کلیجہ دھک دھک کرنے لگا اور ہوش الگ پران ہین
پائے یہ ہون یا وہ یہ لڑکین اور بھری جوانی کا رنڈاپا کیسے کٹے گا - ہائے یہ زندگی کا
بڑا حصہ کیا کیا سختیون کن کن حسرتون اور کیسی کیسی ناکامیون مین کس تلخی سے پورا کرنا پڑیگا - ہائے یہ
ہنسنے کھیلنے نوک جھوک مین رہنے چھیڑ چھاڑ کرنے جھوم جھوم کر بلنے خوش فعلیون مین دل بہلانے کا
زمانہ اب آہ وزاری سینہ دگاری دلسوزی اور جانگدازی مین نہایت مایوسی اور سخت پژمردگی کے
ساتھ بڑے رنج وافسوس سے کاٹنا پڑیگا - ہاے سب سے زیادہ افسوس اور غیرت کی بات یہ ہی
کہ بعضی کم نصیب بیواؤن کو بہکا کے شیطان کے پھانسے مین آکے کالک کا ٹیکا بھی لگا لینا پڑیگا جسکا
وبال نکاح سے منھہ چھپانیوالے حضرات وارثین کو بھی چکھنا ہوگا - اب اس موقع پر ہم یہ بتا کے کہ
ہندوستان مین مسلمان اور مسلمانون مین عورتین اور عورتون مین بیوائین کسقدر ہین اور وہ کس کس عمر کی
ہین دو اپنے پیارے بھائی بہنون سے سفارش کرتے ہین کہ اپنے سے لاکھون جاندار بنی نوع پر
ترس کھا کے انکا تھل بیڑا پار لگانے کی فکر فرمائین —

ہندوستان مین جیسا کہ نقشہ مردم شماری سن اٹھارہ سو اکیاسی عیسوی سے ثابت ہی
پانچ کرور ایک لاکھ اکیس ہزار پانسو پینتالیس مسلمان ہین جن مین سے مرد دو کرور ستاون لاکھ ساٹھ
ہزار چار سو اور عورتین دو کرور تینتالیس لاکھ اکسٹھہ ہزار ایکسو پینتالیس ہین جن مین سے چالیس لاکھ
تین ہزار نو سو اکاسی عورتین بیوہ ہین الله اکبر کسقدر بیواؤن کی کثرت ہی کہ فیصدی سولہ سے زیادہ
رانڈ ٹھہرتی ہین - کل عورتون کے چھہ حصے کرو تو پانچ حصون مین سہاگنین اور کنواریان یہانتک
کہ دودھہ پیتی لڑکیان تک شامل ہین اور ایک حصے مین فقط بیوائین ہین جنکی عمر کی یہ تفصیل ہی
نو برس کی عمر تک تیرہ ہزار آٹھہ سو آٹھہ - دس برس سے چودہ برس تک اوقیس ہزار
پانسو دس - پندرہ برس سے انیس برس تک اٹھاون ہزار پانسو باون - بیس برس سے
چوبیس برس تک ایک لاکھ سولہ ہزار چار سو بیالیس - پچیس برس سے انتیس برس تک دو لاکھ
ایک ہزار تین سو ساٹھہ - تیس برس سے انتالیس برس تک چھہ لاکھ تینتیس ہزار پچھتر - چالیس برس سے

اونچاس برس تک نو لاکھ سترہ ہزار تین سو باسٹھ ۔ اور پچاس برس سے اونسٹھ برس تک آٹھ لاکھ ستر ہزار دو سو پندرہ ۔ ساٹھ برس سے اوپر گیارہ لاکھ چون ہزار چار سو بیالیس اور عمر نامعلوم نو ہزار دو سو پندرہ ۔

ہمارے نزدیک کم سے کم پچاس برس تک بیوائین شادی کے قابل رہتی ہین دگو وہ شدت کی احتیاج نہوتی ہو جو چالیس برس تک والیون کے لئے ہوتی ہے) اور اونچاس برس تک والیونکا شمار اونیس لاکھ ستر ہزار ایک سو نو ہے ۔ پھر ایک برس اور اوپر چڑھ کے یعنی پچاس برس تک والیونکو ملا لینے و نیز نامعلوم عمر مین سے جنکی عمر پچاس کے درمیان مین ہو شریک کر لینے سے غالبًا اکیس لاکھ کی نوبت آجائیگی بلکہ اگر زیادہ وسعت دیجائے تو ہم کہہ سکتے ہین کہ شادی کے قابل اوسوقت تک بیوائین رہتی ہین جبتک کہ وہ قابل اولاد رہتی ہین اور جبتک سن ایاس[1] کو نہ پہونچین یعنی اونکے مہینے کا خون نہ بند ہوجائے اور مہینے کا خون بند ہونے کے لئے اگرچہ ٹھیک ٹھیک کوئی عمر نہین بتائی جاسکتی ہے ۔ کیونکہ ہر اقلیم بلکہ ہر عورت مین اختلاف ہوا کرتا ہے تاہم تجربہ کرکے فقہا نے ایک اوسط نکال لیا ہے مگر اوس اوسط مین بھی اختلاف پڑگیا ہے بعضون نے پچپن بعضون نے اٹھاون اور بعضون نے ساٹھ برس قرار دئے ہین اور سچ پوچھو تو یہ اختلاف بھی درحقیقت اختلاف اقوام اور اختلاف اقالیم ہی پر مبنی ہے ۔ پس اگر سن ایاس کے لئے ساٹھ برس کی عمر قرار دیجائے تو ظاہر ہے کہ اونسٹھ برس تک والی بیوائین اٹھائیس لاکھ چالیس ہزار تین سو چوبیس ہین ایک برس اور ترقی کرکے ساٹھ برس والیون تک ملا لینے سے غالبًا اونتیس لاکھ کے قریب ہوجائینگی ۔ اب ساٹھ کو چھوڑ کے ہم ادنے مرتبے پر آٹھہرتے ہین یعنی سن ایاس کے لئے صرف پچپن ہی برس مان لینگے جس سے کم کسیکے نزدیک ہی نہین تو بھی ہندوستان مین قابل اولاد مسلمان بیوائین اوسط نکالنے سے چوبیس لاکھ بانوے ہزار دو سو چونتیس ہونگی جسکو مختصر لفظ مین پچیس لاکھ کہنا چاہئے پس میرے پیارے بھائی بہنو ذرا تعصب اور ہٹ کے غبار کو انصاف اور خدا ترسی کے پانی سے

[1] لغت مین ایاس کے معنے مطلق ناامیدی کے ہین اور اصطلاح شرع مین اوس ناامیدی کا نام ہے کہ بڑھاپے کے سبب عورت اپنے مہینے کے خون بلکہ اولاد سے ناامید ہوجائے ۱۲ منہ

دہو کر ملاحظہ تو کرو سو دو سو ہزار دس ہزار نہین اکیس اکیس نہین نہین پچیس پچیس لاکھ کے قریب تمہاری بہن بہو اور بیٹیان جو نکاح کے قابل ہین کن کن خرابیون سے اپنی زندگی کے دن پورے کر رہی ہین - طرح طرح کی ناقابل برداشت مصیبتونمین عمر عزیز کو دوبھر سمجھ رہی ہین - دل پکڑے جگر تھامے سر کہسوٹے خون کے آنسوؤن رو رو زبان حال سے کہہ رہی ہین -

چہ می پرسی ز من حال دل غمدیدہ ات چون شد دلم شد خون و خون شد آب و آب از دیدہ بیرون شد یہ پیٹ دبائے بتا مارے جان گنوائے زندہ در گور ہو رہی ہین پھر یہ قیامت ہے کہ کوئی یار ہے نہ غمگسار ہے پیچھے جی سے کوئی اتنا بھی پوچھنے والا نہین کہ کیا ہوا کیونکر ہوا اور اب کیا کرنا چاہیے -

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے کسی بہ بیکسی ما نمے برد خبرے

ہمکو اس امر سے انکار نہین ہے کہ جوان جوان عورتون کے بیوہ ہونے پر کسیکو افسوس نہین ہوتا ہے یا اونکے دل نہین بھر آتے ہین یہ سب کچھ ہوتا سہی مگر افسوس تو یہ ہے کہ اونکی ساری عمر ایسے ظالمانہ اور وحشیانہ طریقے پر خرچ کیجاتی ہے کہ وہ در بھی آفت جان ہو جاتی ہے خدا ایسی بیمہدردی سے پناہ دے

ہم دیکھتے ہین کہ جوان عورت کے بیوہ ہونے کا اثر صرف اوسکے ناتے گوتے والون ہی کو نہین بلکہ دیکھنے سننے والونکو بھی نیم بسمل بناکے تڑپا دیتا ہے - دیکھو تو کوئی سر دھن رہا ہے کوئی چھاتی پیٹ رہا ہے اور کوئی غریب بیوہ کو نوچ کھسوٹ رہا ہے کوئی پچھاڑین کھا کھا کے گریبان چاک کر رہا ہے اور کوئی آنسوؤنکے دریا بہا بہا کے رو رہا ہے -

ابر را دیدیم چون ما چشم گریانے نداشت برق ہم کم مایہ بود از شعلہ سامانے نداشت

کوئی سسکیان لے رہا ہے کوئی ہچکیو نکا تار لگائے ہے - کسیکی گھگھیان بندھی ہین کوئی بیوہ کو گلے سے لگا کر کوئی سینے سے ملا کے چیخ اوٹھتا ہے " ہائے رے اللہ یہ کیا ہوا - اے میرے خدا اب مین کیا کرون - " کوئی " ہائے میرا دل تو ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہے اور کلیجہ بہا جاتا ہے " کوئی " ہائے یہ کیا غضب ہوا - کیا یہ جانگداز صدمہ مجھی کو دیکھنا بدا تھا " کوئی " ارے لوگو

مجھپر تو آسمان پھٹ پڑا - ہائے ہائے مجھے موت آجاتی یہ بُرا دن دیکھنے کے لئے نہ رہتی
(کوئی غریب بیوہ کی طرف اشارہ کرکے) "ہائے یہ بدنصیب جلنے کے لئے بیٹھی رہگئی -
ارے اسکو موت بھی نہین پوچھتی ابھی مرجاتی چلی جاتی - اس دن رات کی گریہ وزاری اور آہ و
فغان کے غل شور سے نجات ملتی - المختصر ماں بہن خالہ پھوپھی باپ بھائی اور ماموں چچا جسکو دیکھو
ہر ایک کا یہی وظیفہ ہے - اپنا اپنا راگ ہے اور اپنی اپنی کھچڑی - یہ سب فضولیات بک بک
رو رو ایام شماری کر رہے ہین جسکا کچھہ نتیجہ ہی نہ حاصل ہے - نہ دنیا مین بھلائی ہے نہ عاقبت
مین رستگاری - ہان مگر گناہ ہونیکا ایک بڑا ذخیرہ ہے جسکو قبر مین ساتھہ لیجانے کے لئے جمع کر
رہے ہین - خیر وہ اپنے لئے کچھہ کرین اپنے کام کا ہر شخص مختار ہے - ہمکو تو رولائی آتی ہے ان لاکھون
بیگناہ سوگوارون پر جو کنبے والونکی نافہمی کی چکی مین پس رہی ہین پھر ہم روتے ہین ان عقل کے دشمنون پر
جو اپنی ساری محبت کا برتاؤ فقط رونے دہونے مین صرف کر رہے ہین جو زیادہ چیخے - حلق پھاڑے
پچھاڑین کھائے - چھاتی پیٹے - بال نوچے - منھہ بنائے اور ہائے ہوئے کی ریائی آوازون سے
زمین و آسمان کو ہلا دے وہی سب سے زیادہ رحم دل - دردمند اور سچا دوست ہے اور جو مرد
خدا اس بُری گت اور تباہ حالت سے ان سوگ کی قیدیونکو چھوڑانے کا قصد کرے اوس سے بڑھکے
کوئی پکا دشمن نہین افسوس ان حضرات کو اتنا سوچ نہین کہ ہر جاندار کو جان دینی ہے وقت آگیا پھر دم تو
مار نہین سکتے - خدا کی مرضی مین کیا چارہ - مالک نے اپنی دی چیز لے لی تو کیا اجارہ - کیون ہم
مرین اور کیون ناکردہ گناہ بیوہ کو مارین - بیکار کی واویلا کیون کرین زمین کے قلابے آسمان سے کیون
ملائین وہ تدبیر کیون نہ سوچین جسمین ان دُکھہ کی ماریونکی مصیبت کٹے مشکل آسان ہو اور جان مین جان
پڑے - پھر تدبیر بھی وہ تدبیر جو ہمارے ہاتھہ ہے اور اس درد کی دوا ہے - دوا کیا اکسیر ہے
حضرات پہچان لو یہ وہی دوا ہے جسکا نام نکاح ہے -

اے سچے خدا کی پرستش کرنے والو - بن دیکھے مالک پر ایمان لانے والو - مالک نے
ایک چیز دی تھی وہ خراب گئی تو دوسری پاک صاف بتا دی - مالک کی ہم ناشکری کیون کرین

اور کیون بے کس بیوہ کی حق تلفی پر کمر کسین - مالک کی دی وہ اچھی چیز اوسکے حوالے کیون نہ کردین یعنے اوسکے نکاح سے کیون نہ شاد و شاد ہولین جسمین دعونون جہان کی بھلائی ہے اور اللہ و رسول کی خوشنودی پھر لطف یہ کہ بیوہ کے ساتھ بیوہ کے وارثون کی بھی دینی و دنیوی فلاح ہے -

حضرات - حق تعالے نے تو صرف چار مہینے دس دن تک اور اگر حمل ہے تو وضع حمل تک عقد کرنے سے منع فرمایا ہے - گویا اتنے روز مصلحتًا روزہ رکھنے کو ارشاد ہوا اور اسکے بعد افطار کی قطعی اجازت ہوی مگر افسوس - ہمارا ظلم ایسا بڑھا چڑھا ہے کہ مرتے دم تک بھی ہم نکاح کی رخصت نہین دیتے یہ ہمنے وہ نرالا روزہ رکھایا ہے جسکا افطار قیامت تک منع بتایا ہے - گو شارع نے عدت گذرتے ہی کھانے پینے کی پوری پوری اجازت دیدی ہے مگر ہمارا دخل در معقولات ایسا کب ہے جو کھانا پینا درکنار بھلا دانے پانی کا نام تو زبان پر آنے پائے - اگرچہ وہ تباہ حال خستہ جگر نکاح کی تمنا مین مرتے مرتے مر کیون نجائین سہی یہ حسرت بھرا -

شعر نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے گھٹ کے مرجاؤن یہ مرضی میرے صیاد کی ہے

گویا انہین ظلم کے قیدیون کے دل کا ترجمہ ہے جو بیساختہ شاعر کی زبان سے نکل پڑا -

اُف اُف اب تو دل قابو مین نہین رہا - کلیجا ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہے - ہاے یہ لاکھون جانین تباہی اور مایوسی کے دریاے زخار ناپید اکنار مین خدا جانے کبتک غوطے کھاتی رہینگی اور سرگردانی - ناکامی کے لق و دق سنسان میدان مین کبتک ٹھوکرین کھاتی پھرینگی - رنڈاپا کیا ہے گویا ایک طلسم کا جنگل ہے جسمین بیوائین پڑی ہوی تڑپ رہی ہین - شیر - کلبا گھے - اور دوسرے درندونکی لقمہ بن رہی ہین - امن و امان کی تلاش مین جا ہین وہ ہزار سر دُہنین مگر ظالم طلسم کے ٹوٹے بغیر راہ کا ملنا یا منزل مقصود پر پہونچنا معلوم ہے - اے میرے اللہ کبھی وہ بھی دن ہو گا کہ تیرا دوست کوئی طلسم کشا آپہونچے گا اور شیطانی دیوونکا قلع و قمع کرکے لاکھون بیگناہونکو رہائی دیگا -

او پرجوش قلم صادق رقم - او بے بس و بیخبر کالے آنسوون رونے والے غریب مظلومونکی دردانگیز کہانی دو زبان سے لکھنے والے مین تیری سحر لسانی - جادو بیانی - تیز رفتاری اور بلند پروازی

کا قائل ہون مانتا ہون پھربھی تجھے یقین دلاتا ہون کہ تو لکھتے لکھتے تھک جائیگا اُونکی مبی چوڑی کھانی نہ پوری کرسکیگا - اونکی خرابیون - پریشانیون اونکے درد دل سوز جگر اور اونکی بری گت تباہ حالت وغیرہ وغیرہ کا بیان نہایت طول طویل بلکہ اس معنے کر کے غیر متناہی ہے کہ کسی جگہہ ٹھہرتا ہی نہین کتنا ہی بیان کیا جائے چکتا ہی نہین - وہ اس سے زیادہ ہے کہ کہا جائے اور اس سے افزون ہے کہ لکھا جائے -

شعر نہ وصفت آخری دارد نہ سعدی را سخن پایان ✦ بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچنان باقی ✦

غرض چار ناچار اب منصف مزاج ناظرین کے انصاف پر ہم اونکو چھوڑتے ہین اور جبرًا و قہرًا اس صحرائے بے پایان کی تگ و دو سے اے قلم تجھے روک کر اون سیاہ قلب امراض کیطرف توجہ دلانا چاہتے ہین جنمین نکاح نہونے کے سبب بیوائین پڑی سسک رہی ہین اور یہ وعدہ کر کے کہ وقتًا فوقتًا مناسب مقامات پر پھر تجھکو اونکی تباہی کا دکھڑا رونے پر موقع ملے گا تیری تشفی کرتے ہین -

تیسرا باب اس بیان مین کہ نکاح نہونے کے باعث بیوائین کن کن اور کیسے کیسے سخت اور مہلک امراض کی شکار بن رہی ہا ہین

نکاح نہونے سے علاوہ صدہا شدائد - مصائب - مایوسی - ناکامی وغیرہ وغیرہ کے جنکا جھیلنا رانڈو نکا فرض ہے - اونکی تندرستی مین نقصان آرہا ہے - نفسانی صحت کے ساتھ جسمانی صحت مین بھی کھنڈت پڑ رہی ہے - قسم قسم کے عارضون - انواع انواع کے مرضون مین وہ جکڑی جاتی ہین - جکڑنا کیسا جان کے لالے پڑ جاتے ہین - افسوس ہزار افسوس وہ تو اپنی جان سے جا رہی ہین اور یہان حضرات وارثین کے کان پر جون بھی نہین رینگتی - وہ اتنا تو ضرور سمجھتے ہین کہ ہان بیمار ہین ادہر یہ بھی اوسوقت مین جبکہ بیوائین مجبور ہو کے صاحب فراش ہوجاتین

— لیکن اصلی[1] عارضے کی خبر ابھی نہین کہ کیا ہے اور کسوجہ سے ہے اور نہ اسکا پتا ہے کہ عموماً ہیوائین کن کن اور کیسے کیسے مہلک عارضونکی شکار بنی ہی ہین کاش سمجھتے تو اپنی غفلت کی نیند سے جاگ پڑتے اچھا نہین سمجھتے ہین تو ہم سمجھائے دیتے ہین بشرطیکہ وہ سمجھنے کا قصد بھی کرین — سنو سنو کان دھر کے سن لو وہ بیدرد امراض یہ ہین تپ دق[1] — مالیخولیا[2] — جنون[3] — عشق[4] — کابوس[5] — مرگی[6] — غشی[7] — وسواس[8] — فکر ردی[9] — گھومنی[10] — سبات[11] — سکتہ[12] — نسیان[13] آنکھوںمین[14] دھند — قوی[15] کا کمزور ہوجانا — چلنے پھرنے[16] سے معذور رہجانا — خون[17] اور روح کی راہونمین سُدّہ کا پڑجانا — اصلی حرارت[18] کا جس سے زندگی اور تندرستی ہے بجھ جانا — غذا[19] کا کم ہضم ہونا — بغیر[20] کسیوجہ کے خودبخود رنج وغم مین رہنا — بدن[21] کی گرانی اور خستگی — امتلائی[22] دردگردہ — جگر[23] ہونمین ورم — گردنمین[24] ورم — حلق[25] مین ورم — دل[26] مین ورم — سینے[27] مین ورم — سر[28] مین درد — پیٹھ[29] مین درد — زانو[30]مین درد — حالبین[31] مین درد — حقوین[32] مین درد اور ورم — سر[33] کا بوجھل رہنا وغیرہ وغیرہ —

المختصر عموماً بلغمی بیماریونکی دھر پکڑ — سوداوی بیماریونکا غلبہ اور سب سے زیادہ بڑھ چڑھکے اختناق رحم —

غور کرو تو کتب معتبر طبیہ کی وہ عبارتین جنکو ابھی ہم تمہاری نظر کے سامنے کرینگے ہمارے اس دعویکی شہادت دے رہی ہونگی —

حمیات قانون اور اسکی شرح غایۃ الفہوم فی تدبیر المحموم مین ہے (و السبب الواحد) کالہم والغم والغضب و التعب الافکار الدائمۃ و الالحاح علی النظر فی العلوم و السہر و عدم الطعام و الشراب لاسیما ان اتفق شرب لبن سنۃ من الفتوۃ او مزاجہ حار دقد یکون سببا للدق) **ترجمہ** رنج اور غم اور غصہ اور تکان اور ہمیشہ کی فکرین اور کتب بینی پر زیادہ جھکے رہنا اور زیادہ جاگنا

[1] بلکہ بسا اوقات ایسے ویسے حکیم بھی نہین سمجھ سکتے ہین ۱۲ منہ [2] مالیخولیا کے یہ معنی ہین کہ فکر اور خیالات طبعی حالت سے بگڑ جائین بیہودہ باتین اور بیہودہ خیالات اور خوف کی باتین دل مین گذرنے لگین اور روح متوحش ہو — مالیخولیا کے بعض قسام مین غصہ بھی بڑھ جاتا ہے ۱۲ منہ [3] کابوس وہ مرض ہے جسمین سوتے وقت ایسا معلوم ہو کہ اسکو کوئی دبائے ہوئے ہے یا کوئی بھاری چیز اُسپر رکھی ہوئی ہے اُسکی حرکت جاتی رہے آواز نہ نکلے اور دم گھٹنے لگے ۱۲ منہ [4] سبات سے طب مین گہری نیند مراد ہے جو طبعی نیند کے خلاف ہو ۱۲ منہ [5] سکتہ وہ مرض ہے جسمین دماغ کے تینون حصونمین بھراسدہ پڑجائے — تمام اعضا بیکار محض ہوجائین حس و حرکت بالکل جاتی رہے سوا اسکے کہ کسیقدر سانس باقی رہے اور اسکا بھی امتیاز بہت مشکل سے ہو ۱۲ منہ [6] حالبین دو رگین ہین جو ناف کے دونون طرف واقع ہوئی ہین ۱۲ منہ [7] حقوین جانے ازار بستن از کمر ۱۲ منہ

اور کھانا نہ کھانا اور شراب کا پینا خاص کر کے اگر اوس شخص کو شراب پینے کا اتفاق ہو جو جوان ہو یا اوسکا مزاج گرم ہو غرض اس قسم کے سببونمین کبھی صرف ایک ہی سبب سے دق ہو جایا کرتی ہے

فائدہ اور ظاہر ہے کہ کثب بینی اور شراب خواری کے سوا اور باقی یہ تمام اسباب ہاتھہ پانون دہوئے ہمیشہ بیوا اونکے پیچھے پڑے رہتے ہین — وہ قیامت کا رنج وہ پرلے سرے کا غم وہ اپنی جان غضب کا غصہ وہ بے انتہا تکان اور وہ غیر محدود دائمی فکر و نکا دل بادل کو نسی بیوہ ہے جسکی جان پر نہین جبا رہا ہے پھر سنسان راتونمین چار چار پہر نیند نہ آنا — غذا کا میسر ہونا اور میسر بھی ہو تو گلے سے نہ اوترنا کوئی جوان جہان بیوا اوسے سیکھہ جائے — ہمارے معزز ناظرین غور کرینگے کہ ہر گاہ ان سببونمین سے فقط ایک سبب دق کے لیے کفایت کر سکتا ہے تو اتنے اسباب کے جمع گھٹنے مین بیوہ کا مدقوق ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہین ہے اور رہنے تو بعضی بیواؤنکو تپ دق مین بیمار ہو کے دُنیا سے گذر جاتے ہوے اپنی آنکھو نسے بھی دیکھا ہے جسکا سبب اُنکے خونی رنڈاپے کے رنج و غم کے سوا اور کچھہ نہ تھا۔ کلیات قانون فن ثالث فی حفظ الصحۃ تعلیم ثانی فصل عاشر مین ہے۔ وَلکنْ اَیتعاهدُ النِّساءَ بِالطمثِ **ترجمہ** اور اسیطرح عورتین مقاربت کی عادت رکھین " کلیات کی شرح آملی مین ہے۔ ای باللمس وهو الوطی اذ به ایضاً ینتفع ببعض الفضول **ترجمہ** یعنی شیخ کی عبارت مین طمث سے مراد مس ہے جسکے معنے مقاربت کے ہین۔ مقاربت کی عادت اسلیے عورتین رکھین کہ بعضے فضلات مقاربت سے بھی دفع ہوتے ہین " کلیات کی شرح گیلانی مین ہے۔ ای بالجماع فانه مما ینقی البدن من فضل لو بقی کثیراً فی البدن لاضر **ترجمہ** " یعنی شیخ کے کلام مین طمث سے مراد مقاربت ہے مقاربت کی عورتین اس لیے عادت رکھین کہ مقاربت اوس فضلے سے بدن کو پاک کر دیتی ہے جو اگر بدن مین زیادہ رہجاے تو نقصان کرے " معالجات

قانون منافع جماع مین ہے — ان الجماع القصد الواقع فی وقته یتبعه استفراغ الفضول وتخفیف الجسد وتهیئته للنمو کانه اذا اخذ من الغذاء الاخیر شیٔ کالمغصوب تحرکت الطبیعة للاستعاضة حرکة قویة یتبعها تاثیر قوی واعانتها ما فی مثل ذلک من الاستمتاع وقد یتبعه دفع الفکر الغالب واکتساب البسالة وکظم الغضب المفرط والرزانة وانه ینفع من المالیخولیا ومن کثیر من الامراض السوداویة بما ینشط

وبما يدفع دخان المني المجتمع من ناحية القلب والدماغ وينفع من اوجاع الكلية الاستلائية ومن امراض البلغم
ظلها خصوصاً فيمن حرارته الغريزية قوية لايثلمها خروج المني ولذلك يضيق شهوة الطعام وربما قطع مواد اورام
تحدث في نواح الانثيين وكل من اصابه عند ترك الجماع واحتقان المني ظلمة البصر والدوار وثقل الراس واوجاع
الحالبين والحقوين داواها فان المعتدل منه يشفيه وكثير من مزاجه يقتضي الجماع اذا تركه برد بدنه وساءت
احواله وسقطت شهوته للطعام حتى لا يقبله ايضا ويقذفه وكل من في بدنه بخار دخاني كثير فان الجماع
يخفف عنه وينفعه ويزيل عنه ما يخافه من مضار احتقان البخار الدخاني وقد يعرض للرجال من ترك
الجماع وارتكام المني وترمده واستحالته الى السمية ان يرسل المني الى القلب والدماغ بخارا رديا كما يعرض
للنساء من اختناق الرحم وقبل ان يحبس سمية ثقل البدن وبرودته وعسر الحركات انتهى مع شئ من الاختصار

ترجمہ اوسط[۱] درجے کی مقاربت[۲] سے جو اپنے وقت پر واقع ہو فضلات نکل جاتے ہیں بدن ہلکا ہو جاتا ہے اور بڑھنے کے لئے تیار ہوتا ہے جیسا کہ پچھلی غذا[۳] جب خراب ہونے لگتی ہے تو طبیعت بڑے زور سے عوض (عمدہ غذا) لینے کے لئے حرکت کرتی ہے تب قوے[۴] بھی اپنا اثر کرتے ہیں اور حرکات جماعیہ طبیعت کی اعانت کرتی رہتی ہیں - اور مقاربت سے فکر غالب دفع ہوتی ہے دلیری آتی ہے - غصہ فرو ہوتا ہے - اور ملائمت آجاتی ہے - نیز مقاربت مالیخولیا کو اور بہت سے سوداوی امراض کو نفع پہونچاتی ہے اور یہ اس وجہ سے کہ طبیعت کو فرحت بخشتی ہے اور رکی ہوئی منی کے دھوین کو دل اور دماغ کے کونوں سے دفع کرتی ہے - اور امتلائی دردگردہ کو نفع پہونچاتی ہے

[۱] اوسط کی قید اس لئے ہے کہ جب حد سے زیادہ ہوتی ہے تو نقصان کرتی ہے ۱۲ منہ [۲] مقاربت سے جماع یعنی صحبت داری مراد ہے - آیندہ کے لئے بھی خیال رہے ۱۲ منہ [۳] پیٹ میں جو چیز جاتی ہے کئی مرتبہ پکا کے فضلات سے پاک ہوتی ہے پھر جو بیر رہجاتا ہے وہ جزو بدن پڑتا ہے - اور دراصل غذا اسی بیر کا نام ہے ۱۲ منہ [۴] قوے سے مراد طبعی قوتیں ہیں جو چار ہیں - قوت[۱] جاذبہ - قوت[۲] ماسکہ - قوت[۳] ہاضمہ - اور قوت[۴] دافعہ - مختصر طور پر ہر ایک کا کام سن لینا چاہئے - جاذبہ غذا وغیرہ کو کھینچتی ہے - ماسکہ روک رکھتی ہے - ہاضمہ ہضم کرتی ہے اور غذا کو اعضا کی صورت بنا کے جزو بدن کر دیتی ہے اور دافعہ فضلہ وغیرہ کو دفع کرتی ہے -۱۲

اور نفع پہونچاتی ہے بلغمی کل امراض کو خاص کر کے اوس شخص کو جسکی حرارت غریزیہ قوی ہو۔ منی کا اخراج اوسکو ضرر نہ پہونچاتا ہو اور اسی وجہ سے بھوک کو نفع پہونچاتی ہے اور بسا ہے کہ اوس مواد کو قطع کر دیتی ہے جس سے چڈہو نمین ورم پیدا ہوجاتا ہے اور خصوصًا اوس شخص کو نفع پہونچاتی ہے جسکو ترک مقاربت اور اجتماع منی کے باعث تاریکی بصر اور گھومنی اور سر مین گرانی اور حالبین اور حقوین مین درد اور ورم عارض ہو۔ بےشبہہ اوسط درجے کی مقاربت ایسے شخص کو شفا دیتی ہے اور بسا ہے کہ جس شخص کا مزاج مقاربت کا مقتضی ہوتا ہے جب وہ مقاربت نہین کرتا ہے تو اوسکا بدن ٹھنڈا پڑجاتا ہے اور اوسکا حال بُرا ہوجاتا ہے اور بھوک اوسکی مرجاتی ہے یہانتک کہ اوسکی طبیعت کھانیکو قبول بھی نہین کرتی ہے اور پھینک دیتی ہے اور بالخصوص اوس شخص کو مقاربت نفع پہونچاتی ہے جسکے بدنمین دخانی بخارات زیادہ ہوتے ہین اس لئے کہ مقاربت اون بخارات سے اوسکو ہلکا کر دیتی ہے اور نفع پہونچاتی ہے اور دخانی بخار کے مجتمع ہونے سے جن مضرتونکا خوف رہتا ہے اونکو دفع کر دیتی ہے اور کبھی مردونمین ایسا ہوتا ہے کہ ترک مقاربت اور منی کے جمع ہونے اور خراب ہوجانے اور زہریلی کیفیت سے بدل جانیکے باعث ردی زہریلے بخارات کو منی دل اور دماغ کیطرف بھیجتی ہے جیساکہ یہ خرابیان عورتونکو اختناق رحم سے عارض ہوتی ہین اور سمیت پھیلنے کے پہلے بدنمین گرانی اور سردی اور حرکات مین دشواری رہا کرتی ہے کلیات نفیسی باب جماع مین ہے ۔

ان المنی اذا کثر فی اعضاء الجماع طلب الانفصال منہا وحرک المواد التی فیہا والزع ومددہ سببہ الشہوۃ الصادقۃ وحینئذ لابد من الجماع ودفع المنی لانہ اذا ترک وکثر فی الاوعیۃ خنق الحار الغریزی واطفاءہ ویلزم ذلک ان یبرد ویبرد البدن وقد یستحیل الے طبیعۃ سمیۃ ویرسل الی القلب والدماغ بخارًا ردیًا سمیًا یوجب الغشی والصرع ونحو

ترجمہ منی جب مقاربت کے عضوون مین بھرجاتی ہے تو وہانسے جدا ہونیکی خواہش کرتی ہے اور اوس مواد کو جو مقاربت کے عضوونمین بھر رہا ہے حرکت دیتی ہے اور تیزی کرتی ہے اور کھنچاو پیدا کرتی ہے اور یہ سچی شہوت کا منشا ہے۔ اسوقت بغیر مقاربت کئے اور بغیر منی کے دفع کئے چارہ نہین ہے۔ کیونکہ

منی اگر چھوڑ دیجائیگی اور اوعیہ[۵۱] مین بھر رہیگی تو حرارت غریزیہ کو دبادیگی اور بجھا دیگی جس سے یہ لازم آئیگا کہ منی سڑ جائے اور سارے بدنکو سرد کر دے اور کبھی منی زہریلی طبیعت کے ساتھ بدل کے دل اور دماغ کیطرف ردی زہریلے بخارات پہنچتی ہے جس سے غشی اور مرگی کی سی بیماریان واجب ہو جاتی ہین نیز کلیات نفیسی کے اسی باب مین ہے (المعتدل منہ ینعش الحرارۃ الغریزیۃ) باستفراغ الفضول التی ہی کل علیہا وتحلیل فضول الروح (ویہیئ البدن للاغتذاء) لان الجماع اذا کان معتدلاً کان مایستفرغ من المنی فضلۃ ووجود الفضل فی الاعضاء یمنع من الاغتذاء فاذا استفرغت تحرکت الطبیعۃ للاستعاذۃ حرکۃ قویۃ وجذبت الغذاء الصالح وقد انبعثت القوی والحرارۃ الغریزیۃ باستفراغ المنی فتصرف فی الغذاء تصرفاً تاماً (ویفرح) بتحلیل فضول الروح وانعاشہا وانارتہا وتعدیل قواہا وتحلیم الغضب، لذہاب الدخانیۃ التی تتکون منہا الریح عند استفراغ الریح ولاستفراغ الفضول التی تستحیل ابخرۃ دخانیۃ مسخنۃ للروح مکدرۃ لہ ولما یلزمہ من اللذۃ الشدیدۃ واللذۃ لا تجتمع مع الغضب بل تحطمہ (ویزیل الفکر الردی والوسواس السوداوی) لان الجماع بسبب اللذۃ یبسط الروح ویحرکہ الی خارج والفکر انما یکون عند انقباض الروح واحتقانہ فی الداخل وبسبب ما یزیل الابخرۃ الدخانیۃ الفاسدۃ المتولدۃ من المنی عن ناحیۃ القلب والدماغ یزیل الوسواس السوداوی (وینفع اکثر الامراض السوداویۃ) وہو ما کان حادثاً عن الابخرۃ الدخانیۃ المحترقۃ وذلک بما ینشط وبما یدفع الابخرۃ الدخانیۃ المنویۃ عن القلب والدماغ (و) ینفع الامراض (البلغمیۃ) کلہا لانہ ینعش الحرارۃ الغریزیۃ والقوی الطبیعیۃ باستفراغ الفضول فینضج البلغم ویدفعہ (وربما وقع تارک الجماع فی امراض مثل الدوار وظلمۃ البصر) وذلک لفساد المنی وارتفاع ابخرۃ ردیۃ منہ الی الدماغ (وثقل البدن) لما ذکر

ترجمہ متوسط درجے کی مقاربت حرارت[۵۲] غریزیہ کو ابھارتی ہے" کیونکہ اون فضلات کو جو حرارت

[۵۱] اوعیہ منی۔ انثیین کے پاس والی وہ پیچدار رگین ہین جنکے قریب ہین غددی یعنے ملائم گوشت ہے جنمین سب عضوون سمٹ سمٹ کے منی کا مادہ جمع ہوتا رہتا ہے ١٢ منہ

[۵۲] حرارت عزیزیہ اصلی حرارت کو کہتے ہین جب یہ حرارت کم ہو جاتی ہے آدمی کمزور ہو جاتا ہے اور جب فنا ہو جاتی ہے تو مر جاتا ہے ١٢ منہ —

غریزیہ پر بوجھل تھے نکال باہر کرتی ہے اور روح کے فضلات کو تحلیل کر دیتی ہے" اور بدن کو غذا لینے کے لئے تیار کرتی ہے"۔ کیونکہ جب اعتدال کے مرتبے مین مقاربت ہوتی ہے تو منی وہی نکلتی ہے جو فضلہ ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ اعضا مین فضلے کا پایا جانا غذا لینے سے منع کیا کرتا ہے پس جب فضلہ نکلجاتا ہے تو طبیعت بڑے زور سے عوض (عمدہ غذا) لینے کے لئے جنبش کرتی ہے اور غذا صالح کو پہنچ لیتی ہے اور منی نکلجانے سے قوے اوبھرتے ہین اور غذا مین خوب اچھی طرحسے عمل کرتے ہین " نیز مقاربت فرحت بخشتی ہے" اس لئے کہ روح کے فضلات کو تحلیل کر دیتی ہے اور روح کو اوٹھاتی ہے۔ روشن کرتی ہے اور اوسکے قوام کو معتدل کر دیتی ہے۔" اور غصے کو بجھا دیتی ہے"۔ اس لئے کہ ریح کے نکالنے وقت اوس دُخانیت کو نکال دیتی ہے جس سے ریاح بنتے ہین۔ اور اس لئے کہ اون فضلات کو نکال باہر کرتی ہے جو بخارات دخانیہ بنکے روح کو گرم اور تیرہ و تار کر دیتے ہین اور اس لئے کہ مقاربت سے بڑی لذت ملتی ہے اور لذت غصہ کے ساتھ جمع ہوتی نہین بلکہ غصے کو بُجھا دیتی ہے" اور فکر ردی اور وسواس سوداوی کو دفع کر دیتی ہے" اس لئے کہ مقاربت بہ سبب لذت کے روح کو کشادہ کرتی ہے اور باہر کیطرف اوسکو حرکت دیتی ہے اور فکر تو جب ہوتی ہے کہ روح دبک کے رہجائے اور اندر ہی مجتمع ہو رہے اور چونکہ مقاربت دخانی فاسد بخارات کو جو منی سے پیدا ہوا کرتے ہین دل اور دماغ کے کونون سے دفع کرتی ہے اس لئے وسواس سوداویکو کھو دیتی ہے" اور اکثر امراض[۱] سوداویہ کو" یعنی اون سوداوی بیماریونکو جو جلے ہوئے دخانی بخارات سے پیدا ہوتی ہین " نفع پہونچاتی ہے" اور یہ اسوجہ سے کہ خوشی پیدا کرتی ہے اور اس وجہ سے کہ دخانی بخارات کو جو منی سے پیدا ہوتے ہین دل اور دماغ سے ہٹا دیتی ہے "اور بلغمی" کل۔" بیماریونکو نفع پہونچاتی ہے" اس لئے کہ فضلات کو نکال دینے کی وجہ سے غریزی حرارت کو اور طبعی قوتونکو اوبھار کے بلغم کو پکاتی ہے اور دفع کر دیتی ہے۔" اور بسا اوقات جماع کا ترک کرنے والا گھومنی۔ کورچشمی اور گرانی بدن کے سے امراض مین مبتلا ہو جایا کرتا ہے

[۱] مثل مالیخولیا اور جنون اور کابوس اور وسواس کے ۱۲ انوار الحواشی۔

اوریہ منی کے سڑجانے اوراوس سے اوٹھے کے دماغ مین ردی بخارات کے پہونچنے کے باعث -

مواہب لدنیہ - جلد پانچوین حضرت صلعم کی سیرت جماع کے بیان مین ہے

قد کان صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ من الجماع بالاکمل من ما تحفظ بہ الصحۃ وتتم بہ اللذۃ وسرور النفس وتحصیل بہ مقاصدہ التی وضع لاجلہا فان الجماع فی الاصل وضع لثلاثۃ اشیاء ہی مقاصدہ الاصلیۃ احدہا حفظ النفس ودوام النوع الانسانی الی ان تتکامل العدۃ التی قدر اللہ بروزہا فیہا لے ہذا العالم الثانی قضاء الوطر ونیل اللذۃ والتمتع بالنعمۃ وہذہ ہی الفائدۃ التی فی الجنۃ اذ لا تناسل ہناک ولا احتقان یستفرغہ الانزال وفضلاء الاطباء یرون ان الجماع من احد اسباب الصحۃ لکن لا ینبغی اخراج المنی الا فی طلب النسل واخراج ما احتقن منہ فانہ اذا دام احتقانہ احدث امراضا ردیۃ منہا الوسواس والصرع والجنون وغیر ذلک وقد یبرئ استعمالہ من ہذہ الامراض کثیرا فانہ اذا طال احتباسہ فسد واستحال الی کیفیۃ سمیۃ توجب امراضا ردیۃ قال محمد بن زکریا من ترک الجماع مدۃ طویلۃ ضعفت قوی اعضائہ وانسدت مجاریہا قال ورائت جماعۃ ترکوہ لنوع من التقشف فبردت ابدانہم وعسرت حرکاتہم ووقعت علیہم کآبۃ بلا سبب وقلت شہوتہم **ترجمہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاربت خوب اچھی طرح فرماتے تھے جس سے صحت برقرار رہتی اور پوری لذت ہوتی اور نفس کو سرور ہوتا اور حاصل ہوتے وہ مقاصد جنکے لئے مقاربت جائز ہوئی ہے اس لئے کہ مقاربت دراصل جائز ہوئی ہے تین چیزون کے لئے جو اُسکے اصلی مقاصد ہین - پہلا مقصد ہے جان کی حفاظت اور نوع انسانی کا ہمیشہ باقی رہنا یہانتک کہ جن لوگونکا دنیا مین پیدا کرنا اللہ نے مقدر کر لیا ہے اُنکی تعداد پوری ہو جاے اور دوسرا[1] مقصد حاجت روائی کرنے اور مزہ پانا اور خدا کی دی نعمت سے نفع اوٹھانا ہے اور یہی فائدہ ہے جو بہشت مین ہوگا کیونکہ وہان نہ تو اولاد کی پیدایش ہے اور نہ منی کا جمع ہونا ہے جسکو انزال نکال باہر کرے

[1] اس جگہہ پر مصنف مواہب لدنیہ سے غلطی ہوئی - اُسکو واجب تھا کہ حفاظت جان کو مقصد اول اور دوام نوع انسانی کو مقصد ثانی اور حاجت روائی وغیرہ کو تیسرا مقصد قرار دیتا - اور اگر دوام نوع انسانی کو اول ٹھہرایا تھا تو حفاظت جانکو دوسرا بتانا جیسا کہ صاحب زاد المعاد نے کیا ہے چنانچہ زاد المعاد مین ہے الثانی اخراج الماء الذی یضر احتباسہ واحتقانہ بجملۃ البدن - ترجمہ دوسرا مقصد اوس پانی کا نکالنا ہے جسکا رُکا رہنا اور جمع رہجانا سارے بدن کو ضرر پہونچاتا ہے ۱۲ منہ

اور فضلاء اطبا۔ کا اعتقاد ہے کہ مقاربت ایک سبب ہے اسباب صحت مین سے لیکن بہتر منی کا اخراج اوسیوقت ہے جبکہ اولاد حاصل کرنے کے لئے ہو یا جمع ہو رہی منی کے نکال دینے کے لئے اسلئے کہ منی اگر جمع رہجائیگی تو بڑی بیماریان پیدا کریگی جنمین سے وسواس ہے اور مرگی اور جنون ورسوائے اسکے اور مقاربت کا استعمال اس قسم کی بیماریون سے بہت بچاتا ہے اسوجہ سے کہ منی کا جمع رہنا جب طول کھینچ جاتا ہے تو منی سڑ جاتی ہے اور زہریلی کیفیت پیدا کرلیتی ہے پس ردی بیماریونکا ہونا واجب ہوجاتا ہے[۱]۔ محمد بن زکریا[۲] کہتے ہین جو بہت زمانے تک نہین مقاربت کرتا ہے اوسکے اعضاء کے قوے ضعیف ہوجاتے ہین اور عضوونمین خون بھرنے کی راہونمین سدے پڑجاتے ہین نیز محمد بن زکریا کہتے ہین ایک جماعت کو مین نے دیکھا جنہون نے ایک طرح کی بدحالی کے سبب مقاربت چھوڑ دی تھی اونکی حرارت بجھ گئی۔ چلنا پھرنا اونپر دشوار ہوگیا۔ غم اور شکستہ حالی خودبخود اونپر بغیر کسی وجہ کے چھاگئی اور اونکے ہاضمہ مین فتور آگیا۔

واضح ہو کہ مظلوم رانڈونکو اونکا نکاح نہونے کے باعث اکثر اختناق رحم آدبوچتا ہے اختناق رحم کو جانتے ہین آپ کیا ہے۔ وہ ایک نہایت سخت اور مہلک ظالم مرض ہے حضرت اسکو ہلکا پھلکا نہ سمجھ لیجئے۔ یہ ام الامراض اور ام شدائد الامراض ہے۔ اس ایک سے بہتیرے سخت اور صعب امراض کانٹے سے زہریلے پیدا ہوہوکر نکال آڈستے ہین جنکے کاٹے کا منتر مشکل سے چل سکتا ہے یا چلتا ہی نہین اسکی ماہیت اسکی علامت اور اسکا اصلی علاج شیخ الرئیس بوعلی سینا اور دوسرے معتبر اطباء کے کلام مین ملاحظہ کیجئے جنمین سے بعض کو ہم ابھی ابھی اسی رسالے مین دکھادینگے۔ اچھا تو دیکھئے شیخ ممدوح معالجات قانون فصل اختناق رحم مین رقم طراز ہے۔ ہذہ علۃ شبیہۃ بالصرع والغشی ویکون مبدا ہا من الرحم وتتادے من مشارکتہ قوتہ الی القلب والدماغ بتوسط الحجاب والشبکۃ والعروق الضاربۃ والساکنۃ وقد قال بعض علماء الاطباء انہ لایعرف سبب الاختناق لکن السبب فیہ اذا حصل ہوان

[۱] حاصل یہ کہ مقاربت ہوتی رہتی ہے تو منی نہ جمع رہنے پاتی ہے نہ سڑتی ہے نہ خراب بیماریان پیدا کرنے کا اوسکو موقع ملتا ہے ۱۲ منہ [۲] حکماء اسلام مین یہ بہت بڑے نامی گرامی حکیم گذرے ہین ۱۲ منہ

یعرض احتباس من الطمث او من المنی فی المغتلمات والمدرکات اول الادراک والابکار والایامی
واستحالة مایحتبس من ذلک الی البرد فی الاکثر وخصوصًا اذا وقع فی الاصل باردًا ویزیدہ الارتکام
والاستحصاف بردًا او الی الحرارة والعفونة وهو قلیل فاذا ارتکم احد هذین فسد الفساد المذکور ومال
الی الطبیعة السمیّة احدث نوعین من المرض احدهما مرض آلی تلحق اولًا بالرحم فیتشنج ویتقلص الی فوق
او الی جانب یمنة ویسرة وقد اتًا وخلفًا بحسب ایجاب المادة المحتبسة فی العروق فلا تجد منفذًا بل
توسع العروق وتشنجها بالتوسیع فیتالم وربما فشی فی جوهر الرحم فغلظه ثم قلصه او لم یفش فیه بل اورمه
ثم قلصه ویزیده شرًا ان یرد علیه طمث آخر فلا تجد سبیلًا فیودی ضررًا الی الاعضاء الرئیسة فوق الضرر
الاول والثانی مرض مادی بما تبعثه المادة المحتبسة الی العضوین الرئیسین من البخار الردی السمی
فیحدث شیئ کالصرع والغشی ولان هذه العلة اقوی من الغشی الساذج فلیتقدمها الغشی تقدم الاضعف
للاقوی والطمثی منها اسلم من المنوی فان المنی وان کان تولده عن الدم وخصوصًا فی النساء قبل
الاستحالة فانه اقبل للاستحالة الردیة من الدم کما ان اللبن المتولدة عن الدم اصل للاستحالة من الدم
وقد یکون لهذه العلة ادوار وقد یعرض کثیرًا فی الخریف وربما کان ادوارها متباطئة وربما
عرضت کل یوم وتواتره قاتل واصعب اختناق الرحم ما ابطل التنفس فی الظاهر وان کان لابد
من نفس ما وربما یظهر فی مثل الصوف المنفوش المعلق امام التنفس فیبطل ایضًا الحس والحرکة ویشبه الموت
اکثر واکثر ذلک بسبب المنی وبسبب البارد منه ویتلوه فی الصعوبة ما لا یبطل النفس بل اصغره واخفه
والدرجة الثالثة ما یحدث تشنجًا وتمددًا وغشیًا تامًا من غیر اذی فی العقل والحس العلامات اذا قرب
دور هذه العلة عرض ربو وعسر نفس وخفقان وصداع وخبث نفس وضعف رای وبهتة وکسل وضعف
فی الساقین وصفرة لون وتغیره مع قلة ثبات علی حالة وربما حدث من عفونة البخار الحاد عطش
فاذا ازداد فیها حدث سبات واختلاط عقل واحمر الوجه والعینان شخصتا وربما تغمضتا فلم ینفتحا دون
ضعف النفس جدًا ثم انقطع فی الاکثر وتتوهم المریضة کان شیئًا یرتقع من عانتها ویعرض تصریر الاسنان
وقعقعتها وحرکات غیر ارادیة لفساد العقل وتغیر حالها وینقطع الکلام ویعسر فهم ما یقال ثم یعرض لاسیما

من المنوی منه غشی و انقطاع صوت و انجذاب من الساق الی فوق ویظهر علی البدن نداوة غیر عامة بل یسیرة وربما انحل الی قئ بلغمی صرف وصداع ووجع رکبته وظهر والی قراقر والی قذف رطوبة من الرحم وربما ادت الی ذات الریه والی الخناق واورام الرقبة والقلب والصدر والنفس یکون اولاً فیه متمددا التشنجا متفاوتاً ثم یتواتر من غیر نظام وخصوصاً عند سقوط القوة وقرب الموت ویکون البول مثل غسالة اللحم او یکون دمویا والطمثی یدل علیه احتباس الطمث والمنوی یدل علیه بعد العهد بالجماع مع شهوة والطمثی ربما تبعه درور اللبن واما المنوی فیبادر من المضرة بالنفس ویعظم الخطب فیه اعظم من الطمثی وکثیرا ما یعرض من مس القابلة رحمها المتشنجة دغدغة وشهوة فتنزل منیا غلیظا فتستریح انتهی مع زیادة من الاختصار

ترجمہ اختناق رحم ایک علت ہے جو مرگی اور غشی سے متشابہ ہے اسکی پیدائش تو رحم سے ہے مگر زبردست مشارکت کے باعث حجاب اور شبکہ اور حرکت کرنے والی اور ٹھہری رہنی والی رگون کے ذریعے سے دل اور دماغ مین جا پہونچتی ہے - اور طب کے بعضے علما نے کہا ہے کہ اختناق کا سبب جب تلاش کیا جائے تو حیض رُک رہنے یا جوش بھری اور نوخیز اور کنواری اور[1] رانڈ عورتون مین منی جمع ہو رہنے کے سوا اور کچھہ نہ ٹھہریگا - یہ رُکا ہوا خون اور رُکی ہوی منی اکثر ٹھنڈی پڑجایا کرتی ہے اور خاص کرکے اُسوقت مین جبکہ پہلے ہی سے سرد واقع ہوئی ہو - پھر اُسکا جمع رہنا اور ٹھہرا رہنا اور بھی اُسکی سردیکو بڑہا دیتا ہے - اور کبھی اُسمین گرمی اور عفونت آجاتی ہے مگر یہ کم ہوتا ہے - پھر جب منی یا مہینے کا خون مجتمع ہوتا ہے تو یہی فساد جسکا ذکر ہو چکا ہے اُٹھہ کھڑا ہوتا ہے اور زہریلی طبیعت کی طرف مائل ہوکے دو قسم کے مرض پیدا کر دیتا ہے جنمین سے ایک مرض تو آئی ہے جو پہلے رحم کو لاحق ہوتا ہے رحم سکڑتا ہے اور اوپر کی طرف یا دائین بائین آگے پیچھے جسطرف رگون مین کا رُکا ہوا مادہ کھینچتا ہے اُسیطرف سمٹنے لگتا ہے - پھر مادہ راستہ تو پاتا نہین گونکو پھیلانے لگتا ہے

[1] معالجات کی شرح گیلانی مین ہے ولایکاد یحدث هذه العلة للزوجات من النساء لان المنی لا یختقن فی ارحامهن ترجمہ یہ بیماری خاوند والی عورتونکو نہین ہوتی ہے اسلئے کہ اُنکے رحم مین منی رُکنے نہین پاتی ہے فائدہ اور اگر ہوتی بھی ہے تو اُنکی وجہ منجملہ اُن وجوہات کے پڑتی ہے جنکو ہم آگے چلکے بیان کرینگے ۱۲ منہ

اور پھیلانے کے باعث اونمین اینٹھن پیدا کر دیتا ہے جس سے رحم کو اذیت پہونچتی ہے - اور ایسا ادفات
مادہ جو ہر رحم مین پھیلتا ہے اوسکو موٹا کر دیتا ہے پھر اوسکو سمیٹتا ہے یا رحم مین پھیلتا نہین ہے بلکہ
اوسمین ورم پیدا کر دیتا ہے تب اوسکو سمیٹتا ہے - پھر اوسکا شر اور زیادہ بڑہجاتا ہے اگر اوسپر اور دوسرا
مادہ آکے گرتا ہے - راہ تو اوسکو ملتی نہین اب اعضاء رئیسہ کو پہلے سے بھی بڑہکے ضرر پہونچتا ہے اور دوسرا
مرض مادی ہے جسکا سبب وہ ردی زہریلے بخارات پڑتے ہین جو رکے ہوئے مادے سے اوٹھکے دو
رئیس عضو (یعنی دل اور دماغ) مین جا پہونچتے ہین پس مرگی اور غشی کی سی بیماری پیدا ہو جاتی ہے
اور چونکہ یہ بیماری مطلق غشی سے زیادہ قوی ہے اس لئے پہلے غشی ہولیتی ہے تب یہ بیماری
عارض ہوتی ہے جیساکہ ضعیف شئے قوی پر مقدم ہوا کرتی ہے - (مثلا کوئی عارضہ ہو پہلے کمزوری کے
ساتھ ہولیتا ہے تب قوی پڑتا ہے) اور حیض رکنے والا اختناق منی رکنے والے کی نسبت کم
خطرناک ہے کیونکہ منی اگرچہ پیدا خون ہی سے ہوتی ہے اور خاص کرکے عورتونمین قبل استحالہ کے
لیکن بگڑکے خراب ہو جانے کے لئے خون سے زیادہ مستعد ہے جیساکہ دودہ اگرچہ خون سے پیدا
ہوتا ہے لیکن بگڑکے ردی ہو جانے مین خون سے بڑہا ہوا ہے - اس بیماری کے دورے ہوتے ہین
اور خریف مین زیادہ ہوتے ہین - کبھی دیر دیر مین ہوتے ہین اور کبھی ہر روز - اور تابڑتوڑ دورونکا
ہونا قاتل ہے اور سخت ترین اختناق رحم وہ ہے کہ ظاہر مین سانس ٹوٹ جائے اگرچہ درحقیقت کسیقدر
سانس کا رہنا ضرور ہے جو کبھی اوس دہنکی ہوئی روئی وغیرہ مین ظاہر ہوتی ہے جو سانس کے سامنے
لٹکائی گئی ہو - پھر حس اور حرکت بھی بالکل جاتی رہتی ہے اور اکثر موت سے مشابہت ہو جاتی ہے
اور یہ سخت اختناق اکثر منی کے باعث ہوتا ہے اور خاص کرکے سرد منی کے باعث پھر اسکے بعد
وہ اختناق سخت ہے جسمین سانس ٹوٹے نہین مگر چھوٹی اور سست پڑجائے اور تیسرے درجے
مین وہ اختناق ہے کہ تشنج اور کھنچاؤ اور بیتلی پیدا کرے لیکن عقل اور حس مین نقصان نہ آئے - اختناق
رحم کی علامتین جب اس بیماریکا دورہ قریب آئے تو دمہ - ضیق نفس - خفقان (یعنی دل کا دہڑکنا)
دردسر - نفس مین خباثت - رائی مین ضعف - بہوچکا مین خستگی اور پنڈلیونمین کمزوری عارض ہو

رنگ زرد پڑ جائے اور متغیر ہوتا رہے دیر تک ایک حالت پر نہ ٹھہرے اور بعض اوقات تیز بخارات کی عفونت سے پیاس پیدا ہو جائے۔ پھر جب مرض مین بادتی ہو تو غیر طبعی نیند گھیر لے۔ عقل بہک جائے مُنھ سرخ ہو جائے آنکھین ٹکٹکی باندہ لین اور جو بند ہو جائین تو پھر کھلنے مین نہ آئین اور سانس نہایت سُست پڑ جائے پھر اکثر ایسا ہو کہ ٹوٹ جائے۔ مریضہ کو (یعنی ابتدا مرض مین) ایسا معلوم ہو کہ کوئی چیز اُسکے زیر ناف سے اوپر چڑہ رہی ہے اور دانت کٹ کٹانے اور کڑکڑانے لگین۔ عقل مین فساد اور اُسکی حالت مین تغیر پڑ جانے کے باعث غیر ارادیلے حرکتین سرزد ہون۔ بول بند ہو جائے جو کہا جائے اُسکا سمجھنا بیمار کو مشکل پڑے۔ اور خاص کر کے منی رُکنے والے اختناق مین غشی عارض ہو۔ آواز بند ہو جائے پنڈلیان اوپر کی طرف کھنچنے لگین اور بدن پر تری ظاہر ہو مگر بہت نہین تھوڑی۔ اور کبھی دورِ یکا خاتمہ خالص بلغمی قی اور سر اور زانو اور پیٹھ کے درد اور قراقر اور رحم سے کچھ رطوبت نکل آنے پر ہو اور کبھی پھیپھڑے مین ورم اور خناق اور گردن مین اور دلین اور سینے مین ورم پیدا کر دے۔ اور نبض پہلے متمدد متشنج اور متفاوت ہو پھر متواتر ہو جائے مگر انتظام کے ساتھ نہین اور خاص کر کے جب کہ قوت ساقط ہو جائے اور موت قریب آ جائے۔ اور پیشاب مثل گوشت کے دہوون کے ہو۔ یا مثل خون کے مہینا رُکنے والے اختناق پر مہینے کا رُکنا دلالت کرتا ہے اور منی رُکنے والے پر دلالت کرتا ہے باوجود خواہش نفسانی کے بہت دنون سے مقاربت کا نہونا۔ اور مہینا رُکنے والے مین کبھی دودہ بہنے لگتا ہے۔ منی رُکنے والے اختناق مین جان کو بہت جلد ضرر پہونچ جاتا ہے۔ منی رُکنے والا اختناق مہینا رُکنے والے سے زیادہ جوکھون ہے۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مریضہ کے متشنج رحم مین دایہ کے گُدگُدانے سے گدگدی اور شہوت پیدا ہوتی ہے اور گاڑہی سی منی گر پڑتی ہے پس مریضہ اچھی ہو جاتی ہے۔

شرح الاسباب والعلامات۔ جلد ثانی۔ امراض رحم مین ہے (اختناق الرحم ہذہ علة شبیہة بالصرع والغشی) المرکبین معًا اما شبہہا بالصرع فمن جہة الادوار والسقوط والتشنج فی بعض الاعضاء مثل الساق

لے مثلاً کبھی اوٹھے کبھی بھاگے کبھی بدن کھسوٹے کبھی کپڑے نوچے کبھی ہاتھ سے کبھی دانت سے غرض اسیطرح مجنونانہ حرکتین وقوع مین آئین ۱۲ منہ۔

واما تشبیهها بالغشی فمن جهة انها تسمع اذا صیحت بها ومن جهة برد الاطراف وصفرة اللون وصغر النبض والنفس (ویکون مبدءها من الرحم وتتاذی من مشارکة قویة الی القلب وفی الدماغ بتوسط العروق الضاربة والساکنة) التی بینه وبینها (وسببها اما کثرة المنی وتراکمه واحتباسه فی اوعیته فتنغمر الحرارة الغریزیة ویطفئها) فیبرد الرحم ویبرد ذلک المنی فیه بالفعل (ویستحیل الی کیفیة سمیة باردة) اذا لم توثر فیه حرارة غریبة والا لاستحال الی کیفیة سمیة حارة عفنة (ویتاذی الضرر منه الی العضوین الرئیسیین بوجهین احدهما ما تتاذی الرحم فیتقلص ویتشنج الرحم منه الی فوق والی جهة اخری هربا من المؤذی یلحق الضرر من تشنجه الی القلب وفی الدماغ بالمشارکة (وثانیهما ما یرتفع منه) ای من المنی الفاسد (بخار ردی سمی ویتاذی الی القلب والدماغ فتحدث هذه العلة) اما الغشی فلما یجتمع الروح کله الی القلب عند وصول الاذی الیه واما الصرع فلما یعرض الدماغ انقباض ما من الهرب عن البخار السمی فی اما احتباس الطمث الخ

ترجمہ اختناق رحم ایک بیماری ہی جو مرگی اور غشی دونوں مرکب سے متشابہ ہے) مرگی سے مشابہت دورون کے ہونے - مریضہ کے گر پڑنے اور پنڈلی ہکے سے بعضے عضوون مین تشنج ہونیکے باعث ہے اور غشی سے اسوجہ سے مشابہت ہی کہ مریضہ اسوقت سن سکتی ہی جب کہ چیخ کرکے پکاری جاوے اور اسوجہ سے کہ ہاتھ پائوں ٹھنڈے پڑجاتے ہین - رنگ زرد ہوجاتا ہی نبض اور سانس چھوٹی پڑجاتی ہے یہ بیماری پیدا تو ہوتی ہی رحم سے لیکن چونکہ رحم مین اور دل و دماغ مین مشارکت قوی ہی اسلیے ان حرکت کرنیوالی اور ٹھہرنیوالی رگون کے ذریعہ سے جو رحم کے اور دل و دماغ کے درمیان مین ہین دل اور دماغ مین جا پہونچتی ہی - اس بیماری کا سبب یا تو منی کا بڑھ جانا اور جمع ہوکے اسکا اوعیہ منی مین رکے رہنا ہے - پس حرارت غریزیہ دب جاتی ہے اور منی اسکو بجھا دیتی ہی تو رحم ٹھنڈا پڑجاتا ہی اور ٹھنڈی پڑجاتی ہی یہ منی اسمین بالفعل بھی اور منی سرد زہریلی کیفیت کے ساتھ بدل جاتی ہے مگر یہ جب ہی کہ اسمین حرارت غریبہ اپنا اثر نہ کرے اور اگر کریگی تو پھر منی گرم - بڑی ہوئی زہریلی طبیعت

پیدا کریگی بہرحال اُس زہریلی منی سے دو رئیس عضو یعنی دل اور دماغ کو دو وجہ سے ضرر پہونچتا ہی۔ اول یہ کہ رحم اذیت پاتا ہے تو سمٹ جاتا ہے اور سکڑ کے موذی سے بھاگنے کے لیے اوپر چڑھتا ہے یا کسی اور طرف کا رستہ لیتا ہے۔ رحم کے سکڑنے سے مشارکت کے باعث دل اور دماغ کو ضرر پہونچتا ہی اور دوسری وجہ وہ ردی زہریلے بخارات ہین جو سڑی ہوئی منی سے اُٹھ کے دل اور دماغ مین پہونچتے ہین پس یہ بیماری اُٹھ کھڑی ہوتی ہی (جسمین غشی بھی پائی جاتی ہی اور مرگی بھی) غشی اسلیے کہ روح کو اذیت پہونچنے کے وقت تمام روح آکے دل مین مجتمع ہوجاتی ہے اور مرگی اسلیے کہ زہریلے بخارات سے بھاگنے کے لیے دماغ مین انقباض عارض ہوتا ہی یا اس بیماری کا سبب حیض کے خون کا رک رہنا ہے۔

گذارش ہمکو ڈر ہے کہ ہمارے ناظرین کا بہت بڑا گروہ عربی کے نہ سمجھنے سے گھبرا جائیگا۔ اُسکو عربی نہین فارسی مین حظ آئیگا۔ اگرچہ ترجمہ کر دیا گیا ہی مگر جو لطف اصل مین ہی ترجمہ مین کہان اسلیے مناسب معلوم ہوتا ہی کہ تھوڑی دیر کے لیے عربی کتابونکو طاق مین رکھکے کسیقدر فارسی کے میدان مین جولانی کرین اور مطلب جو عربی مین تھا وہ فارسی مین بھی ہے۔ انجان عوام کو بتا دینا اور سوتے خواص کو جگا دینا جو اسمین مقصود تھا سو اسمین بھی ہے۔

طب اکبر کی دوسری جلد اختناق رحم کی فصل مین ہے۔ و این علتیست شبیہ بصرع و غشی یعنی در وی ہم علامت صرع پدید می آید چون او دار و تشنج در بعض اعضاء و سقوط و ہم علامات غشی ظہور مے نماید چون سردی اطراف و زردی رنگ و صغر نبض و نفس و باید دانست کہ اگرچہ مبدأ این علت رحم است اما ازانکہ میان رحم و دماغ و دل مشارکت قوی است آفت رحم بدماغ مے انجامد و ایضا دل متاذی میگردد ازانست کہ ضیق نفس و غشی و صرع و خفقان عارض مے شود در وے۔ و این مرض را دو سبب است یکے آنکہ منی بسبب عدم استفراغ کثرت پذیرد و متراکم شود در اوعیہ و مستحیل گردد بکیفیت سمیہ پس رحم ہربا من الموذے متقلص و متشنج شود بفوق و بخارات ردیہ وے بسوے دل و دماغ برآید و بالضرور مرض مذکور ظہور نماید دوم آنکہ خون حیض بستہ شود و بسبب بسیاری او در رحم ہمان کیفیت کہ بالا ذکر یافت روی نماید و علت مذکور بادوار و نوبت می افتد بچون صرع و مانند کثرت مواد ہر روز

پدید می آید وانچہ ہرروز افتد وتقارب النوائب باشد قاتل ومہلک است وعلامات او انست کہ چون
نوبت بہ نزدیک رسد اختلال ذہن وفکر فاسد ودرد سر وتاریکی چشم وصفرہ لون وکسل اعضا ورطوبت در
ہردو چشم ظاہر شود وضعف در ساقین پدید آید وچون وقت نزدیک تر رسد باشد کہ دریابد بیمار کہ چیزے
از نواحی عانہ بسوے دل مرتفع میشود ودر دہان وبینی حرکات مضطرہ بغیر ارادہ بظہور نماید پس ذہن مختلط شود
وبیہوش افتد وحس باطل وآواز منقطع گردد وکما ینقطع سائر الحرکۃ الارادیۃ" (چونکہ ہمارے بہت سے
مخاطب مرد اور عورتین تو عموماً فارسی بھی نہین سمجھ سکتی ہین اس لئے ہم فارسی عبارت کا ترجمہ بھی اپنے
ماتھے رکھتے ہین) ترجمہ اختناق رحم ایک بیماری ہے جو مرگی اور غشی سے مشابہ ہے یعنی اسمین مرگی کی
بھی علامتین پیدا ہوتی ہین جیسے دورے سے آنا اور بعضے عضو نکا اینٹھنے لگنا اور مریضہ کا گر پڑنا اور
غشی کی بھی علامتین ظاہر ہوتی ہین جیسے ہاتھ پانون کی سردی - رنگ کی زردی اور نبض اور
سانس کا چھوٹا پن اور جاننا چاہیے کہ اس بیماری کی پیدایش کا مقام اگرچہ رحم ہے مگر چونکہ رحم مین اور
دماغ اور دل مین مشارکت قوی ہے رحم کی آفت دماغ مین پہونچ جاتی ہے اور دل بھی اذیت پاتا ہے
یہی وجہ ہے کہ ضیق نفس اور غشی اور مرگی اور خفقان اس مرض مین عارض ہوتا ہے - اور اس مرض کے
دو سبب ہین اول یہ کہ اخراج نہونے سے منی بڑھجائے اور اوعیہ مین مجتمع ہو رہے اور زہریلی کیفیت پیدا
کرے پس موذی سے بھاگنے کے لئے رحم سمت کے اوپر کیطرف سکڑجائے اور اسکے ردی بخارات اٹھکے
دل و دماغ مین آبھرین پس ضرور ہے کہ یہ بیماری پیدا ہو جائے - اور دوسرا سبب یہ ہے کہ حیض کا خون
بند ہو جائے اور رحم مین خون کی کثرت سے وہی کیفیت پیدا ہو جسکا ذکر اوپر گذرا - یہ بیماری مرگی کی طرح
دورے اور باری سے آتی ہے اور جب مادہ زیادہ ہوتا ہے تو ہر روز آتی ہے - اور جو ہر روز آتی ہے
اور اُسکی باریان قریب قریب ہوتی ہین وہ قاتل ہے اور ہلاک کرنے والی اور علامت اختناق کی
یہ ہے کہ جب بیماری نزدیک آئے تو ذہن مین خلل - فکر مین فساد - سر مین درد -
آنکھ مین اندھیرا - رنگ مین زردی - اعضا مین سستی - آنکھون مین تری اور پنڈلیون مین کمزوری
پیدا ہو - اور جب وقت بہت نزدیک آئے تو شاید مریضہ کو ایسا معلوم ہو کہ کوئی چیز حوالی زیر ناف سے

اُٹھکے دل کی طرف آرہی ہے - اور منھہ اور ناک مین بن ارادے کی پریشان حرکتین ظاہر ہون - پھر ذہن بگڑجائے اور مریضہ بیہوش ہوکے گرپڑے اور حس جاتی رہے اور بول بند ہوجائے جس طرح تمام ارادی حرکتین جاتی رہتی ہین -

ذخیرہ خوارزم شاہی کی چھٹی جلد - بیسوین گفتار - تیسرے جزو پانچوین باب مین اس مرض کا ذکر زیادہ بسط سے کیا ہے جسمین سے ہم جستہ جستہ بقدر ضرورت لیکر ہدیہ ناظرین کرنا چاہتے ہین - چنانچہ کتاب مذکور مین اختناق رحم کی حالت اور سبب لکھتے لکھتے لکھا ہے "و ازان بخارہا کہ از مادۂ غلیظہ و مادۂ سوختہ ببالا برآید انواع صرع و غشی و دلتنگی و ضجری تولد کند و از بہر آنکہ رباطہائے رحم بحجاب پیوستہ است دم زدن از حال طبعی بگردد و ضیق النفس و خفقان پدید آید و باشد کہ نفس فرو گیرد و ہمچون مردہ بیوفتد و باشد کہ بیکبارگی نفس منقطع شود و ناگاہ بمیرد و از بہر آنکہ این علت صعب تر از غشی سادہ است نخست درین علت غشی پدید آید پس بصرع و سبات و سکتہ ادا کند و باشد کہ نوبتہا حرکت این علت دیر او دیر بود و باشد کہ زود متواتر شود و از وے خلاص نباشد علامتہا ہرگاہ کہ نوبت این علت نزدیک شود نخست اندیشہائے بد و تدبیرہائے ناصواب بخاطر در می آید و درد سر و خفقان و خیرگی چشم و دوار و طنین پدید آید و نفس از حال طبعی بگردد و رنگ روی از حال بحال میشود و اندر لب و بینی و دہان و رخسار حرکتہائی بی مراد و ناہموار پدید آید و دندانہا بر ہم زند و آواز نتواند داد - انچہ باوی گویند دشوار فہم کند و حس آن ہمی یابد کہ چیزے از حوالی عانہ او ببالا می برآید" ترجمہ غلیظ اور جلے ہوے مادے سے جو بخارات اُٹھکے اوپر آتے ہین انواع صرع اور غشی اور دلتنگی اور غمگینی پیدا کردیتے ہین - چونکہ رحم کے بند ہین پھیپھڑے کے پردے سے ملے ہوے ہین سانس کا لینا طبعی حالت سے بدل جاتا ہے اور ضیق نفس اور خفقان پیدا ہوجاتا ہے - اور شاید کہ سانس دبک رہے اور مریضہ مردے کیطرح گر پڑے - اور شاید کہ سانس ایکبارگی ٹوٹ جائے اور بیمار دفعتًا مرجائے - چونکہ یہ بیماری غشی مطلق سے زیادہ سخت ہے اسلئے پہلے اسمین غشی پیدا ہوتی ہے پھر سُبات اور سکتے مین ڈالدیتی ہے - اور اس بیماری کے جنبش لینے کی باریان کبھی دیر دیر مین آتی ہین اور کبھی جلدی جلدی آتی ہین تا بڑتوڑ جس سے پھر جان بری

نہین ہوتی **اختناق رحم کی علامتین** "جب اس مرض کی باری نزدیک ہو پہلے بڑے اندیشے اور بُری تدبیرین دلمین آئین اور دردِ سر۔ خفقان۔ آنکھ مین تیرگی۔ گھومنی اور کان مین بھنبھناہٹ پیدا ہو اور سانس طبعی حالت سے پھر جائے۔ اور منھ کا رنگ بدلتا رہے اور ہونٹھ۔ ناک۔ منھ اور رخسارون مین بغیر ارادے کے ناہموار جنبشین پیدا ہون۔ اور بیمار دانت پیسنے لگے اور آواز نہ دیسکے اور جو اُس سے کہا جائے بمشکل سمجھے اور اُسکو ایسا معلوم ہو کہ جوائے زیر ناف سے کوئی چیز اوپر آ رہی ہے" واضح ہو کہ ان سب علامتون کا جو معالجات قانون سے لیکر ذخیرہ خوارزم شاہی تک بیان ہوتی آئی ہین ایک دم سے پایا جانا کچھ ضروری بات نہین ہے بلکہ علامتین مادے کے موافق ہوا کرتی ہین جون جون مادہ بڑھتا اور زہریلا ہوتا جاتا ہے وَون وَون علامتین بھی بڑھتی اور روی ہوتی رہتی ہین اور علامات مذکورہ کے علاوہ اختناق کی اور بھی بہت سی علامتین ہین جنکے ذکر سے ہمکو ناظرین بخوف طوالت معاف رکھینگے ہان کچھ کچھ آسیب والے باب مین بھی ہم اُنکو ملاحظہ کرنیکا موقع دینگے پیارے ناظرین پر یہ بھی کھل گیا ہوگا کہ اختناق رحم کبھی خاوند نہ ملنے سے ہوتا ہے کبھی حیض نہ رکے رہنے سے مگر تجربے نے اچھی طرح سے ثابت کر دیا کہ بیشتر خاوند نہ ملنے سے ہوا کرتا ہے اور یہی کتب طبیہ کے تتبع سے بھی ظاہر ہے اور یہ خاوند نہ ملنے والا اختناق ہوتا بھی بہت سخت ہے جیسا کہ معالجات قانون مین ابھی ابھی کئی جگہ تصریح گذر چکی ہے۔ اور ذخیرۂ خوارزم شاہی نیز طب کی دوسری کتابون مین بھی صراحت موجود ہے۔ ابھی اسناد کے لیے ہم کچھ اور لکھتے اگر طوالت کا خوف ہمارے قلم کو نہ روک لیتا۔ کتب طبیہ کے ورق الٹنے نیز تجربے کی شہادت سے یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ خاوند نہ ملنے کے باعث اُن عورتون کو اکثر اختناق رحم ہو جایا کرتا ہے جو کبھی خاوند کا مزہ پا چکی ہین۔ اور یہی وجہ ہے کہ جوان جہان رانڈعورتون کے پیچھے ہاتھ پانون دھوئے پڑا رہتا ہے اختناق رحم کی ماہیت اور علامتین تو حضرات ناظرین کے ذہن نشین ہو چکین باقی رہا علاج سو علاج کی دو قسمین ہین ایک **اصلی** اور دوسرا **دفع الوقتی**۔ دفع الوقتی تو یہ ہے کہ

دورے کی حالت مین خوب زور سے تلوے ملیے ہاتھ پانون خوب مضبوط لپیٹ کے کپڑے سے باندھ دیجیے۔ خوشبو سے قطعی پرہیز اور بدبو کا استعمال فرمایئے اُسکے کان مین اُسکا نام لیکے بڑے زور سے چیخ مار کے پکاریے اور مُنھ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے خوب زور سے ماریے۔ اگر خاوند ہو دایہ کو حکم دیا جاے کہ اپنی اُنگلی مین روغن سوسن یا روغن ناردین یا گلاب کا عطر وغیرہ لگا کی باب فرج اور باب رحم مین دیر تک آہستہ آہستہ گدگدائے۔ اور دورے کے بعد ہوش کی حالت مین مرض اور مزاج کے موافق تنقیہ کیا جاۓ اور مدرات کا استعمال ہو۔ اور اصلی علاج جس سے پھر کبھی یہ عارضہ پلٹنے کا نام نہ لے جو دورے اور ہوش دونون حالت مین کام دینے کو موجود ہے وہ نکاح ہے نکاح کر دیجیے پھر حکیم علے الاطلاق کی قدرت کا تماشا دیکھیے۔ جان بلب برسون کا بیمار ابھی ابھی چنگا ہو کے دعائین دیتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ طبابت کے پیشے مین ہمکو تو اسکا تجربہ ہو چکا ہے۔ اکثر ہمنے بتا دیا جسنے عمل کیا نفع پایا۔ چونکہ ہمارا ذاتی تجربہ اور لوگون پر حجت نہین ہے اسلیے اسناداً کتب طبیہ سے ثابت کر دینا بھی ہم اپنا فرض سمجھتے ہین مگر اختصار کے لیے صرف اُنھی کتابون کے حوالے پر ہم کفایت کرینگے جنکا ذکر ماہیت اور علامت بتانے مین اوپر آچکا ہے چنانچہ شیخ الرئیس جو اپنے پیچھے آینوالے تمام متقدمین اور متاخرین کا مسلم الثبوت پیشوا ہی معالجات قانون مین اختناق رحم کے علاج مین لکھتا ہی۔ فان کان سببہ احتباس المنی فیجب ان یفزع الی التزویج ترجمہ اگر اختناق کا سبب منی کا رُکے رہنا ہو تو واجب ہی کہ اُسکو بیاہ دینے کے ساتھ پناہ دیجاے۔ شرح الاسباب والعلامات مین ہی۔ ینظر ان کانت المرأۃ ایما ای خالیۃ من الزوج (عولجت بالتزویج) ترجمہ ملاحظہ کیا جاے عورت اگر بغیر خاوند کی ہی تو اُسکا علاج یہ کیا جاۓ کہ بیاہ دی جاۓ۔ ذخیرہ خوارزم شاہی مین ہے۔ تدبیر آن کردن کہ بیمار را بشوہر سپارند سخت صواب بود۔ ترجمہ "اسبات کی تدبیر کرنی کہ بیمار کو خاوند کے حوالے کر دین نہایت ٹھیک علاج ہی۔ طب اکبر مین عین دورے کی حالت کا علاج بتاتے وقت لکھتا ہے۔ "درینوقت اگر جماع میسر آید نفع تمام دارد" ترجمہ "اسوقت یعنی عین دورے کی حالت مین اگر مقاربت میسر آسکے تو کامل نفع ہو۔

ہمکو کھٹکا ہے کہ بعضے حضرات اعتراض کر کے کہین گے - " اختناق کچھ بیواؤن پر موقوف نہین ہے خاوند والیون کو بھی ہو جاتا ہے " تو ہم نہایت آہستگی سے کہین گے - " ہان " ہو جاتا ہے مگر کم اور ہوتا بھی ہے تو اسوجہ سے کہ حیض رک گیا - معمول کے موافق نہ آیا یا اسوجہ سے کہ اسقاط یا ولادت کے بعد خون کا اخراج نہوا یا کم ہوا یا اسوجہ سے کہ خاوند پردیس نکلگیا اور کبھی شاید یہ بھی وجہ ہو کہ خاوند بیمار ہو یا کسی اور وجہ سے بے پروائی کرتا ہو - اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خاوند کہین باہر چلا گیا یا کسی ضرورت سے جدا رہنے لگا اور یہان یہ بیدرد عارضہ اٹھ کھڑا ہوا - اب خاوند عورت کی بیماری وغیرہ کمزوری کے خیال سے اور بھی پرہیز کرنے لگا - اور جون جون وہ پرہیز کرتا ہے وون وون عارضہ ترقی پکڑتا جاتا ہے وہ غریب کیا جانے کہ عورت کیسی ہی ناتوان اور کم طاقت کیون نہو اسکے پاس رہنا اس عارضہ کی نہایت سریع التاثیر اور مجرب دوا ہے - ہمارے اس بیان کی تصدیق وہ لوگ کر سکتے ہین جو عین بیماری کی حالت مین جب کہ عورت سخت ناتوان اور کمزور ہو رہی تھی ہمارے کہے پر پابند ہوئے تو مریضہ کو عجیب و غریب منافع پہونچے - خیر کسی وجہ سے ہو خاوند والیونکو بہت کم ہوتا ہے - شاذ و نادر کہین دو ایک کو ہو گیا اور ہوا بھی تو بہت جلد رفع دفع ہو جاتا ہے کیونکہ اگر مہینے کا یا لڑکا پیدا ہونیکے بعد کا خون رک گیا ہے تو دوا علاج سے جاری ہو سکتا ہے - اگر خاوند پردیس چلا گیا ہے تو چند روز مین پلٹ آئیگا ورنہ اسیکو اپنے پاس بلا لیگا - اگر خاوند بیمار ہے تو دوا وغیرہ سے اچھا ہو سکتا ہے اگر کسی وجہ سے بے اعتنائی کرتا ہے تو اُس وجہ کا دفع ہونا ممکن ہے - اگر اُسکو عورت کی ناتوانی کا دہوکا ہے تو بتا دینے سے سمجھ سکتا ہے - اسی طرح اگر یہ عارضہ کنواری چھوکریون کو ہو گیا تو بھی آسانی سے جاتا رہیگا جو ہین بیاہ دیگئین چنگی ہوگئین جیسا کہ دیکھا بھی گیا ہے —

افسوس اور حسرت جو کچھ کہیے ان جوان جہان بیواؤنکے حال پر ہے جنکو عموماً اختناق مین مرغ نیم بسمل کیطرح تڑپنا پڑتا ہے اور رہائی کی کوئی صورت نظر نہین آتی - نہ اب نظر آتی ہے نہ آیندہ کی اُمید ہے ہاے دیکھنے تو ہین سب لوگ مگر خبر لینے کو پوچھو تو کوئی نہین ہاے خبر لینا کیسا تلاش کرو تو لوگ ہزارون مین ایک سہی مگر ملین گے ایسے بھی جو اپنی عزیز گرجوان بیوہ کی زندگی جلد پوری ہو جانیکے لئے

دعائین مناتے اور کہتے ہونگے "کسی طرح مر بھی جائے قضیہ تمام ہو۔ خس کم جہان پاک۔ آنکھہ پھوٹی پیر گئی" اور وہ لوگ تو کثرت سے ملین گے جنکو شرم اشرمی کچھہ نہ کچھہ کرنا ہی پڑتا ہے بشرطیکہ انہین خبر بھی ہو (خبر ہونے کی شرط اس لیے لگائی گئی کہ جبتک عارضے مین شدت اور خاصی نہ بڑجے گی شدت نہین ہوتی ہے کانون کان کسیکو مطلق خبر نہین ہوتی) اور خبر ہونے پر بھی کرتے کیا خاک ہین جھوٹ موٹ کا علاج کرکے اپنے کاندہونکا بوجھہ اُتار دیتے ہین۔ نہایت نفیس اور مجرب علاج سے اُنکو نفرت ہے۔ ہمکو نہایت سخت اُلجھن ہوتی ہے جب ان نیم جانون کے حال پر غور کرتے ہین اور دیکھتے ہین کہ بڑے بڑے کٹھن اور مہلک عارضون مین سسک رہی ہین مگر وہ دوا انہین کیجاتی جو ان سب عارضون جانی دشمنون کے مار ہٹانے کی ذمہ دار ہے جو بیش قیمت اور قدر کے قابل مگر مفت ملتی ہے۔ وہ نایاب نہین ہر جگہہ اور ہر فرقے مین سب کے سامنے موجود ہے پر افسوس کہ ہمکو دکھائی نہین دیتی اور دیکھتے بھی ہین تو پہچانتے نہین۔ اگر کسی خدا دوست نے ترس کھاکے بتا بھی دیا کہ وہ حکمی دوا نکاح ہے بس جون ہی نکاح کا نام زبان پر آتا تھا کہ ہم جامے سے باہر ہو گئے اور شکریہ ادا کرنے کی جگہہ اُس سے ناحق لڑنے اور بھلا برا کہنے لگے اور نہ کہا تو پیچ و تاب کھاکر رہگئے۔ "ہائے انصاف" جو دوستی کرے مارا جائے۔ ہائے افسوس بجائے اسکے کہ اس قدرتی دوا کی ہم قدر کرتے۔ اُسکے نام سے چین بچین ہو رہے ہین ہائے ہماری خوشی اور اپنی کمائی کے لئے حکیم صاحبان بھی جنکے حکم کا زیادہ اثر پڑسکتا ہے کچھہ خبر نہین لیتے۔ علاج وہ کرتے ہین کہ مار و گھُٹنا پھوٹے آنکھہ۔ نبض قارورہ سب کچھہ دیکھتے ہین لیکن جو مرض ہے اُس سے دور دور بھاگتے پھرتے ہین۔ اور یہان نبض ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھر رہی ہے ہر حرکت انبساطی مین ایک مصرع اور انقباضی مین دوسرا حاضر کر دیتی ہے۔ ہر قرع کی آمد و رفت مین ایک پورا موزون شعر حکیم صاحب کو سنا دیتی ہے

شعر از سر بالین من برخیز ای نادان طبیب	درد مند عشق را دارو بجز دیدار نیست
نظم زن گفت کہ ای طبیب نادان	رنجم مفزانے با مداوان

آگاہ نئی تپ درون را	نشتر چہ زنی رگِ جنون را
چشمے بدل مشوش انداز	قارورہ ببر در آتش انداز
این شیشۂ دل کہ پر ز خون ست	دارے نظرے ببین کہ چون ست

حضرات ناظرین معاف فرمائینگے "چون" کی جگہ ہمنے "زن" لکھا کیونکہ یہ اشعار ہیوا دونون کے ایسے حسب حال ہین کہ گویا اصل مین انہی کا کلام ہے - اور راجہ نل نے ان سے عاریتاً مانگ لیا تھا - راجہ نل کا صرف ایکم بتہ کہنا تھا کہ حکیم نے بلا تامل وزیرون کو حکم دیدیا کہ اسکی معشوقہ کو تلاش کرین - ہائے مین اس زمانے کے بیدرد حکیمون کو کیا کہون جو کسی طرح بے بس فریادیون کے حال پر پسیجتے ہی نہین - کہتے کہتے روتے روتے ہم جان بنفس کی گھگیان بندہ گئین اور یہان صدائے برنخاست - گویا کان مین تیل ڈالے بیٹھے ہین سنتے ہی نہین یا سنتے ہین تو سمجھتے نہین اور سمجھے بھی تو تجاہل عارفانہ کرکے ٹال گئے - سوال ہے حکیم صاحب آتے ہین نذرانہ لیتے ہین اور شکرانے کی امیدوار رہتے ہین - نبض کا ڈھنگ دیکھتے ہین قارورے کا رنگ دیکھتے ہین - قوام اور رسوب سب جانچ بچار لیتے ہین - حال حوال سب پوچھ پاچھ لیتے ہین تب کہین سمجھ بوجھ کے نسخے لکھتے ہین - تو علاج نہین تو پھر کرتے کیا ہین جواب کرتے کیا ہین تنقیے پر تنقیہ اور مدرات کی بھرمار کر رہے ہین بس تو کیا یہ بیکار ہے اس سے فائدہ نہین ہوتا ج ہوتا کیا خاک ہے چند روز کے لیے ہوگیا نفع تام انقطاع سبب بغیر کب ہوسکتا ہے بس سبب کا انقطاع کس چیز سے اور کیونکر ہوسکتا ہے ج کس چیز سے اور کیونکر کیا - ابھی نکاح ہوجائے ابھی سبب منقطع ہوا جاتا ہے - ابھی ابھی سارا مرض کافور بنکے اڑا جاتا ہے اور لطف یہ کہ پھر کبھی پلٹنے کا نام نہ لے بس پھر تو بہت ہی آسان ہے - ذرا زبان ہلادی چھٹی پائی ہر روز کے خوض و فکر اور نبض قارورے سے نجات ملی تو پھر حکیم صاحبان کیون نہین کہدیتے کہ انکا نکاح کردو بس انکی یہی دوا ہے - اور یہی دوا اکسیر ہے ج کہین کیا لگی روزی چھوڑی جاتی ہے اور کہکر اپنی کمائی مین کھنڈت ڈالین صاف کہو کس کام کی وہ کمائی جسمین کچھ پرائے کا خون ہو اور کس کام کی وہ حکیمی جسمین فرض منصبی کا خون ہو - افسوس ہے

حضرات دیدہ و دانستہ وہ دوا نہین بتاتے جسکو خاص اس مرض کے لیے حکیم مطلق نے بنایا ہی۔ اور اسمین عجیب و غریب اکسیری اثر کوٹ کوٹ کر رکھا ہی جسکی عزت جسکی عظمت اور جسکی قدر و منزلت جہانتک کیجائے بجا ہی۔ کوئی ان سے پوچھے جب اُس بڑے حکیم شاہنشاہ کے دربار مین حاضر کیے جائینگے تو اس خیانت مجرمانہ کا کیا جواب دینگے۔ حضرات اطبا زمان کی خدمت مین ادب سے گذارش ہی کہ ناگوار خاطر ہوا ہو تو مہربانی سے معاف کرین اس بے ادب نے جو لکھا محض نیک نیتی اور خیر خواہی سے لکھا۔ آپ اسکو بدخواہی اور نکتہ چینی پر ہرگز نہ محمول فرمائین۔

ہمکو اس قسم کی بہت سی عورتون کا علاج کرنے کا اتفاق ہوا جو ترک مقاربت کے سبب مختلف عارضون مین گرفتار ہوئین۔ بعضون کو وسواس اور مالیخولیا نے دھر دبایا بعضون کو قوت رفتار نے جواب دیا۔ اب خاص خاص امراض ہم کہانتک بتائین مختصر یہ کہ حضرت اختناق صاحب نے بہتون کو شکار بنایا جنمین سے بعضون کو وہ کاری زخم لگا کر زندگی کے لالے پڑ گئے بارے خدا کا شکر ہی کہ قواعد طبیہ کے موافق تنقیہ اور اصلاح سے صحت تو ہو گئی مگر مین اُن کے وارثون کی خدمت مین پھر دوستانہ گذارش کرتا ہون کہ آپ اس ظاہری صحت پر اعتماد کر کے غافل نہو جیے یہ صحت صحت نہین یہ صحت چند روزہ ہی اگر آپ ہمیشہ کے لیے چاہتے ہین تو جہانتک جلد ہو سکے نکاح کر دیجیے۔ نہ کیجیے گا تو پچھتائیگا۔ یاد رکھیے بہت روز نہ گذرنے پائینگے کہ مادہ پھر سمٹ کے جمع ہونے لگیگا اور ہوتے ہوتے یہانتک نوبت پہنچیگی کہ اب پہلے سے بھی زیادہ ردی اور زہریلے بخارات اُٹھکر دل و دماغ مین جا بھرینگے تو پھر وہی مرگی وہی غشی وہی رونا وہی دھونا وہی کپڑے لتا نوچنا وہی بدن کا کھسوٹنا غرض اختناق کے وہی سب بکھارے اور وہی اگلے سب عارضے مگر پہلے سے بھی کڑے اُٹھ کھڑے ہونگے خدانخواستہ یہی غفلت رہی تو جان بری مشکل ہو گی۔

یک نشد دو شد ابھی تک تو صرف بیماری تھی مگر اب جن پری کی طیاری ہی ابھی تک تو حکیم صاحب کا طوطی بول رہا تھا مگر اب میان صاحب کی باری ہے

بہت سی عورتونکا ترک مقاربت کے سبب مختلف امراض مین مبتلا ہونا

چوتھا باب اس بیان مین کہ رانڈون کا نکاح نہونے سے آسیب کا کیونکر دہوکا ہوجاتا ہے

دیکھو دیکھو وان بیگناہون کی جانون کا مفت جانا دیکھو یہان بہوت چڑیل کا سر پر چڑہنا دیکھو - ہاے جدہر دیکھو خبیثون کی ہیبت ناک شکلین دکھائی دیتی ہین جہان سنو آسیب کی عجیب آوازین سنائی پڑتی ہین جس سے پوچھو بیدہرک پری کا سایہ پکار اٹھتا ہے اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ بیچاری بیواؤن کو اختناق رحم کا وہ خبیث مرض آدباتا ہے جو اپنے عجیب وغریب حرکات وسکنات سے آسیب کے دہوکے مین ڈال دیتا ہے عموماً عورتین اور بہتیرے مرد بھی بے سمجھے بوجھے جن پری بہوت پریت ٹھان لیتے ہین اور اسپر طرہ یہ ہے کہ ہمارے حکیم صاحب نے خربزہ اور خیارین پہ دہر لیا اور رفع تور کرنے کا علاج جو نکاح ہے نہ بتلایا - یہان پھر مادہ سمٹ سمٹ کے جمع ہونے لگا چند روز مین بڑہتے بڑہتے بڑہ گیا جسکے زہریلے اثرنے دل ودماغ اعضاء رئیسہ بلکہ تمام عضوؤنکو جا ستایا آخر زہر کا بوجھا یا تہا کاٹ کر گیا - دورے پر دورے آنے لگے دیکھو تو پہلے سے بُری حالت ہے - اب گویا وہ لوگ اپنے خیال کی تائید مین برہان اور اپنے دعوے کی دلیل پا گئے اور کہنے لگے کچھہ نہین سایہ ضرور ہے - سایہ نہوتا تو اتنا علاج کیا گیا تہا سارا مرض کافور ہوجاتا لے جناب مرض ہو تو جائے یہ تو اچھا خاصہ خبیث ہے جب جی مین آیا چلا گیا اور پھر جی مین آیا آ ہو نچا - غرض حکیم صاحبون کی بدولت یہ لوگ جہل مرکب مین پڑ گئے یہ نادان کیا جانین کہ یہ جن نہین پری نہین بہوت نہین پریت نہین کچھہ نہین درحقیقت یہ عارضہ ہے وہ عارضہ جو بعضی اور بیماریون کی طرح باری اور دورے سے آتا ہے اور جسکی حکمی تدبیر حکیمون نے بتائی نہین مگر تعجب کہ یہ لوگ دیکھتے ہین دوا سے اگر پورا نہین تو کچھہ تہوڑا اور بہت ملنے کے لیے نہین تو کچھہ روز کے لیے

ضرور فائدہ ہوجاتا ہے اور یہ نہین سمجھتے کہ آسیب ہوتا تو دوا سے فائدہ کی جگھہ نقصان پہونچتا یہان ایک دوا ہوتی وہان سو گزند پہونچا دیتا۔

اے افسوس صد افسوس جن پری کے دہوکے مین غریب رانڈون کے دشمن بن بیٹھے اور اُن افعال ذمیمہ کے جو شرع اور عقل دونون کے خلاف ہین مرتکب ہوکر شیطانی وسوسونکے دلدل مین جا پھنسے اور غیر خدا کو پوجنے جن پری اور شیخ سدو کی منتین ماننے نذر بھینٹ چڑہانے مرغ اور بکرے خدا کے پیدا کیے ہوئے جانورونکو اورون کے نام سے پکارنے۔ خدا کی زمین کو غیر خدا کے لیے خون کے آنسوؤن سے رُلانے اور طرح طرح کے شرک و بدعت مین پھنسنے اور پھنسانے لگے۔ لیجیے جان مال ایمان سب کچھہ گیا اور حاصل پوچھیے تو کچھہ بھی نہین۔ افسوس گناہون کا بڑا بوجھہ تو گردن پر لد گیا اور بیمار جیسا کا تیسا گرفتار بلا رہا۔ ساری رات چلتے گذری اور صبح ہوئی تو جہان کے تہان ہین ظالم مرض کا لشکر جیون کا تیون خون کا پیاسا جان لینے پر اڑا ہے۔ غرض برسون گذر گئے اور ہنوز روز اول ہے۔

شعر شکست رنگ شباب و ہنوز رعنائی	درآن دیار کہ زادی ہنوز آنجائی

ابھی تہوڑی دیر گذری ہوگی حکیم صاحب کی خوش نصیبی کا ستارہ اوج اقبال پر چمکتا دکہتا نظر آتا تھا اب جھلاتا ہوا حضیض ادبار مین آ پڑا اور جاہل پیرزادون (جاہل کا لفظ اس لیے کہا کہ ذی علم اچھے لوگ مکر و فریب نہین کرتے) جھوٹے عالمون اور بنے فقیرون کا طالع بلند ہوا اور کامیابی کے بلند آسمان پر جا چمکا وہ آجمے اور فالنامہ دیکھہ دیکھکر غیب کی خبرین لگے بتانے کبھی خبیث کا نام لیتے ہین اور کبھی پڑہے ہے جن کا کبھی چڑیل کا پھیر بتاتے ہین اور کبھی پری کا سایہ غرض جو جی مین آیا رجمًا بالغیب بتا رہے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ غیب کا حال فالنامہ کیونکر بتادیگا غیب کا حال تو عالم الغیب کے سوا کسیکو معلوم ہی نہین۔

ہم اسی حیص بیص مین تھے کہ ہماری نظر ایک طرف جا پڑی کیا دیکھتے ہین کہ میانصاحب سفید کپڑے پہنے سبز عبا بدن پہ ڈالے متبرک صورت بنائے اور دائرہ یعنی گول کنڈل کھینچے چراغ روشن کیے فلیتے جلانے لوبان سلگائے

دھواں دھار کیے نقش سلیمانی لیے تکلے بیٹھے ہین اور چھو کر رہے ہین۔ کبھی ہار گجرے گندہائے مٹھائی منگائے میوون کے طبق جھنلائے خوشامد کی ڈالیان لگائے منتین بھی کرتے جاتے ہین۔ کبھی غصے مین آگئے تو ڈانٹ ڈپٹ بتا رہے ہین۔ بیمار کو اپنی بیماری کے سخت عذاب سے فرصت نہین اور یہ ناکون چنے چبوا رہے ہین اور جو حرارت کی رگ کہین جوش مین آگئی تو اب مانتے ہی نہین جنات اور پریون کو قید کر شیشے مین اُتار زمین مین دفن کیے بغیر چھوڑتے ہی نہین۔ بدنصیبی سے اگر کوئی اجل رسیدہ ناعاقبت اندیش جنی سرکشی کر بیٹھا بس اب کیا ہی غضب ہو گیا میانصاحب کو جلال آگیا اور اشتعال طبع کا اسپر اضافہ ہوا۔ شاہ صاحب کا جھنجھلانا تھا کہ ہائے جلا اور اوہ جلی کی دردناک آوازین سنائی دینے لگین اب گویا ہزارہا جنات اور پریان بلکہ دیوزاد بھی بال کے باندھے چلے آتے ہین اور دم کی دم مین جل بھن کر خاک کا تودہ بن جاتے ہین غرض کبھی سردی ہی اور کبھی گرمی (سردی اور گرمی کا فائدہ انشاء اللہ عنقریب معلوم ہوگا) اور کبھی گھبرا کر حکیمون کی تقلید کرنے لگتے ہین جیسے کبھی منھ پر چھینٹے مارتے ہین اور کبھی خوشبو سنگھاتے ہین اور یہ اسلیے کہ منھ و نیز سینے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارنے سے اکثر مریض چونک پڑتا ہی اور اسکو ہوش آجاتا ہی خوشبو سنگھانے سے دلکو تفریح ہوتی ہی اور قوت آجاتی ہی مگر میانصاحب کو لازم ہے کہ خوشبو سنگھائین تو پہلے خوب سمجھ بوجھ لین اگر اختناق رحم ہے جسمین آسیب کا گمان اکثر ہو جایا کرتا ہے تو قطعاً خوشبو سے پرہیز کرین۔ خوشبو سے اور بھی رحم سمٹ کر اوپر کے جانب چڑھ آئیگا اور مرض بڑھتا جائیگا۔ خوشبو نہین اسمین بدبو سنگھانے سے البتہ یہ فائدہ ہی کہ رحم ہٹ کر اپنی جگہہ پر چلا جائے اور بیمار ہوش مین آجائے۔ سنو سنو کچھ وہ اعراض بھی مہربانی کرکے سن لو جنکے سبب لوگ اختناق کو آسیب کہہ لیتے ہین۔ ای حضرات اختناق رحم مین پنڈلیان کمزور ہو جاتی ہین پاؤن لڑکھڑانے لگتے ہین رکھیے کہین اور پڑتے کہین ہین کبھی ہاتھ پاؤن ٹھنڈے پڑ جاتے ہین کبھی ٹیڑھے ہو کر سکڑنے لگتے ہین۔ آنکھین کبھی سرخ ہو جاتی ہین کبھی اوپر چڑھ جاتی ہین کبھی نشیلی اور خمار آلود سی معلوم ہوتی ہین کبھی ٹکٹکی بندھ جاتی ہی

اور کبھی بند ہو جاتی ہین تو پھر کھلنے مین نہین آتین چہرے کا رنگ کبھی کچھ ہوتا ہے اور کبھی کچھ
یون ہی بدلتا رہتا ہے۔ کبھی کان بھنبھنانے کبھی ال دھڑکنے کبھی ناک منھ اور گال پھڑکنے
لگتے ہین۔ کبھی سانس سست پڑجاتی ہے کبھی پھولنے لگتی ہے اور بگڑجاتی ہے کبھی
عورت بیہوش ہو جاتی ہے کبھی بالکل بحس و حرکت مردہ سے ہوکر سکتے مین پڑجاتی ہے جسمین
سانس بند اور نبض ساقط ہو جاتی ہے کبھی گھبراتی ہے کبھی روتی ہے کبھی آہستہ
آہستہ کبھی چیخین مار مار کے کبھی عقل بہک جاتی ہے بیہوشی اور ناسمجھی
کی باتین کرنے لگتی ہے۔ کبھی اٹھتی ہی کبھی بھاگتی ہے کبھی بدن لسوتتی ہے کبھی کپڑے نوچتی ہے
کبھی ہاتھون سے کبھی دانتون سے اسیطرح غیر ارادی مجنونانہ حرکتین سرزد ہوا کرتی ہین۔ کبھی جنون
کبھی مالیخولیا اور کبھی کابوس ہو جاتا ہے۔ کبھی جنون کیحالت مین غصہ بڑھ جاتا ہے اور طاقت بھی چوگنی
ہو جاتی ہے۔ کبھی نفس مین خباثت آجاتی ہے اور دلپر طرح طرح کے خیال گذرنے لگتے ہین
غرضکہ اعراض کبھی کم ہوتے ہین کبھی زیادہ کبھی ان کے علاوہ اور بھی پائے جاتے ہین حاصل یہ
کہ مادے کی کمی زیادتی کے موافق اعراض مین بھی کمی بیشی ہوتی رہتی ہے جیسا کہ اختناق کی
بحث مین گذرا واضح ہو کہ اختناق کے سوا اور بھی بعضے وجوہ اس قسم کے ہین جو آسیب
کہلائے بغیر نہین چھوڑتے جیسے مالیخولیا مین خوف اور وہم بڑھ جاتا ہے اور وہم کبھی
اسطرف رجوع کر جاتا ہے کہ مریض اپنے اوپر آسیب کا گمان کرنے لگتا ہے اور آسیب
کے خیال سے جن پری کے خوف مین روز بروز گھلا جاتا ہے پھر لوگون کے کہنے سننے اور جھاڑ پھونک
کرنے سے اور بھی وہم بڑھتا جاتا ہے کبھی یہانتک ترقی کر جاتا ہے کہ بعضے وقت وہ خود
اپنے آپ کو آسیب سمجھکر کبھی جن بتاتا ہے کبھی لال پری کبھی سبز پری کبھی آسمان
پری کبھی بھوت کبھی پریت کبھی چڑیل اور کبھی مرے آدمیون کے نام لے لے بتانے لگتا
ہے اور ان باتونکو جو اسکے پہلے اسنے کی تھین یاد دلا دلا کر قصور ثابت کرتا ہے
اور کہتا ہے کہ ہم اسپر فلان فلان سبب سے آئے ہین سچ ہے قوت واہمہ کو بہت بڑا دخل ہے

اختناق کے علاوہ اور بعض وجوہ سے اختناق کا دھوکا جنہین سے ایک مالیخولیا ہے۔

مالیخولیا والے اپنے وہم مین اکر محض فرضی اور خیالی بات کو نہایت صحیح اور یقینی مان لیتے ہین جیسے بعضے اپنے تمام جسم کو کچی مٹی یا شیشے کا مجسمہ لیتے ہین اور اس خوف سے کہ ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جائیگا ہر ایک سخت چیز سے بہاگتے پہرتے ہین اور بعضون کو وہم ہوجاتا ہے کہ اُنکے پیٹ مین سانپ گُھس گئے اور وہ کلیجہ کہائے جاتے ہین اور ممکن ہے کہ کچھہ تو بیماری ہو اور کچھہ دیدہ و دانستہ بیمار اپنے کو بنائے اور مکر و فریب کر کے وہ حرکات کرے کہ لوگ دہوکے مین آ نکے آسیب کا خلل مان کے اُسکی خوشامد اُسکی دلجوئی اُسکے مطلب اور اُسکے کہنے کے موافق کام کرین اور ممکن ہے کہ محض مکر ہی مکر ہو لیکن خالص مکر ہر ایک سے سنبہل نہین سکتا جلد ظاہر ہو جاتا ہے اور مرض آمیز مکر تو غضب کا زہریلا ہوتا ہے جسکے کاٹے کا منتر مشکل سے چل سکتا ہے سُنو سُنو یہ مثل کہ مار کے آگے بہوت بہاگے اسوجہ سے نہین مشہور ہوئی کہ مار سے اصلی بہوت شیطان بہاگ جاتے ہین کیونکہ مار پیٹ سے اُنپر کچھہ بھی اثر نہین پڑتا۔ چوٹ لگے گی تو آدمی کے لگے گی بہوت پریت کے یون نہین لگتی بلکہ اس مثل کے مشہور ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مار وہ زبردست عمل ہے جسکے سامنے جعلی بہوت اور وہمی پریت بہاگ کہڑے ہوتے ہین اور چلتے پہرتے نظر آتے ہین سنو سنو مکر و فریب والا آسیب اور شاید کہ مالیخولیا والا بہی کبھی میٹھی میٹھی باتون کی چاٹ مین آنکے اور اپنے مطلب کی بات سُنکے خوش ہوجاتا ہے اور کبھی جسمانی تکلیف و گیدڑ بہبکیونسے اُتر بہاگتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ عامل صاحب کبھی سرد یکا عمل پڑہتے ہین اور کبھی گرمی کا۔ گرمی کا ایک عمل ہمنے یون سنا ہے بلکہ ہمارے ایک دوست نے اپنا ذاتی تجربہ بتایا ہے وہ یہ کہ خوب تیز سرکے کان کی لو مین لگا چپکی یا دو کنکریون سے جون ہی دہر کے دبانا تہا کہ ہوش آگیا۔ جن تہا نہ پریت تہا مکر تہا سو جاتا رہا۔ آسیب گمان کرنے کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ کبھی خواب مین کچھہ ڈراونی اور بہیانک صورتین دکہائی دیتی ہین۔ عوام ان صورتون کو آسیب سمجھکر ڈرنے لگتے ہین۔ سنو سنو ہمکو اُس خواب مین کلام نہین جو سچا ہوتا ہے۔ سچے خواب کی تصدیق قرآن و حدیث سے ثابت ہے مگر یہ بہت کم ہوتا ہے اور اکثر اضغاث و احلام یعنی پریشان

سہاگن

خواب دکھائی دیا کرتے ہین اور یہ کئی وجہون سے وجہ اول سمجھنا چاہیے کہ بدن مین چار خلط ہین خون بلغم صفرا یعنے پت اور سودا۔ خونکا رنگ سرخ۔ بلغم کا سفید۔ صفرا کا زرد۔ اور سودا کا سیاہ ہی ان خلطون مین سے جو بڑھ جاتا ہی اُسی کے رنگ کی صورتین دکھائی دینے لگتی ہین اور جب کئی خلط ملجاتے ہین تو مختلف صورتین رنگ برنگ کی پیدا ہو جاتی ہین نا سمجھ لوگ جن بھوت سمجھکر ڈرنے لگتے ہین خصوصاً سودا کی زیادتی مین۔ سودا کی زیادتی مین اول تو یون ہی خوف غالب ہوا کرتا ہی پھر ڈرونی اور سیاہ شکلون کا دکھائی دینا اور بھی غضب ڈھا دیتا ہی حکایت ایک روز جب میری شروع طالب علمی کا زمانہ تھا ایک صاحب کی تحریک سے حضرت شاہ سعید اللہ صاحب قدس اللہ سرہ کی خدمت مین جا کر مین نے ایک عورت کا ذکر کیا کہ وہ پہلی مرتبہ جب امید سے تھی کچھ سیاہ شکلین خواب مین دیکھکر ڈر گئی تھی اور اسقاط بھی ہو گیا تھا۔ اب وہ پھر امید سے ہے اور فلان روز ایک ہیبتناک سیاہ آدمی کو خواب مین دیکھکر پھر ڈر گئی اسوجہ سے اُسپر گمان ہوتا ہے کہ آسیب ہے اور اسوقت مین آپکی خدمت مین صرف اسی لیے بھیجا گیا ہون کہ حفاظت کے لیے کچھ تعویذ وغیرہ مرحمت ہون شاہ صاحب سچے صوفی ظاہر و باطن کے جامع عالم فاضل اور درویش کامل تھے فرمانے لگے کہ جنات کا وجود ضرور ہے مگر جنات کا دخل بہت کم ہوتا ہے اکثر یہ ہوتا ہی کہ بخارات اُٹھکر مختلف شکلین نظر آتے ہین اور خاص کر کے امید کی حالت مین مہینے کا خون بچے کے لیے جمع ہونے سے سیاہ ہو جاتا ہی اور اُس سے جو بخارات اُٹھتے ہین وہ بھی سیاہ ہوتے ہین اور ڈرونی شکل پیدا کر لیتے ہین عورتین ڈر جاتی ہین۔ لوگ آسیب سمجھتے ہین اور آسیب نہین ہوتا۔ شاہ صاحب کا سچا اور بے لاگ بیان آ تو گیا تھا میری سمجھ مین اُسیوقت لیکن قدر اب ہوئی اور جون جون علم اور علم کے ساتھ تجربہ اور تجربے کے ساتھ تصدیق بڑھتی گئی حضرت مرحوم کا سچا اعزاز میرے دل مین جگہہ لیتا گیا پریشان خواب دیکھنے کی دوسری وجہ تو علاج کا بس ہی اور تیسری وجہ خیالات ہین سنو سنو جو جس کام اور جس دھیان مین رہا کرتا ہی اُسی قسم کے خیالات سوتے وقت

ڈرونی

حکایت
خواب مین ڈرونی اور بھیانک صورتون کا دکھائی دینا

سلہ پریشان خواب دیکھنے کے وجوہات مین سے صرف تین وجہون جو پیشتر ہوا کرتے ہین کفایت کیجائیگی ۱۲ منہ ۲ کابوس بیماری ہی جسمین انسان خواب مین دیکھتا ہی کہ کوئی بھاری چیز اُسکے سینے پر رکھی ہوئی ہی یا اُسکو دبائے ہوئے ہی اُٹھنے نہین دیتی ور وہ ڈرکے چونک اُٹھتا ہی

اسکی نظر کے سامنے ہوجاتے ہین اور کبھی وہ خیالات اتنا زور پکڑ جاتے ہین کہ سوتا ہوا آدمی اسطرح باتین کرنے لگتا ہے کہ اور لوگ بھی سنتے اور سمجھتے ہین اور سونے پر کیا موقوف ہے زیادہ بخار اور غفلت مین بھی اسی قسم کے خیالات بندھ جایا کرتے ہین اہل مقدمات مقدمے کا حکیم مرض اور علاج کا اسی طرح ہر پیشے والا اپنے اپنے پیشے کے متعلق ہذیان یعنے آؤ باؤ بکنے لگتا ہی اور یہی وجہ ہے کہ جو لوگ دن مین جن اور بھوت کے خیال مین رہا کرتے ہین انکو انھین کے خیالات ہین جو رات کو ستاتے ہین اور یہ خیالات کچھ ایسے زبردست ہوتے ہین کہ بعضے وقت جاگتے مین بھی تنہائی یا اندھیرے مین ڈرونی اور بھیانک شکلین بنکر نظر کے سامنے آکھڑے ہوتے ہین اور حقیقت مین خیالات اور بخارات کے سوا کچھ نہین ہوتا۔ اسکی نظیر ایسی ہے جیسے احول یعنے بھنگا کبھی ایک چیز کو دو دیکھ لیتا ہی اور کبھی انتیس کا چاند دیکھنے والے کی نظر مین چاند کی خیالی صورت پھر جاتی ہی۔ الحاصل اختناق کے علاوہ ہمنے دو علتین اور بیان کین ہین جنکے سبب آسیب کا گمان ہوجایا کرتا ہے **اول مالیخولیا اور دوسرے ڈرونی صورتون کا دکھائی دینا**

لیکن غور کیجیے تو یہ دونون قسم کی بیماریان بھی کبھی مرد کی جدائی سے ہوجایا کرتی ہین مالیخولیا تو اسلیے کہ مرد کی جدائی سے کبھی سودا زیادہ بڑھ جاتا ہے اور سودا کے زیادہ بڑھنے سے مالیخولیا ہوجاتا ہے اور ڈرا ونی صورتین دکھائی دینے کی ہمنے تین وجہ بیان کین ہین اول کسی خلط کا بڑھ جانا دوسرے کابوس تیسرے خیال اور ان تینون پر ہم علیحدہ علیحدہ غور کرینگے تو ظاہر ہو جائیگا کہ مرد کی جدائی سے ڈرونی شکلین بھی دکھائی دیتی ہین۔ پہلے ہم خلط پر نظر ڈالتے ہین واضح ہو کہ ہندوستان کی عورتون کو پریشان اور ڈرونے خواب دکھائی دینے کے سبب اکثر دو خلط ہوتے ہین۔ ایک بلغم اور بلغم سے زیادہ سودا (جنکے بخارات اٹھکر سفید اور سیاہ شکلون پر نظر آتے ہین) اور ان دونون خلطون کے بڑھ جانے کا سبب کبھی مرد کی جدائی ہوا کرتی ہے یعنے مرد کی جدائی سے کبھی بلغم بڑھ جاتا ہے اور کبھی سودا بلغم بڑھنے سے بخارات سفید اور سودا بڑھنے سے سیاہ شکل پر دکھائی دیتے ہین تو معلوم ہوا کہ مرد کی جدائی سے کبھی

سفید اور کبھی سیاہ شکلین دکھائی دیتی ہین اب کابوس کو دیکھیے کابوس کبھی سر مین دفعۃً شدت کی سردی پہونچنے سے ہوجاتا ہے اور اکثر اُن بخارات غلیظ اور خام سے ہوتا ہے جو خون یا بلغم یا سودا سے اُٹھکر مقدم دماغ تک چڑھتے ہین وہان اور زیادہ غلیظ ہوکر پلٹ پڑتے ہین اور جوہر دماغ و نیز زبان اور پلک وغیرہ کے عضلات پر آگرتے ہین - اور جو بخارات زیادہ غلیظ اور سرد ہوتے ہین سینے اور پھیپھڑے مین پہلے ہی سے بھر رہتے ہین مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بھاری چیز اُسکو دبائے ہوئے ہے اور جنبش نہین کرنے دیتی لیکن ہندوستان مین خون کا غلبہ بہت کم ہوتا ہے یہان کابوس کا سبب اکثر بلغم اور سودا ہوتا ہے اور یہ معلوم ہوچکا ہے کہ کبھی بلغم بڑھ جاتا ہے مرد کی جدائی اور اُسے کبھی سودا پس ثابت ہوا کہ مرد کی جدائی سے کبھی کابوس بھی ہوجاتا ہے جسمین نہایت سخت خوفناک خواب دکھائی دیتے ہین ف میان صاحب بیچارے کیا جانین وہ تو جھٹ سے بھوت اور خبیث پکار اُٹھینگے - خیال مین اب طوالت دیکر ہم ناظرین کی سمع خراشی نہ کرینگے صرف اسقدر کہنے پر کفایت کرینگے کہ خیال اشتعال کرتا ہے اور آتش پر روغن کا کام دیکر بے اُڑتا ہے ف بیوہ جب کبھی اس قسم کی بیماریون مین جنکا ہم ابھی تک ذکر کرتے آئے ہین گرفتار ہو تو سمجھ لیجیے کہ اسکا سبب اُسکا نکاح نہونا ہی ایسی حالتمین ہمدردی اور خدا کا خوف کرکے جہانتک جلد ہوسکے اُسکا نکاح کردیجیے

تو دانی دگر بعد ازین والسلام	منت انچہ حق بود گفتم تمام

سنو سنو مین جنات کے وجود سے انکار نہین کرتا - اور کیونکر کرسکتا ہون جنات کا وجود قرآن و حدیث سے ثابت ہے لیکن جنات کا خلل بہت کم ہوتا ہے شاید لاکھون مین کسی ایک کو ہو اور دھوکا بہت کثرت کے ساتھ ہوتا ہے - ہمنے بہت لوگون پر آسیب کا خلل سُنا مگر دیکھا تو مرض کے سوا کچھ نہ پایا - دوا کی کامیابی ہوئی سچ ہے جس خدا نے مرض پیدا کیا ہے اُسی نے دوا مین بھی اثر رکھا ہے سنو سنو خدا کے کلام مین دین اور دنیا کے سب فائدے ہین جسطرح وہ باطنی مرض دل کی سیاہی کو دھوکر صاف کردیتا ہے اُسی طرح ظاہری امراض کو بھی نیست و نابود کرسکتا ہے - کلام ہے تو

اسمین ہے کہ عموماً پیرزادے اور کم بضاعت لوگ وہ عمل کرتے ہین وہ وہ دعائین گڑھتے ہین جو شرعاً اور عقلاً ناجائز اور ممنوع ہین - کبھی کبھی کوئی آیت حدیث بھی لکھی تو اُسکے ساتھ کچھ ایسے نام اور الفاظ لکھ مارتے ہین جنکے معنی اور مطلب شاید اُنھین کو معلوم ہون - نہین نہین وہ بھی نہین جانتے ہین وہ زبان سے پڑھتے ہین - قلم سے لکھتے ہین مگر سمجھنے سے کوسون کیا منزلون دور پڑے رہتے ہین اور جبتک کسی دعا کے معنی معلوم نہون پڑھنا اور لکھنا بھی ناجائز ہے - خدا جانے اسمین شیاطین کے نام ہون اور اُنسے مدد مانگی گئی ہو -

اب اسمین غور کرنا چاہیے کہ آسیب کا خیال غالباً عورتون پر کیون زیادہ ہوا کرتا ہے - میری سمجھ مین اسکی کئی وجہ ہین اول یہ کہ ذرا ذراسی بیماری کو وہ آسیب سمجھ لیتی ہین اور خاص کر کے وہ بیماری جسکی نظیر اُنھون نے کبھی دیکھی نہو دوسرے یہ کہ عورتین رقیق القلب ہوتی ہین ذرا بات مین خوف کھا جاتی ہین اور خوف کو آسیب کہ لیتی ہین تیسرے یہ کہ اُنکو جن پریت کا ہمیشہ خیال رہتا ہے اسی خیال مین خیالی صورتین اُنکو ستاتی ہین - غرض اسی طرح اور بھی وجوہات ہین مگر سب مین زیادہ قوی اختناق رحم ہے جسکو دیکھکر صرف عورتین نہین بلکہ اچھے اچھے چکر کھا جاتے ہین اور اختناق رحم عورتون کے سوا مردون کو ہو نہین سکتا اور خاص کر کے جوان جہان ہوا اور بچے پیچھے تو ہاتھ ہی پاؤن دھوئے پڑا رہتا ہے مگر افسوس کہ ہماری قوم جن کا نام سُنے بغیر مانتی ہی نہین نہ اُسکی تسکین ہوتی ہے خیر قوم کی خاطر ہمکو نہایت عزیز ہی سمجھیے ہم یہ بھی بتائے دیتے ہین مگر شرط یہ ہی کہ ہمارا بتایا عمل بھی پڑھیے ورنہ پڑھیگا تو ہمین کیا آپ خود ہی خطا کھائیے گا - اے حضرات اس زبردست اور بڑے جن کا نام اختناق جنی ہے اور اسکے دفعیے کا سہل الوصول اور نہایت مجرب عمل نکاح ہے - آپ کو آپکے خدا ہی کی قسم جھٹ سے نکاح کا عمل پڑھکر دم کر دیجیے اور قدرت خدا کا تماشا دیکھیے آسیب یعنی اختناق جنی ابھی ابھی سر پر پاؤن رکھکر ایسا بھاگتا ہی کہ پھر پتا ہی نہین ملتا - خدا جانے کہان سے کہان جا دم لیتا ہے حکایت ایک عورت کو اختناق رحم کا عارضہ بڑے زور شور سے ہوا جسمین وہ وہ عجیب و غریب حرکات نمایان ہوتے کہ دیکھنے سننے والون کے ہوش دنگ ہو جاتے اچھون

رچھون کی عقل چوکڑی بھول جاتی اور بھٹکتی پھرتی انجام یہ ہوتا کہ آسیب اور خبیث مان لینا پڑتا
اور مرض کیطرف کبھی اُنکا وہم بھی نہ جاتا۔ مختصر یہ کہ چند روز مین عورت مرد سب لوگ جنکے خیال
کبھی جہالت اور نادانی کے جیلخانے سے باہر نہ نکلے تھے جنہون نے کبھی دانائی کے معمور شہر کی سیر کی تھی
علم کے پُرفضا صحرا کی ہوا نہ کھائی تھی وہ ہا مان کر آسیب ہونے پر آمنا و صدقنا کہنے لگے چنانچہ چلّے
وغیرہ ہر طرح سے دفعیہ ہونے لگا اور جہانتک مقدور تھا کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا گیا کئی برس تک
یہی جھمیلا رہا اور کچھ نہوا نہ دفع ہونا تھا نہ ہوا اور ہوا کس سے نکاح سے۔ اب دیکھو تو جن ہے
نہ خبیث ہی سب کے سب اُڑن چھو ہوگئے کئی برس نکاح کے گذر گئے اور میان بی بی دونون
خدا کے فضل سے اچھے بھلے ہین کیسکا بال تک بیکا نہوا۔ بے شبہہ نکاح قدرتی دوا ہے اور کیسی دوا
کہ تیر بہدف ہے سچ ہے ہر مرض کے لیے دوا ہے اور اس مرض کی دوا نکاح ہے۔ اب ذرا
شیطانی آفت پر جو نہایت نازک اور غضب نے ہر کی سمجھائی ہے غور کرو اور اللہ کے غضب سے ڈرو

پانچوان باب شیطانی آفت کے بیان مین جسمین تین مقام ہین

افسوس ہاے افسوس ہمکس رانڈون پر ایک مصیبت ہو تو کہی جاے صدہا مصیبتین ہین
کس کس مصیبت پر رویا جاے ایک جان اور ہزار آفت کا معاملہ ہے خیر اور سب آفتین تو ایک طرف
اور شیطانی آفت ایکطرف شیطانی آفت وہ بلا کی آفت ہے جسکے سامنے سب آفتین بالاے طاق رکھی جاتی
ہین اور وہ تن تنہا سب کو گردبرد کر دیتی ہے۔ ہاے ان کمزورون کو شیطان ایسے سرکش کے لٹیرے
لشکر سے مقابلہ کرنا پڑتا ہی ہاے اس اجمال کی تفصیل لکھتے ہوے قلم تھرایا جاتا ہے اور اسکا کلیجہ
پھٹکر دو ٹکڑے ہوا جاتا ہے مگر صرف اس امید پر کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اللہ نے اسکو
دور اندیش عقل عنایت فرمائی ہے وہ آیندہ اور موجودہ سب خرابیون کو سوچ سکتا ہے وہ بھی
بڑی مشکلون کی گتھیان سُلجھا سکتا ہے شاید اسکو عبرت ہو اور غیرت آجائے تو اپنے بنی نوع کی
حمایت پر کمر باندھے اپنے اور اسکے نفع کی بات سوچے اپنی قیمتی تدبیر سے جانی
دشمنون کو جو کمزورون سے زیادہ انمول عزت کے خواہان ہین مار ہٹائے" وہ غریب

قلم بہ ہزار بیحیائی و روسیاہی لیکن نہایت خوش نیتی سے لکھنے پر مجبور ہے الحضرات قلم اسوقت شدت سے رقیق القلب ہو رہا ہے خوف و نیز شرم سے اسکا رنگ اڑا جاتا ہے وہ نہایت عاجزی سے ہر ایک کی عزت و آبرو کے لیے دعائیں مناتا ہوا سجدے کرتا ہوا سر کے بھل چل رہا ہے۔ پھر یہ کھٹکا کہ جس اچھی قوم کے لیے جانفشانی کرتا ہی اسمین کچھ لوگ ایسے بھی ہون گے جو الٹے اسی کا سر کاٹنے پر تیار ہو جائینگے" اور کبھی قلم کو دہلائے ڈالتا ہے مگر وہ جوانمرد اپنی دُھن کا پکا لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ کا مصداق اپنی جان پر کھیلے منزل مقصود تک پہونچے بغیر کب دم لیتا ہی ہان ٹھہرتا ٹھہرتا دم لیتا ہوا اس کٹھن منزل کو وہ تین مقام مین طی کریگا۔

پہلا مقام شیطان کی عداوت اور اوسکے مکر و فریب مین

اے میرے بھائی بہنو۔ شیطان لعین جو تمہارے باپ حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام کا سجدہ[۱] نہ کرنے کے سبب راندہ گیا وہ تمہارا اجانی دشمن ہی وہ بنی آدم کو بھی اپنا سا مردود بنایا چاہتا ہے۔ وہ ضعیف نہین قوی ہی وہ تن تنہا نہین اسکے ساتھ بہت بڑا اور غارت گر لشکر ہے۔ وہ اپنے لاو لشکر سمیت چھپ چھپ کر انسان ضعیف البنیان پر حملے کرتا ہے اور دکھائی نہین دیتا وہ ہمکو مارتا پیٹتا کچھ نہین مگر افسوس کہ جو آفت جوت رہا ہے وہ مار پیٹ مین کہان ہی وہ تو ہمارے دلون کو تہ و بالا کرکے لوٹے لیے جاتا ہے۔ وہ ہمارے دل پر ایسا منتر پڑھتا ہے کہ ہم خود ہی اپنے آپ کو جہنم مین جھوک دینے کے لیے تیار ہو جاتے ہین۔ ای صاحبو تم اسکو آنکھ سے نہین دل سے دیکھ سکتے ہو تم اسکو توپ اور بندوق سے نہین عقل کے زور سے

[۱] اللہ کے حکم سے سب فرشتون نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا مگر شیطان نے انکار کیا وہ نکالا گیا۔ واضح ہو کہ یہ سجدہ فی الحقیقت آدم علیہ السلام کے لیے نہین بلکہ اللہ کے لیے تھا حضرت آدم صرف قبلہ بنا دیے گئے تھے جیسے ہم مسلمان اب خانہ کعبہ کیطرف سجدہ کرتے ہین لیکن کعبے کے لیے نہین کرتے بلکہ خدا کے لیے۔ اگر نعوذ باللہ ہم کعبے کا سجدہ کرین تو ہم کافر ہو جائیں مختصر یہ کہ سجدہ خدا کے سوا کسی کے لیے ہرگز ہرگز جائز نہین ہی۔ اور اب خدا نے اپنا سجدہ کرنیکے لیے صرف کعبے کیطرف حکم دیا ہے اسلیے کعبے کے سوا کسی اور طرف منہ کرکے بھی سجدہ کرنا جائز نہین ہی۔ اگرچہ کسی وقت بیت المقدس بھی قبلہ بنا دیا گیا تھا مگر اب وہ حکم منسوخ ہی ۱۲ منہ

پہلا مقام شیطان کی عداوت اور اوسکے مکر و فریب مین

اڑا سکتے ہو۔ حق سبحانہ وتعالے نے نورانی عقل کا وہ زبردست آلہ تمکو عنایت فرمایا ہی جسکے ذریعہ سے باوجود مشتِ خاک اور کمزور ہونے کے کرورون شیطان پر غالب آسکتے ہو۔ جو لوگ اس قدرتی خدا کے دیے ہتیار کو زنگ و مورچے سے پاک وصاف رکھتے ہین شیطان ایسے باغی اُنکے پاس نہین پھٹکنے پاتے ہین اور یہی وجہ ہے کہ شیطان حضرت عمر کے سایہ سے بھاگتا پھرتا تھا اور اُسکے جال مین وہی لوگ (اور افسوس کہ اُنکی تعداد بہت زیادہ ہے) جا پھنستے ہین جو عقل کا روشن چراغ بجھا کر نادانی کے اندھیرے مین اور نافرمانی کے میدان مین چکر لگاتے پھرتے ہین۔ اے اولاد آدم خوب سمجھ لو وہ تمھارا کھلا دشمن ہی وہ بُری باتین بتاتا ہی وہ تمھاری ہر رگ وپے مین چلتا پھرتا ہی۔ حق سبحانہ وتعالے بارھوین پارے سورہ یوسف کے پہلے رکوع مین فرماتا ہے۔ اِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ترجمہ بے شبہہ شیطان انسان کا کھلا ہوا دشمن ہی۔ اور اٹھارھوین پارے مین سورہ نور کے تیسرے رکوع مین فرماتا ہے يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ط وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ط ترجمہ ای ایمان والو نچلو تم شیطان کے قدمون پر اور جو چلیگا شیطان کے قدمون پر تو بیشبہہ وہ بیحیائی بتائیگا اور بُری بات۔

اور پچیسوین پارے سورہ زخرف کے رکوع مین کمال مہربانی سے فرماتا ہے۔ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ترجمہ یہ سیدھی راہ ہے اور نروکنے پائے تمکو شیطان یعنے سیدھی راہ سے بیشبہہ وہ تمھارا کھلا دشمن ہے مشکوۃ شریف وسوسے کے باب مین صحیحین سے حضرت انس کی حدیث مین روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ یعنے شیطان آدمی کی رگون مین خون کی طرح دوڑتا ہی[۱] سنو سنو شیطان کو بہت سے مکر وفریب یاد ہین وہ رات دن اسی فکر مین رہتا ہی کہ جسطرح ہوسکے انسان کا دین و دنیا برباد کرے۔ بڑے بڑے اکھیڑ جہنم

[۱] شیطان کی عداوت چونکہ سب لوگون پر ظاہر ہی اسوجہ سے اور زیادہ آیت وحدیث لکھنے کی ضرورت نہین ہی ۱۲ منہ

جیسے بھڑکتے تنور کا کندہ بنائے۔ وہ جہان اور جس مکر کا موقع پاتا ہے جھٹ کر گذرتا ہے۔ پہلا مقصد تو اُسکا یہ ہے کہ جہانتک ہو سکے سچے معبود کے سوا جھوٹے معبودون کی پرستش کرائے جنکو معبود حقیقی نے اور ساری مخلوق کی طرح پیدا کیا ہے اُنکے سامنے سر جھکائے پھر اسکے بعد اور باقی بڑے بڑے گناہون کا مزہ چکھانیکا قصد کرتا ہے جسمین سے ایک زنا ہے۔

دوسرا مقام زنا کی مذمت مین

زنا وہ برا فعل ہے جو شرع اور عرف دونون مین روسیاہ اور ذلیل کرتا ہے جسکی قباحت لڑکے سے لیکر بڈھے تک اور رذیل سے لیکر شریف تک سب قومون مین ظاہر کیا اظہر من الشمس ہے جسکی مذمت قرآن و حدیث مین بہت آئی ہے مین نظیر کے لیے صرف ایک آیت اور ایک حدیث پر کفایت کرتا ہون۔ پندرھوین پارے مین سورۂ بنی اسرائیل کے چوتھے رکوع مین ہے وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا ترجمہ اور پاس نہ جاؤ زنا کے۔ وہ ہے بیحیائی اور بری راہ ف زنا در کنار اللہ پاک نے زنا کے پاس جانیکو حرام کر دیا۔ اور فی الحقیقت غور کی نگاہ سے دیکھا جائے تو اسکی بنا بہت بڑی احتیاط اور دور اندیشی پر ہے۔ صحیح بخاری کتاب الحدود باب الزنا مین روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ترجمہ جسوقت بدکار زنا کرتا ہے اسکا ایمان نہین رہتا ہے۔ چونکہ زنا بہت بڑا گناہ ہے اسلیے شرع شریف مین اسکی سزا[1] بھی بہت سخت مقرر کی گئی ہے یعنے جس عورت یا مرد کی شادی نہوئی ہو یا ہوئی ہو اور ملاقات نہوئی ہو اسکے لیے یہ سزا ہے کہ سو کوڑے لگائے جائین اسمین کمی نکی جائیگی وہ مرے چاہے زندہ رہے۔ اور جس عورت یا مرد کی شادی ہو گئی ہو اور ملاقات بھی ہو چکی ہو چاہے ایک ہی مرتبہ ہوئی ہو اسکے لیے یہ سزا ہے کہ پتھرون سے مارتے مارتے اسکو مار ڈالین۔ زنا وہ فعل بد ہے جو

[1] لیکن سزا دینا کام حاکم وقت کا ہے ۱۲ منہ۔

حضرت آدم سے تا ایندم ممنوع اور معیوب ہورہا ہے۔

حکایت ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد بزرگوار حضرت عبد اللہ کا ایک طرف گذر ہوا راہ مین ایک عورت ملی جو بدکار نہ تھی بلکہ آسمانی کتابین پڑھی ہوئی تھی جون ہی اُسکی نظر حضرت عبد اللہ کی پیشانی پر جا پڑی سمجھ گئی کہ نور نبی آخر الزمان کا انکی پیشانی پر دمک رہا ہے۔ شیفتہ ہوگئی اور چاہا کہ جسطرح ممکن ہو اُنکو اپنے پیٹ مین لے لون اور خاتم النبیین کی مان بنون۔ چنانچہ عبد اللہ سے کہنے لگی کہ آج کی رات تم میرے پاس رہو تو مین تمکو سو اونٹ دیتی ہون۔ ”حضرت عبد اللہ نے فرمایا اَمَّا الْحَلَالُ فَلِيْ وَاَمَّا الْحَرَامُ فَالْمَوْتُ عِنْدَهٗ یعنے اگر تو حلال چاہتی ہے تو میرے تیرے درمیان مین ہے نہین اور اگر حرام چاہتی ہے تو اس سے مرجانا بھتر ہے سچ ہے زنا ایسا ہی روسیاہ کام ہے۔ مگر افسوس کہ شیطان اسطرف مائل کرنے مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھتا ہے اسکے لیے کیا کیا مکر و فریب نہین سوچتا ہے اُسنے ایک بہت بڑا مکر یہ سوچا ہے کہ رانڈو نکا نکاح معیوب بتا دیا ہے

تیسرا مقام شیطان اور بیواؤن کی لڑائی اور شیطان کے غالب پڑنے کے بیان مین

اے میرے عزیز بھائی بہنو کان رکھ کے جی لگا کے سُنو اور سوچو سمجھو یہ پُر درد قلم تمہارے فائدے کے لیے کیا رو تا ہے۔ تمھین یاد ہوگا پہلے مقام مین ثابت ہوچکا ہے کہ شیطان اپنے لاؤ لشکر سمیت انسان پر حملے کرتا ہے اور اسکا دل لوٹنا چاہتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوچکا ہے کہ اُس زبردست دشمن کی روک صرف عقل کے زور سے ہوسکتی ہے۔ پس غور کر کے دیکھو جو بیوہ جیسا ہی جوان ہوگی ویسا ہی جوانی کے نشے مین چور ہوگی اُمنگ مین بھری ہوگی اور اُسکی خواہش نفسانی زور و شور کر رہی ہوگی اور جب خواہش نفسانی نے اس حالت مین زور کیا تو ممکن ہے کہ عقل کو دبا ڈالے ورنہ کمزور تو ضرور ہی کر دیگی اور جب کہ عقل جو شیطان

سلہ لی کا امالہ ہے ۱۲ منہ۔

کی مار ہٹانے والی تھی دب گئی تو عورت بے ہاتھ پانون کی رہگئی اور عقل کمزور ہوئی تو عورت
بھی کمزور ہوئی حاصل یہ کہ بیوہ جیسا ہیجان ہوگی ویسا ہی شیطان کے مقابلے مین کمزور اور
بے ہاتھ پانون کی ہوگی پس ای بھائی بہنو ذرا انصاف کر کے مجھین غور کرو ایسا موقع پاکر
شیطان ایسا دشمن کب کا چوک رہنے والا ہے وہ اسوقت مین کیا کیا آفتین ڈھانیکی فکرین نہ
کرتا ہوگا وہ جوان بیواؤن پر کیسے کیسے حملے نہ کر گذرتا ہوگا کیا کیا وسوسے نہ دلاتا ہوگا اور
کیا کیا جادو بھرے منتر نہ پھونکتا ہوگا پھر وہ تنہا نہین اُسکے ساتھ اُسکا غارتگر لشکر بھی غریب بیوہ
کا دل لوٹنے کے لیے لوٹا پڑتا ہوگا خدا جانے ایسے بُرے وقت اور کش مکش مین اُس
بیچاری کا کیسا بُرا حال ہوگا - اور وہ شیطان دفع کرنے والا آلہ (عقل) جو نکاح ثانی نہونے
کے سبب کند ہو رہا ہے جسمین شہوانیت کا مورچہ لگا ہوا ہے اسوقتمین کیا کام دے
سکے گا ذرا ترس کھا کر دیکھو اس مورچہ لگے کند ہتھیار سے اتنے کافرون کو دفع کرینین کیا
مصیبتین کیا کیا سختیان اُسکے دل پر نہ گذرتی ہونگی پھر اسپر یہ طرہ ہے کہ اُس بیچاری کا دل بھی
ڈانوان ڈول ہو رہا ہے کیونکہ ادھر نفس اَمّارہ پہلو مین بیٹھا بھتیری گھونسے لگا لگا اور بھی ورغلاتا جاتا ہے
پھر ایسی نازک حالت مین کوئی یار ہے نہ مددگار ہے نہ آئندہ کے لیے کچھ امید ہے - کاش اُس
مظلومہ کو یہی امید ہوتی کہ عنقریب نکاح ہونے سے اُسکی مدد پہونچ جائیگی اُسکے عقل کی
تلوار پر صیقل آجائیگی تب بھی ممکن تھا کہ جی مضبوط کر کے نہایت استقلال کے ساتھ ان سب
لٹیرون کو مار ہٹاتی - اُف اُف[1] ابتو دل اختیار سے نکلا بھاگتا ہے - ہاے افسوس
کیا لکھون ہاتھ بے قابو ہوا جاتا ہے - ہاے اس ضیق کی حالت مین اُسپر کیا کیا
نہ آفتین گذر جاتی ہونگی ہاے اتنے زبردست دیوون کی سخت لڑائی مین وہ کیونکر سر ہوگی
ای میرے حافظ حقیقی اس بیکسی مین تیرے سوا کون ہے - تو ہی ان بیچاریون پر رحم

[1] ناظرین اسکو مبالغہ نہ سمجھین فی الحقیقت یہ مضمون لکھتے وقت مصنف کا یہی حال تھا بلکہ یہ دو چار جملے نہایت بیتابی مین لکھے گئے اور پھر قلم آگے نہ چل سکا مجبور ہو کر اُٹھا رکھنا پڑا اور دوسرے روز لکھنے کا اتفاق ہوا ۱۲ منہ

فرماتے دم تک باعزت وآبرو رکھے اور انکے عقل کے بجھے چراغ کو نکاح سے روشن کردے

بیوہ کو شیطان اپنے پہلوانون کے اکھاڑے مین اتار دینے پر ملامت ۱۲

الحضرات اس بے بسی کے وقت مین ایک نوجوان مگر دل کی ناتوان بیوہ کا امتحان لینا اور اسکو صدہا شیاطین سے سرکش پہلوانون جانی دشمنون کے اکھاڑے مین اُتار دینا اور خود آپ بیٹھ کے تماشا دیکھنا بڑی غیرت کی بات ہو۔ اسوقت مین خدانخواستہ خدانخواستہ کیا اس بات کا احتمال نہین ہو کہ وہ شیطان اُسپر غالب آجائین اور تباہ کرڈالین کیا یہ ممکن نہین ہو کہ ابلیس کی جادو بھری باتین اسکے دل پر اثر کرجائین۔ کیا یہ ممکن نہین ہو کہ جوانی کے جنون مین دیوانی ہوکے اور شہوانیت کے نشے مین مستانی بنکے حرام کا پیالہ پی لین اور زبردست بھوک کی شدت مین پیچ وتاب کھاکر سور کھا بیٹھین۔ افسوس ہاے افسوس اگر یہی خوشی ہو تو اُن بیچاریون کا خدا ہی حافظ ہو۔

سلطان عقل اور باغی شیاطین کی لڑائی ۱۲

باپ بھائی مان بہنون نے تو اپنی طرف سے کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا کچھ بُرے کام پر مائل ہی نہین کیا بلکہ مجبور کر چھوڑا۔ اب خوش قسمتی سے وہ بچ جائین تو انکی تقدیر ہے۔ ہمنے مانا کہ وہ نہایت استقلال سے اپنی عقل کے زور سے دشمنون کے زبردست حملے رول ہین ہین اور شرم وحیا کا وزیر سلطان عقل کو مدد دے رہا ہو مگر کیا یہ ممکن نہین ہو کہ عقل کا بادشاہ لڑتے لڑتے تھک جائے اور وہ باغی شیطان اسکو قید کرلین شرم وحیا کے وزیر کو شہید کرڈالین اور زنگ آلود ہتھیار کو توڑ ڈالین۔ ہمنے مانا کہ ہر آدمی کے ساتھ فرشتہ بھی ہو جو اسکو نیک کام کی ہدایت کرتا رہتا ہو اور بُرے کام سے نفرت دلاتا ہے اور یہ فرشتہ آدمی کو بڑی بڑی لغزشون سے بچاتا ہو مگر یاد رہے کہ وہ صرف سمجھا سکتا ہو۔ کچھ ہاتھ پکڑ لینا اسکا کام نہین ہو۔ کیا یہ ممکن نہین ہو کہ وہ عورت جو نکاح سے مایوس ہورہی ہو شیطان کی میٹھی میٹھی باتون کے بھلاوے مین آکر بو کھلا جائے۔ ملہم غیبی یعنے فرشتہ ہزار سمجھائے مگر وہ ایک نہ سنے اور جو شیطان سکھلائے وہ کرگذرے۔ خاص کرکے اُسوقت مین کہ نفس امارہ ایسا جاسوس گھر کا بھیدی ہو جو سوتے جاگتے ہر وقت اُسکے دل مین

رہتا ہو۔ دشمنون سے ملکر اور بھی افسون پڑھتا ہو مثل مشہور ہے گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے ۔
ایحضرات اس خطرناک پُر آشوب وقت مین کرورون سے زیادہ عزت و آبرو کی حفاظت
نہ کرنی خدا کی دی عقل سے تدبیر نہ کرنی اور آئندہ خرابی کو سوچ کر پہلے سے پیش بندی نہ کرلینی کمال
نادانی کی بات ہے۔ ہمنے مانا کہ آپ لوگ ایکطرح کی حفاظت کرتے ہین یعنے اُنکو پردے سے
رکھتے ہین اور یہی وجہ ہے کہ تمھاری بہن۔ بہو اور بیٹیان اپنی عزت و آبرو بچانے مین کامیاب
رہتی ہین اور جو پاکدامنی تمھاری قوم مین ہے وہ کسی اور مین نہین ہے لیکن تاہم نکاح کردیے بغیر
کیا ہمکو بیواؤن کی طرفسے اطمینان ہوسکتا ہے نہین نہین ہرگز نہین۔ کیا کبھی کبھی
شاذ ونادر متوحش خبرین ہمکو سُنا نہین دیتی ہین کیا بُری بُری آوازین ہمارے دلپر چوٹ لگانیوالی
گاہ گاہ ہمکو پریشان نہین کردیتی ہین کیا یہ سچ نہین ہے کہ جب عورت اور مرد نامحرم یکجا
ہوتے ہین تو ابلیس تلبیس کرتا ہے ایلچی اور دلال بنجاتا ہے ایک کا پیغام دوسرے کو پہونچاتا ہے
ایک کی محبت کا افسون دوسرے کے دلمین پھونکتا ہے اور نفس امارہ کو اپنا معین اور نائب بنالیتا ہے
اب کیا ہی شیطان کی بن پڑی۔ اُسکی پانچون گھی مین۔ ادھر اسنے بہکایا اُدھر نفس امارہ جوش خروش
مین آیا اور شوق بڑھا تب اُستاد[۱] شاگردنے ملکر وہ جادو بھرا اثر ڈالا کہ انسان سے عقلمند کو دم کے دم
مین بھیڑ اپنا چھوڑا۔ اور جوانی کے نشے مین دیوانگی کی چُسکی دے ہی دی عقل وہ بھی سلب کرلی۔ گویا سمند ناز پہ
اک اور تازیانہ ہوا الغرض عورت مرد دونون کو اپنے قبضۂ قدرت مین کرلیا۔ جدھر باگ پھیری پھر گئے اور جہان
سے موڑا مڑ گئے درم ناخریدہ لونڈی غلام بنگئے۔ شرم ہے نہ حیا ہے دیکھو تو اُنگلی کے اشارے پر
لگے ناچنے ع مے بردہر جاکہ خاطر خواہ اوست ۔ خصوصاً وہ جوان جوان عورتین جو رانڈ ہین
بیوہ ہین پیاسی ہین پیاس کی شدت مین باولی ہین جنکو بھلے اور بُرے کی پروا مطلق نہین
رہی جسپر یہ طرہ ہے کہ پاک صاف پانی کی اصلا امید نہین گو تڑپتے تڑپتے مر کیون نہ جائین سہی ۔
سنو۔ سنو۔ یہ عورتین ایسی مایوسی کی حالت مین پلید اور سڑے پانی کو اگو زہریلا کیون نہو آب

ن
شیطان کا ایلچی اور نفس امارہ کا معین ہو کر انسان کو اپنے قابو مین کر لینا

[۱] اُستاد سے مراد شیطان ہے اور شاگرد سے مراد نفس امارہ ہے ۱۲ منہ

حیات سمجھکر نوش جان فرمالینے مین کچھ بھی تامل نہ کرینگی دیکھو دیکھو ابلیس نابکار نے کیسا سمان باندھا النساء حبالة الشیطان[1] عورتون کو اپنا جال بناکر کیسا بڑا شکار مارا۔

اچھے بھلے نکاح ثانی کو خراب اور خراب رسم و رواج کو جو درحقیقت سم قاتل ہے شرافت کا تمغہ بناکر عورت اور مرد ہر ایک کو دوسرے کی طرف جھکاکر زنا ایسے گناہ کبیرہ مین پھنسادیا۔ ہے ہے دین و دنیا دونون سے گئے۔ نہ اِدھر کے ہوئے نہ اُودھر کے ہوئے۔

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ[2]

مشکوٰۃ المصابیح کتاب النکاح باب النظر الی المخطوبۃ وبیان العورات کی فصل ثانی مین ہے۔ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَۃٍ اِلَّا کَانَ ثَالِثُھُمَا الشَّیْطَانُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی مرد یعنے نامحرم تنہا ہوتا ہے ساتھ کسی عورت کے تو تیسرا شیطان ہوتا ہے روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ مین اسی حدیث کی شرح مین ہے۔ وَالْمَعْنٰی یَکُوْنُ الشَّیْطَانُ مَعَھُمَا وَیُھَیِّجُ شَھْوَۃَ کُلٍّ مِنْھُمَا حَتّٰی یُلْقِیَھُمَا فِی الزِّنَا ترجمہ شیطان کے تیسرے ہونیکے معنی ہین کہ شیطان اُن دونون کے ساتھ ہوتا ہے اور دونون کی شہوت کو ابھارتا ہے یہانتک کہ زنا مین دونون کو ڈالدیتا ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح مین اسی حدیث کے بعد ہے عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوْا عَلَی الْمُغِیْبَاتِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنْ اَحَدِکُمْ مَجْرَی الدَّمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مت داخل ہو تم اون عورتون پر جنکے خاوند اُنسے غائب ہون یعنے کہین باہر گئے ہون اسلیئے کہ شیطان چلتا ہے تمھارے ہر ایک کے خون کے چلنے کی جگہ (یعنے رگون مین)۔

[1] ترجمہ عورتین شیطان کی جال مین ہین ۱۲ منہ [2] ترجمہ دنیا مین نقصان ہوا اور آخرت مین نقصان ہوا یہ کھلا نقصان ہے ۱۲ منہ

مرقات اور لمعات مین اسی حدیث کی شرح مین ہے۔
ای الاجنبیات التی غاب عنھن ازواجھن وتخصیص المغیبات بالذکر لشدۃ اشتیاقھن الی الوقاع وارتفاع المانع قولہ مجری الدم ای مثل الجریۃ فی بدنکم من حیث لاترونہ ولا تدرونہ

ترجمہ یعنی تم اُن عورتون پر مت داخل ہو جو نامحرم ہین جنکے خاوند اُنسے غائب ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص کر کے خاوند غائب ہونیوالیون کا ذکر اسلیے فرمایا کہ اُنکو ملاقات کا شوق بڑھ جاتا ہے اور کوئی منع کرنے والا نہین ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مجری الدم کے یہ معنی ہین کہ شیطان خون کی طرح تمھارے جسم مین ایسا چلتا ہے کہ تم اُسکو نہ دیکھتے ہو اور نہ جانتے ہو حاصل یہ کہ مرد کو نامحرم کسی عورت کے پاس جانا درست نہین ہے۔ اُسکا خاوند پردیس گیا ہو اور چاہے موجود ہو کیونکہ فتنے کا احتمال دونون مین ہے اسی لیے پہلی حدیث مین کوئی قید نہین لگائی گئی بلکہ مطلق سب عورتون کے لیے کہا گیا مگر اس حدیث مین خاوند غائب ہونے والیون کی قید لگا کر اسوجہ سے زیادہ تاکید کی گئی کہ خاوند کی جدائی مین مقاربت کا اشتیاق بڑھ جانے سے اُنکی نسبت فتنے کا احتمال زیادہ ہوتا ہے اے ایمان والو ذرا خیال کر کے سوچو یہ عبرت کی جگہ ہے جب کہ اُن عورتون کے لیے جنکے خاوند موجود ہین یا باہر گئے ہین اور کچھ روز مین آسکتے ہین یہ اندیشہ ہو تو بیواؤن کے لیے کسقدر خوف اور خطر ہوگا جنمین فطرتی جوش کی ہانڈی اُبال کھا رہی ہو اور خاوند کی امید مطلق نہو جنکو سنسان تنہائی کی اندھیری راتون مین ہوائے نفسانی کا ظالم دیو ستاتا ہو جنکو نکاح بغیر بُری بُری گتین[1] اور تباہ حالتین آ دباتی ہون جنکو نکاح بغیر طرح طرح کے سخت اور مہلک عارضے آگھیرتے ہین جو نکاح بغیر مرتو بیماریون مین ہی ہون اور جن پری بھوت پریت کے نام سے پکاری جاتی ہون جو اپنی ہمسنون بلکہ اور زیادہ سن والیون کو خوشیان مناتے چہل بازیان کرتے دیکھ دیکھ لہلہا اُٹھتی ہون جو اپنے بھائی بہن خالہ پھوپھی اور ماموں چچا بلکہ کبھی کبھی مان باپ کو بھی عیش و عشرت

[1] اسکا بیان دوسرے باب مین ملاحظہ ہو [2] تیسرے باب مین [3] چوتھے باب مین۔

ہین دیکھ کے رو دیتی ہون۔ ہاے افسوس اسوقت انکے دل شیطانی وسوسون سے کیسے کیسے پلٹے نکھار ہے ہونگے۔ اور یہ بات بھی کچھ کم افسوس کے قابل نہین ہے کہ شیطان نے انکے ساتھ انکے عزیز و اقارب کو بھی لے ڈالا یعنی انکو برے کام کا مددگار بنا دیا کیونکہ ایسی نازک حالت مین جوان بیوا ون کا نکاح نہ کرنا گویا درپردہ انکو زنا کرانیکی ترغیب دینی ہے پھر کہین حمل رہگیا تو جھٹ پچھکے چھپکے گرانے کے لیے مستعد ہوگئے گو غریب بچہ جاندار کیون نہو سہی اور جو پیٹ نہ گرا جیتے جی لڑکا پیدا ہوا تو اُس ناکردہ گناہ کے قتل مین دریغ نہین گو گناہ کبیرہ اور قتل عمد کیون نہو سہی اے میرے اللہ یہ کیسی اُلٹی سمجھ کے لوگ ہین جو بھلے کو برا اور برے کو بھلا سمجھ شیطانی بھلاوے مین جا پڑے اور اس آیہ کریمہ کے مصداق بنگئے جو بیسوین پارے سورۂ عنکبوت کے چوتھے رکوع مین تو نے فرمایا ہے۔

وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ

ترجمہ اور رجھایا انکو شیطان نے انکے کامون پر پس روک دیا انکو راہ سے۔ اور تھے ہوشیار فائدہ یعنے دنیا کے کامون مین تو بڑے ہوشیار اور عقلمند بنتے تھے ہمچومن دیگرے نیست پر شیطان کے بہکانے سے نہ بچ سکے۔ اے میرے اللہ اگر یہ لوگ تیرا پیارا حکم مانتے بیچاری راندون کے نکاح کر دیتے تو دین و دنیا مین خراب کیون ہوتے۔ یہان رسوا کیون ہوتے وہان بھڑکتی ہوئی دوزخ کا عذاب کیون چکھتے۔ کیون یہ چکھتے کیون انکی بیوائین چکھتین۔ تو نے اپنے کلام مبلغ نظام مین اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو بڑی حکمت اور مصلحت سے فرمایا ہے۔ ان لوگون نے تیرا حکم نہ مانا تیرے حبیب صلعم کی سنت چھوڑ دی اُسی کا یہ نتیجہ اور خمیازہ ہے جو طرح طرح کی خرابیان۔ قسم قسم کی رسوائیان دین و دنیا کی بربادیان انکے پیچھے پڑگئین سچ ہے فعل بدکردہ را سزا نیست

بلبل شیراز سعدی کا قول حق ہے شعر

عزیز و اقارب کو بھی شیطان کالے ڈالا

خلاف پیمبر کسے رہ گزید	کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

ای میرے بھائی بہنو ذرا مہربانی کرکے جی لگا کر غور سے دیکھو تو بہت جلد تمھاری اچھی سمجھ مین آجائیگا کہ شرعاً عرفاً طباً اور عقلاً ہر طرح سے نکاح بیوگان کی نہایت سخت ضرورت ہے۔ انکے نکاح سے اخلاق اور چال چلن کے درست رہنے کی امید اور نہونے سے بگڑ جانیکا کھٹکا ہے۔ اگر بدقسمتی سے ہماری قوم اب بھی نہ سمجھے اور ایسی گری ہو کہ کبھی سنبھل ہی نہ سکے تو حسرت کے سوا اور کیا ہے **شعر**

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل	کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

تاہم جمادات کی طرح چپ ہو بیٹھنا ہمکو لائق نہین ہے بلکہ اپنا فرض ادا کرنا اور خدا کی دی زبان سے کام لینا ضرور ہے

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است	وگر خاموش بنشینم گناہ است

اب مین آپکو ایک دلچسپ حکایت سناؤن جسکو کتاب مرآۃ النساء سے بلفظہ نقل کرتا ہون۔ اور وہ یہ ہے۔ **حکایت** (۲۷) عظیم آباد مین ایک عورت بہت چھوٹی عمر مین بیوہ ہو گئی اُسنے ہمیشہ روزہ رکھنا اور شام کو سوکھی روٹی یا گیہون کا چوکر بھگو کر کھانا اختیار کیا دن رات قرآن شریف کی تلاوت مین مشغول رہتی۔ اسی حالت مین وہ بُڈھی ہو گئی۔ سیکڑون عورتین اسکی مرید ہوئین۔ مرتے وقت سبھون کو بُلا کر پوچھا کہ تم سچ کہو مین نے کیسی پاکدامنی اور عزت و حرمت سے اپنی زندگی کاٹی۔ سبھون نے کہا تمھارا ایسا ہونا مشکل ہے کہ کبھی کسی مرد کا مُنھ نہ دیکھا۔ ساری عمر روزہ رکھا۔ سوکھی روٹی کھائی۔ وہ بولی اب میرے دل کا حال سنو کہ جوانی سے بڑھاپے تک رات کو قرآن شریف کی تلاوت کرتے وقت کبھی میرے کانون چوکیدار کی آواز آتی تو دل یہی چاہتا کہ کسی طرح سے اُسکے پاس چلی جاؤن لیکن خدا کے خوف اور دنیا کی شرم سے بچتی رہی۔ مین تم سبھون کو نصیحت کرتی ہون کہ کبھی جوان عورت بیوہ کو بے نکاح نہ رکھنا۔

اس سے معلوم ہوا کہ عورت کیسی ہی نیکبخت پرہیزگار ہو اور کیسا ہی روکھا سوکھا کھانا

کھا دے لیکن مرد کی خواہش اُسکے دل مین ضرور ہوتی ہو نتھے -

ہمکو دعویٰ نہین ہو کہ یہ مرآۃ النسا کی حکایت خواہی نخواہی واقعی ہے۔ ممکن ہو کہ فرضی ہو اچھا فرضی سہی لیکن ہمین تو شک نہین کہ اصل واقعات کا خاکا اُتارا ہو اور ایک سچی تصویر کھینچکے دکھادی ہو۔ جسکو خدا نے ذرا بھی قانونِ قدرت پر نظر ڈالنے کی سمجھ دی ہوگی بہت جلد مان لیگا کہ ہان جوان جوان بیواؤن کی درحقیقت یہی حالت ہو بلکہ اور اس سے زیادہ نازک ہو -

پھر ہم دیکھتے ہین کہ اس قسم کی حکایتین جنمین آپسمین بہت تھوڑا فرق ہو کثرت کے ساتھ بطریق تواتر کے سنائی دیتی ہین - اور اسوقت ہمکو یقین کرنا پڑتا ہو کہ کسی نہ کسی جگہ پر ایسا واقعہ ضرور گذرا ہے - اور ممکن ہو کہ مختلف مقامات مین مختلف واقعے گذرے ہون -

منجملہ اُن حکایتون کے جو ہمنے سنے ہین ایک وہ حکایت ہو جسکو جناب شیخ نصیر الدین صاحب تعلقہ دار و رئیس اعظم مواءمہ ضلع الہ آباد نے ہمسے بیان کیا - اور اُنسے اُنکے ایک دوست نے جو غالبًا سادات بارہا سے تھے اکبر آباد مین ذکر کیا کہ اُنکی پھوپھی نہایت کم سنی مین بیوہ ہوگئین اُنکے دادا یعنے بیوہ کے والد نے بیوہ کی دلداری کے لیے گھر کا کاروبار سب اُنکے ہاتھ مین دیا - بہت دن نہ گذرنے پائے کہ باپ نے بھی انتقال کیا مگر اندرونی اختیارات سب بدستور اُنھین کو مسلّم رہے - اسی حالت مین وہ بڈھی ہوگئین - مرتے وقت اُنھون نے سارے خاندان اور برادری کے لوگون کو جمع کرکے کہا مین ایک بات کہنے والی ہون اگر تم لوگ قبول کرنیکا اقرار کرو تو کہون چونکہ وہ بہت عزت اور تعظیم کی نظر سے دیکھی جاتی تھین سب لوگون نے منظور کرلیا تب اُنھون نے کہا "تمکو معلوم ہو کہ مین کم سنی مین بیوہ ہوئی اور میرے باپ نے گھر کے تمام اختیارات مجھکو دیے تمام گھر پر افسر بنایا - مجھکو کسی چیز کی کمی نہ تھی - میرے ہاتھ کا اُٹھایا

سب پاتے تھے بظاہر تو مین تملوگون کی نظر مین بڑے عیش و آرام مین دکھائی دیتی تھی مگر آہ جو میرے دل پر ہو رہا تھا اُسکی خبر کسیکو مطلق نتھی۔ سنو دن بھر تو مین گھر کے کام کاج مین پھنسی رہتی شب کو جب چارپائی پر جاتی اُسوقت نہ پوچھو میرے دل پر کیسے کیسے فاسد خیالات گذرتے۔ ایک رات کا واقعہ ہے مین کوٹھے پر لیٹی ہوئی تھی اور ایک چوکیدار کی آواز میرے کان مین پونہچی۔ مین نہین سمجھتی ہون کہ کسطرح کی بیتابی مجھ پر طاری ہوئی یہی جی مین آیا کہ کود پڑون اور جا کے لپٹ جاؤن۔ زینے تک گئی اور پھر خدا جانے کیا سمجھ کے لوٹ آئی۔ پھر جو کان مین چوکیدار کی آواز پونہچی وہی کیفیت گذری تیسری آواز مین ضبط نہو سکا نیچے اُتر گئی دہلیز مین پونہچی قریب تھا کہ کنڈی کھولون اور نکل کھڑی ہون دفعتہً خدا کی رحمت شامل حال ہوئی۔ مین جھجھک گئی خدا کا خوف مجھپر چھا گیا۔ ساتھ ہی بھائیونکی ناک کٹنے کا خیال دل مین آیا۔ رُک رہی اور اپنی جگہ پر پلٹ آئی۔ اسکے بعد اُسنے تھی پڑھنے کہا مین اپنا حال بیان کر چکی اب تم سے اس بات پر عہد لینا چاہتی ہون کہ جب کبھی کوئی جوان عورت بیوہ ہو جاے تو اسکو مت بٹھلا رکھو۔ بلا تامل عقد کر دو۔" تمام لوگون نے عہد کیا۔ قلم دوات کاغذ منگا کر معاہدہ لکھا۔ سب کے دستخط ہوئے۔ اُسوقت سے ہمارے خاندان مین عقد بیوگان کا رواج ہو گیا اور اب بھی رائج ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین کہ ہمکو کئی طریقون سے روایت پونہچی ہے کہ عمر بن الخطاب ایک رات مدینے کا گشت کرنے نکلے اور وہ اکثر گشت کرنے نکلا کرتے تھے ناگاہ عرب کی عورتون سے ایک عورت اپنے گھر کا دروازہ بند کیے یہ اشعار پڑھ رہی تھی

تطاول هذا الليل تسري كواكبه	وارقني ان لا ضجيعا الاعبه
آج کی رات بڑھ گئی ہے ستارے سیر کر رہے ہین	اور جگا رکھا ہے مجکو اس امر نے کہ پاس کوئی لپٹنے والا نہین ہے جس سے مین کھیل کرتی
فوالله لولا الله تخشى عواقبه	لزحزح من هذا السرير جوانبه
قسم ہے خدا کی اگر اُسکے نتایج کا ڈر اسے خوف نہوتا	تو اس چارپائی کی چولین ہل گئی ہوتین

ولکننی اخشی رقیبا موکلا	بانفسنا لا یفتر الدھر کاتبہ
لیکن مین ڈرتی ہون اُس نگہبان[51] کو جو موکل ہی	ہماری جانون پراور نہین تھکتا ہی زمانہ خدا[52] کے کاتب کو
مخافۃ ربی والحیاء یصد نی	واکرم بعلی ان تنال مراتبہ
ڈرہے اپنے پروردگار کا اور حیا مجکو روک رہی ہی	اور مین اپنے خاوند کی بزرگی کرتی ہون اُسکے مرتبے کوئی ادہو نچے

یہ سنکے حضرت عمرؓ نے اپنے افسرون کو جو لڑائی پر تھے حکم لکھا کہ چار مہینے سے زیادہ باہر نہ روکا جاے یعنی چار چار مہینے پر ہر شخص کو رخصت دیدی جایا کرے۔

نیز تاریخ الخلفاء مین ہی۔ ابن جریج کہتے ہین مجکو ایسے شخص نے جسکی سچائی کی مین تصدیق کرتا ہون خبر دی ہی کہ حضرت عمرؓ گشت کر رہے تھے اتنے مین ایک عورت کو سُنا کہہ رہی تھی

تطاول ھذا اللیل واسود جانبہ	وارقنی ان لا خلیل الاعبہ
آج کی رات بڑھگئی ہی اور رات کا دامن سیاہ ہو رہا ہی	اور جگا رکھا ہی مجکو اس امر نے کہ دوست نہین ہے جس سے مین ملاعبت کرتی
فلولا حذار اللہ لا شئی مثلہ	لزحزح من ھذا السریر جوانبہ
پس اگر خدا کا خوف نہوتا جسکے برابر کوئی چیز نہین ہی	تو اس چارپائی کی پٹیان ہل رہی ہوتین

اُس عورت سے حضرت عمرؓ نے پوچھا "تیرا کیا حال ہی" بولی "حضور نے میرے خاوند کو کئی مہینے سے لڑائی پر بھیجدیا ہی اور مین اسکی مشتاق ہوئی ہون" فرمایا "کیا تو نے کچھ بری بات کا قصد کیا ہی" عرض کیا "معاذ اللہ" (یعنی ایسا نہین ہی) فرمایا "اچھا تو اپنے نفس کو قابو مین رکھ۔ تیرے خاوند کے پاس قاصد جاتا ہی" یہ کہا اور اسکے خاوند کے پاس قاصد بھیجدیا (یعنی اسکو بلا بھیجا) پھر اُم المومنین حفصہ[53] رضؓ کے پاس تشریف لیگئے اور فرمایا مین تم سے ایک ایسی بات پوچھنے والا ہون جسنے مجھے سخت پریشان کر

[51] نگہبان سے کرام کاتبین مراد ہین ۱۲ منہ [52] خدا کے کاتب سے وہی کرام کاتبین مراد ہین ۱۲ منہ [53] یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہین اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی جیسا کہ نوین باب مین آتا ہی ۱۲ منہ

رکھا ہے۔ اُس پریشانی کو تم مجھسے رفع کرو۔ یہ بتاؤ کہ عورت کتنے دنون مین اپنے خاوند کی زیادہ مشتاق ہوتی ہے۔ حضرت حفصہ نے اپنا سر جھکا لیا۔ اور شرما گئین۔ حضرت عمرؓ نے کہا فان اللہ لا یستحیی من الحق اللہ حق بات سے نہین شرم کرتا ہے۔ تب حضرت حفصہ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تین مہینے اور نہین تو چار مہینے۔ حضرت عمرؓ نے حکم لکھ بھیجا کہ "چار مہینے سے زیادہ فوجین نہ روکی جایا کرین" یعنی چار چار مہینے پر رخصت دیدی جایا کرے۔

یہ عبرت کی جگہ ہے جبکہ خاوندوالیون کو صرف تھوڑے دن کی جدائی مین یہ قدرتی جوش اسطرح بیچین کر دیتا ہے تو اس ابدی جدائی مین کم سن اور نوجوان بیواؤن کا خدا جانے کیا برا حال ہوگا۔ پھر حضرت عمرؓ کو دیکھیے صرف ایک عورت کا جوش اور پاک جوش دیکھکر کسقدر گھبرا گئے اور اُسپر دوسری عورتون کا قیاس کرکے حکم عام ناطق کر دیا کہ کسی عورت کا خاوند چار مہینے سے زیادہ لڑائی پر نہ روکا جائے۔ غور کیجیے لڑائی کی حالت کیسی نازک اور خطرناک ہوتی ہے اس حالت مین بھی حضرت عمرؓ[۵۱] عورتون کی ہمدردی نہ بھولے۔ عورتون کی مصلحت کو لڑائی کی مصلحت پر بھی مقدم رکھا اور ہم ہین کہ عورتون کی مصلحت جانتے ہی نہین کس کو کہتے ہین۔ تیل ڈال کے کان مین بیٹھ رہے۔ خبر ہی نہین کہ دنیا مین ہوتا کیا[۵۲] ہے ع

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

چھٹا باب اس بیان مین کہ بیواؤن کا نکاح نہونے سے کتنے اور کس کس قسم کے ظلم ہوتے ہین و نیز ظالمون کی مذمت اور ظالمون کے عذاب ہین

ظلم کچھ اسی کا نام نہین ہے کہ مارے پیٹے اور کسی کا مال چھین لے۔ ظلم کے بہت سے اقسام ہین۔ حق دار کا حق نہ دینا یہ بھی ظلم ہے جیسے نکاح بیواؤن کا حق ہے۔ اور اس حق کو اُنکے ولی یعنے باپ اور باپ نہو تو بھائی اور چچا وغیرہ دبوچے بیٹھے ہین

[۵۱] جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا نے برکت دی اور ہر طرح سے مدد فرمائی ۱۲ منہ [۵۲] جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ادبار ہمپر برس پڑا اور دین و دنیا دونون مین ہم خراب ہوئے ۱۲ منہ۔

اور دینے کا نام نہین لیتے۔ حق دار کا حق دینے سے منع کرنا اور اُسکے ملنے حق مین رخنہ ڈالنا یہ بھی ظلم ہے یہ ظلم وہ عزیز و اقارب اور سب برادری کے لوگ کر رہے ہین جو بیواؤن کا نکاح نہین کرنے دیتے۔ عیبوب بتا بتا۔ ننگ و عار دلا دلا اور بھی بھکا رہے ہین۔ حق دار کا حق نہ ملنے سے خوش ہونا یہ بھی ظلم ہے۔ یہ ظلم وہ عورت مرد سب کر رہے ہین جو رانڈون کا نکاح نہونے سے راضی رہتے ہین اور اُن کے سرپرستون کو فہمایش نہین کرتے جبکی وہ وہ طاقت رکھتے ہین۔ تندرست آدمی کو بیماریون مین جکڑ دینا۔ یہ بھی ظلم ہے۔ پھر بیماری بڑھا دینا اور بیمار کی دوا نہونے دینا اور بھی ظلم بالائے ظلم ہے۔ یہ دونون قسم کا ظلم بیوہ کے مان باپ اور دوسرے گھر والے کر رہے ہین اور یہ اس طرح پر کہ نکاح نہونے سے جوان بیوائین نہایت سخت سخت عارضون مین جنکا بیان تیسرے باب مین گذر چکا گرفتار ہو جاتی ہین۔ اور جب کہ بیمار ہونے سے پہلے وارثون نے اُن کا نکاح نہ کر دیا تو اُن کو بیماری مین ڈالنے والے یہی حضرات ہوئے۔ اور جب بیمار ہونے پر بھی نہ کیا اور نہ کرنے دیا تو بیماری بڑھانے والے اور دوا علاج سے روکنے والے بھی یہی حضرات ہوئے۔ آہ ان غریبون کو دایم المرض بنا رکھنے اور مہلک سے مہلک عارضون مین ڈال کے بلکنا ہون کی جان لینے سے خدا جانے وارثون کو کیا ملجاتا ہے میرے بھائی بہنو گناہ بے لذت ناحق کا ظلم بے چھری کے ذبح کرنا اور چھپا خون اسی کو کہتے ہین کسی بیگناہ کو آسیب اور خبیث کے نام سے بدنام کرنا یہ بھی ظلم ہے۔ اور یہ ظلم بھی بیواؤن پر کیا جاتا ہے جسکا بیان چوتھے باب مین گذرا کسیکو گنہگار کرنا یہ بھی ظلم ہی، یہ ظلم بھی بیواؤن پر ہو رہا ہے اور ظلم کرنے والے وہی ناعاقبت اندیش باپ بھائی اور سب کنبے والے ہین۔ اسکی تفصیل مختصر طور پر یون سینئے کیا مرد اور کیا عورتین سب مین ایک طرح کا قدرتی جوش خدا نے پیدا کیا ہے۔ یہ وہی جوش ہے جو ایک کو دوسرے کی طرف مائل کر رہا ہے اور یہ جوش اُن بدقسمت بیواؤن مین بڑا

اثر پیدا کر سکتا ہی جو حلال طریقے پر بالکل ناامید کردی گئیں ہین پیدا کر سکتا کیسا بعض بعض کی بنسبت کبھی کبھی ناگوار خبرین بھی سُنائی دیتی ہین۔ یہ سب جان بوجھ کے رانڈون کا نکاح نہ کرنا گویا رانڈون کو گنہگار کرنا ہی۔ گنہگار کرنا کیا گنہگار کرنے کے درپے ہونا ہی۔ اپنی جان کو گناہ مین ڈالنا یہ بھی ظلم ہی۔ اور یہ وہ لوگ ہین جو بیواؤن کے نکاح کو جو قرآن وحدیث کے موافق ہی معیوب اور حقیر سمجھکے اپنی جان کو سخت گنہگار کر لیتے ہین جسمین ایمان تک جانے کا کھٹکا ہی۔ اور خود بیوائین بھی اسمین داخل ہین جو نکاح نکرنے سے اپنے کو خطرناک حالت مین رکھین۔ نکاح کو بُرا سمجھین اور جو نصیحت کرے اُلٹے اُسی کو کوسین۔ پھر خدانخواستہ اگر کسی بیوہ نے اپنا مُنھ کالا کر لیا تو اور بھی بڑے ظلم کی بات ہی۔ اور خاص کر کے اُسوقت مین کہ حمل رہجاے اور جاندار حمل گرانے سے بیگناہ بچے کا خون کیا جاے جسکو نوین قسم کا ظلم کہنا چاہیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین نقصان ڈالنا حضرت صلعم کی دلی تمنا کا خون کرنا یہ بھی ظلم ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت صلعم کی دلی تمنا ہے کہ آپ کی امت بڑھے جسکا بیان انشاء اللہ دوسرے حصے کے پہلے باب کی پہلی فصل اولاد کے دوسرے نفع مین آئیگا اور مسلمان بیواؤن کا نکاح نہ کرنا درحقیقت حضرت صلعم کی امت مین نقصان ڈالنا اور آپ کی دلی تمنا کا خون کرنا ہی۔ اس ظلم مین جو معاذ اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو رہا ہی بیوہ نکاح نہ کرنے والیان اور وارث نکاح نکردینے والے دونون شریک ہین۔

مربی اور وارث لوگ تو طرح طرح کے ظلم کر رہے ہین لیکن وہ لوگ بھی کچھ کم ظالم نہین ہین جو صراحۃً یا کنایۃً عار دلا دلا کے اور بھی نیش زنی کرنے پر طیار رہین یا صرف دل ہی سے بُرا سمجھنے پر کفایت کر لیتے ہین اور جو کوشش اُنکے اختیار مین ہے اُس مین دریغ اور بخل کو دخل دے رہے ہین سچ پوچھو تو ہم لوگ بڑے ظالم ہین جو ہزار دس ہزار نہین تقریباً پچیس ۲۵ لاکھ اپنی ہمجنس نیم جانون کے حق کی گردن پر ظلم

کی چھری پھیر رہے ہین - ارے ڈرو - خدا سے ڈرو منتقم حقیقی سے ڈرو - آخر ایک روز مرنا ضرور ہی - کل قیامت کے دن بے بس ہو کے عادل مطلق کی عدالت مین جانا ضرور ہی جہان کوئی یار ہوگا نہ مددگار ہوگا - اُسوقت بازپرس ہوگا - سچ بتاؤ کیا تمھارا جواب ہوگا کچھ تو عذر نہ بن پڑیگا - پھر کیا ہوگا عذاب پر عذاب ہوگا - جہنم سیاہ ہوگی جسمین طرح طرح کے سخت عذاب ہون گے اور ظالم ہونگے جَزَاءُ السَّیِّئَةِ سَیِّئَةٌ برے کام کا بدلا برا ہوتا ہے - ہان پانچ روز کی زندگی مین جو چاہو کر لو - آخر کب تک شعر

اے زبردست زیر دست آزار	گرم تا کے بماند این بازار
اے جبّر منئی جبروتّ کے آجارو ویا	گرم کب تک رہے تو ری یہ باجریا

حق سبحانہ وتعالی اپنے کلام پاک مین فرماتا ہی اَلَا لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ترجمہ خبردار ہو ظالمونپر خدا کی مار ہی - اور تیرھوین پارے سورۂ ابراہیم کے ساتوین رکوع مین فرماتا ہی وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۵ اِنَّمَا یُؤَخِّرُھُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْہِ الْاَبْصَارُ مُھْطِعِیْنَ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِھِمْ لَا یَرْتَدُّ اِلَیْھِمْ طَرْفُھُمْ ج وَاَفْئِدَتُھُمْ ھَوَآءٌ ترجمہ او مت خیال کر کہ اللہ اُن کامون سے بیخبر ہی جو ظالم لوگ کرتے ہین - اُنکو تو صرف اُسدن تک چھوڑے رکھتا ہی جسدن آنکھین اوپر کھلی رہجائینگی - وہ اپنے سر اوپر اُٹھائے دوڑ رہے ہونگے اُنکی آنکھین اُنکی طرف نہ پھرتی ہونگی اور اُنکے دل گھبرائے ہونگے ف قیامت کے روز آسمان کے دروازے کھلینگے فرشتے اُترکے گنہگارون کو پکڑکے عذاب کرنے لگینگے اُس حول مین سبکی آنکھین اوپر لگجائینگی کسیکو دیکھنے کی فرصت نہوگی صحیح مسلم جلد ثانی کتاب البر والصلة والادب باب تحریم الظلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یُمْلِیْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَہٗ لَمْ یُفْلِتْہُ ترجمہ بیشک اللہ بزرگ غالب ظالم کو مہلت دیے رہتا ہی - پھر جسوقت اُسکو پکڑ لیتا ہی نہین چھوڑتا ہی صحیح مسلم کے اسی باب مین جابرؓ بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ترجمہ ڈرو ظلم کرنیسے کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیون کا سبب ہوگا صحیح بخاری جلد اول ابواب المظالم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے

روایت ہی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ ظلم قیامت کے دن تاریکیون کا سبب ہوگا صحیح بخاری کے اسی باب مین ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ ترجمہ ڈر تو مظلوم کی بددعا سے کیونکہ اُسکے اور اللہ کے درمیان مین کوئی پردہ نہین ہے

فائدہ یعنے مظلوم کی بددعا بہت جلد قبول ہوجاتی ہے۔

بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن	اجابت از در حق بہر استقبال می آید

دیکھو دیکھو یہ ساری ذلت اور خواریان عزت اور عظمت کی بربادیان اور دین و دنیا کی تباہیان جو ہاتھ پاؤن دھو کے ہم مسلمانون کے پیچھے پڑ گئین کچھ عجب نہین کہ اسکا سبب انہین لاکھون آہون کے شعلے ہون اور سچ پوچھو تو ہمارے ہی اعمال مین جو اللہ ورسول صلعم کی اطاعت نہ کی قومی ہمدردی کی عزت نہ کی رانڈون کی حرمت نہ کی۔ اور اُنکے نکاح کی خبر نہ لی جو ہمارا فرض تھا۔

صحیح بخاری ابواب المظالم مین انسؓ سے روایت ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا نَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهٗ ظَالِمًا فَقَالَ تَاْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ ترجمہ تو اپنے ظالم بھائی[1] کی بھی مدد کر اور مظلوم بھائی کی بھی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مظلوم کی تو مدد ہم کرسکتے ہین لیکن ظالم کی کیسے مدد کرین۔ آپ نے فرمایا اُس کے دونون ہاتھ کے اوپر پکڑ لے فائدہ یعنی ظلم نہ کرنے دے کیونکہ ظلم کرنے سے ظالم ظلم کے سخت وبال مین پڑجاتا ہے۔ پس ظالم کو ظلم سے روکنا یہی اُسکی مدد کرنی ہے۔ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ ہم سب مسلمانون کو لازم ہے کہ مظلوم بیواؤن کی مدد کرین بیواؤن کی مدد تو ظاہر ہے کہ کوشش کرکے اس

[1] بھائی — نبی بھائی مین مسلمان مرد اور عورت دونون مراد ہین ۱۲ منہ

دائمی رنڈاپے کی سخت ناگوار قید سے وہ بچائی جائین۔ آزادی کے ساتھ اُنکے نکاح کرا دیے جائین اور اون کے ظالم والی وارثون اور سب بکنے والون کی یہ مدد کیجاے کہ وہ بیواؤن پر ظلم کرنے نپائین۔ یعنی انکو رنڈاپے کی زنجیرون مین جکڑ کے نہ رکھنے پائین تاکہ ظلم کے سخت ترین وبال سے دونون جہانین محفوظ رہین فتح الباری کی پانچوین جلد اسی حدیث کی شرح مین ہے **قولہ** فَقَالَ تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ كَنّٰى بِهِ عَنْ كَفِّهٖ عَنِ الظُّلْمِ بِالْفِعْلِ اِنْ لَّمْ يَكُفَّ بِالْقَوْلِ وَعَبَّرَ بِالْفَوْقِيَّةِ اِشَارَةً اِلَى الْاَخْذِ بِالْاِسْتِعْلَاءِ وَالْقُوَّةِ وَفِي رِوَايَةِ مُعَاذٍ عَنْ حُمَيْدٍ عِنْدَ الْاِسْمَاعِيْلِيِّ فَقَالَ يَكُفُّهٗ عَنِ الظُّلْمِ فَذَاكَ نَصْرُهٗ اِيَّاهُ

ترجمہ انس سے جو یہ روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”کہ اُسکے دونون ہاتھ کے اوپر پکڑ لے۔“ اس سے حضرت صلعم نے اسطرف اشارہ کیا کہ اگر ظالم کہنے سے نہ مانے تو ہاتھ سے روکا جائے اور حضرت نے جو ”اوپر“ کا لفظ فرمایا۔ اس سے اس طرف اشارہ فرمایا کہ غلبے اور طاقت کے ساتھ روکا جائے۔ یعنی با جبر اور اسماعیلی کے نزدیک معاذ سے روایت ہے اور معاذ نے حمید سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ ظالم کو ظلم سے روکے پس یہی ظالم کی مدد کرنی ہے نیز فتح الباری مین ہے قال البیہقی معناہ ان الظالم مظلوم فی نفسہ فیدخل فیہ ردع المرء عن ظلمہ لنفسہ حسًا ومعنًی فلو رأی انسانا یرید ان یجب نفسہ لظنہ ان ذلک یزیل مفسدۃ طلبہ الزنا مثلا منعہ من ذلک وکان ذلک نصرا لہ واتحد فی ہذہ الصورۃ الظالم والمظلوم ترجمہ بیہقی نے کہا اسکے معنی یہ ہین کہ ظالم اپنی جان پر خود ظلم کیا گیا ہے۔ پس ظالم کی مدد مین یہ داخل ہے کہ انسان اپنی جان پر ظاہری اور باطنی ظلم کرنے سے روکا جائے مثلاً اگر کسی کو دیکھے کہ اس گمان سے کہ بدھیا ہونا زنا کے فساد کو دفع کردیگا آپ کو بدھیا کر رہا ہے تو اسکو بدھیا ہونے سے روکے۔ یہی روکنا اُسکی مدد کرنی ہے۔ اس صورت مین ظالم اور مظلوم دونون ایک ہین **فائدہ** یعنی جو شخص آپ کو بدھیا کر رہا ہے ظالم بھی ہے اور مظلوم بھی۔ ظالم اسوجہ سے کہ ظلم کر رہا ہے۔ اور مظلوم اسوجہ سے کہ

ظلم اُنھی کی جان پر ہو رہا ہی - اسیطرح جو بیوائین جوان ہین رنڈاپے کے باعث طرح طرح کی تکلیفین اُٹھاتی ہین سختیان جھیلتی ہین اور سخت سخت امراض ہین مبتلا ہو جاتی ہین وہ ظالم بھی ہین اور مظلوم بھی ہین خود آپ اپنی جان پر ظلم کر رہی ہین - اُنکی مدد کرنی چاہیے اور اُنکی مدد یہ ہی کہ اُنکے نکاح کرا دیے جائین نیز فتح الباری ہین صحیح بخاری کے قول "باب نصر المظلوم" کی شرح مین ہی هو فرض کفایةٍ و هو عام فی المظلومین وکذٰلک الناصرین ترجمہ مظلوم کی مدد کرنی فرض کفایہ ہی اور یہ عام ہی تمام مظلومون مین اور اسیطرح مدد کرنیوالونین یعنی ہر مظلوم کی مدد کرنا فرض کفایہ ہی اور تمام لوگون پر فرض کفایہ ہی ف جب کہ ہر مظلوم کی مدد فرض کفایہ ہوئی تو بیواؤنکی مدد جو غایت درجے کی مظلوم ہین ظلم کے شکنجے مین جکڑی ہوئی ہین رنڈاپے کی قید مین پڑی سسک رہی ہین بدرجۂ اولیٰ فرض کفایہ ہوگی اور تمام لوگون پر فرض کفایہ ہوگی اور ہر گاہ کہ تقریبًا "پچیس" لاکھ مظلوم بیوائین قریب قریب ساری ہندوستان مین پڑی آہ و زاری کر رہی ہین تو ہر جگہ کے رہنے والونپر اُنکی مدد کرنی فرض ہوگی اور چند اشخاص کی کوشش تمام لوگون کے سر سے فرض کفایہ کو ساقط نہین کر سکتی جبتک اتنی کوشش کرنیوالے نہ پیدا ہو جائین کہ مظلوم بیوائین اپنے ظالمون کے ظلم سے بچ سکین پھر خاص کر کے اُن لوگونپر جو بیوہ کا نکاح کرا دینے کی قدرت رکھتے ہین فرض عین ہونا کچھ تعجب کی بات نہین ہی بلکہ ایک معنی کر کے جسکو ہم آٹھوین باب کے آخر مین ذکر کرینگے ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر فرض عین ہی - حضرت مولانا شاہ رفیع الدین قدس سرہ اپنی رسالۂ تاکید نکاح بیوگان مین بیواؤن کے نکاح سے مخالفت کرنے پر تحریر فرماتے ہین "این ظلمی ست صریح و حرامی ست قبیح کہ منتج بسیاری از گناہان ست و لہذا در قرآن شریف حق تعالیٰ ازین مخالفت منع فرمودہ واین را بوجوہ عدیدہ مبین ساختہ" ترجمہ یہ یعنی بیوہ کے نکاح سے مخالفت کرنا ظلم صریح ہی اور حرام قبیح جو بہت سے گناہونکو پیدا کر دیتا ہی اسلیے قرآن شریف مین حق تعالیٰ نے اس مخالفت کو منع فرمایا ہی اور اسی منع کو متعدد طریقون سے بیان فرمایا ہی" نیز رسالۂ موصوف مین ہی "و خوف آنکہ مردم در غیبت بد گویند و او را طعن نمایند پس ازین خوف این ظلم را گوارا کردن سخت ترین خلل ہای ایمان ست" ترجمہ "اور یہ خوف کہ لوگ پیٹھ پیچھے بُرا کہینگے اور طعنہ دینگے

پس اس خوف سے اِس ظلم کو گوارا کرنا سخت ترین خلل ایمان کا ہی؛ حضرت ہماری بے انصافی تو کفار مکہ سے بھی بڑھگئی **حکایت** جاہلیت کے زمانے مین دستور تھا جب کوئی عورت بیوہ ہوجاتی تو خاوند کا وارث ایک چادر لیکر فوراً بیوہ پر ڈال دیتا اور کہتا کہ "مین جسطرح مال و اسباب کا وارث ہون اُسیطرح اِس بیوہ کا بھی وارث ہون پھر اوسکو اختیار رہوتا کہ بیوہ کو خود اپنے ساتھ بیاہ لیتا اور مہر کچھ ندیتا یا کسی اور شخص کو بیاہ دیتا اور مہر اپنے تصرف مین لاتا یا سرے سے اسکا عقد ہی نکرتا نہ خود کرتا اور نہ کسی سے کرنے دیتا۔ جب بیوہ مرجاتی تو اُسکا سارا ترکہ اپنے قبضے مین کرلیتا۔ اگر وارث کے چادر ڈالنے سے پہلے بیوہ جلدی سے نکل کر اپنے گھر چلی جاتی تو پھر کیا تھا خود مختار ہوجاتی۔ ترکہ بھی لیجاتی اور جس سے چاہتی نکاح کرلیتی۔ ان سب صورتون مین صرف ایک ہی صورت نکلی جسمین وہ نکاح سے محروم رہتی۔ جب کفار کی دیکھا دیکھی بعض مسلمانون نے بھی یہی چال چلنے کا ارادہ کیا تو اللہ پاک نے چوتھے پارے سورۂ نساء کے تیسرے رکوع مین ارشاد فرمایا "یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا" ترجمہ "ای ایمان والو تمکو نہین جائز ہی کہ تم عورتون کے زبردستی وارث بن جاؤ"۔ ہائے خدا کا حکم نہ ماننے مین مشرکین مکہ کے بھی ہمنے دانت کھٹے کردیے وہ تو صرف ایک ہی صورت مین نکاح نکرتے اور ہم شیطانی بھلاوے مین پڑکے یکقلم موقوف کر بیٹھے۔ **اچھا**

دنیا مین نہین تو عقبیٰ مین ستمگرا | اللہ کے آگے تری فریاد کرینگے

ہمکو نہایت سخت الجھن ہوتی ہی جب اِن خستہ جگر رانڈون کی دردناک حالت پر غور کرتے ہین کہ آخر ان بدنصیبون نے کون ایسا بڑی سے بڑا گناہ کیا ہی جسکی سزا مین صدہا مصائب و صعوبات کی زنجیر و نمین جکڑ دی گئی ہین اور ہمیشہ کے لیے جکڑ دیگئی ہین تو بڑا کیا کوئی چھوٹا سا بھی گناہ (شاید وارثون کو معلوم ہو) میری سمجھ مین نہین آتا اور گور غریبان پر جو سسکتے سسکتے زمین کی پیوند ہوگئی ہین اگر تمھارا گذر ہو تو ہر ہر جوان بیوہ کی قبر سے تمکو درد انگیز لہجے مین سنائی دیگا **کہ**

بلوح تربت من یافتند از غیب تحریرے | کہ این مقتول را جز بیگناہی نیست تقصیرے

پھر اس سے زیادہ تعجب کی یہ بات ہی کہ اِس ظلم سی گناہون کا بوجھ لادلینی کے سوا کچھ ظالمون کا بل بھی تو نہین بنتا ہی اور ظلم تو اِس قسم کے ہوتے ہین جن مین دنیا کے فائدے مدنظر رہا کرتے ہین

ہماری بے انصافی کفارِ مکہ سے بھی بڑھ گئی

مگر یہ نئے انداز کا نرالا ظلم ہے جسمین مظلوم تباہ ہو جائے اور ظالم کے ہاتھ کچھ بھی نہ آئے بلکہ اور کچھ اپنی گرہ سے دینا پڑے - اگرچہ شاذ و نادر بعضے حریصون کو زر زمین کی بیوہ وہ حرص بھی آگھیرتی ہو لیکن اکثر وہ حضرات ہین جنکو چار ناچار بیواؤن کا بار اپنے ذمے لینا پڑتا ہے - وہ نان و نفقہ اپنے ماتھے لیتے ہین سب طرحکا نقصان گوارا کرتے ہین مگر افسوس کہ مردم آزاری سے باز نہین رہ سکتے - وہ مردم آزاری مین کچھ ایسا مزہ پا گئے ہین کہ اس ظلم کو ظلم نہین اپنی روحانی غذا سمجھتے ہین جسکے بغیر زندگی کو بدتر از موت بتاتے ہین - کوئی کیسا ہی سمجھائے وہ مانتے ہی نہین - انھین اپنی جان دے دینی منظور ہے پر کیا کرین مجبور ہین بیواؤن کا سکھ اُنکو بھاتا ہی نہین - بیواؤن کا سکھ دیکھتے سے آنکھون مین اندھیرا چھا جاتا ہے اور دلون پر اُنکے کالے لوٹ جاتے ہین - قابیل ایک خون کرنے سے اب تک نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے - ضحاک کچھ محدود خون کرنے سے اب تک ظالم کے نام سے مشہور ہے - مگر ہمنے وہ غضب جادو سیکھا ہے کہ دوستی کے بھیس مین لاکھون خون کر رہے ہین اور کوئی ہمکو نہ ظالم سمجھتا ہے نہ ہمارے ظلم کو ظلم کہتا ہے - ہمارے ظلم محبت اور ہمدردی کے پردے مین ایسے چھپے ہین کہ اُنکو خود بیوائین بھی جو مظلوم ہین نہین سمجھ سکتین - اور سمجھین بھی تو خون جگر پی کر رہجانا اُنکا فرض ہے - چون کرنیکی مجال نہین ہم ظلم کرتے ہین وہ صدقے ہو جاتی ہین - ہان جب تک وہ زندگی کی دنیا مین ہین یہ حسرت بھرا شعر جو اُنکی واقعی حالت کی سچی تصویر کھینچ رہا ہے اپنے دل ہی مین پڑھ لیا کرتی ہین

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مرجاؤن یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

افسوس کہ اس ظلم کرنے مین ہم چھوٹے بڑے سب ایک ساتھ کاندھے سے کاندھا ملا کر چل رہے ہین اور یہی وجہ ہے کہ ایک کا عیب دوسرے کی نظر مین ہنر دکھائی دیتا ہے - ایک چور ہے تو دوسرا پردہ پوشی کرتا ہے - اگر کوئی سمجھ بھی گیا تو سمجھا نہین سکتا - اور سمجھائے بھی تو اسکی کوئی سنتا ہی نہین بلکہ اور اسکو مجنون بنا کے آوازے کستے ہین پھر زیادہ افسوس کے قابل یہ بات ہے کہ یہ ساری خرابیان زیادہ تر اُنہی لوگون کے ہاتھ سے وقوع مین آتی ہین جو یگانگت اور

سر پرستی کا دم بھرتے ہین - سچ ہے بعضے وقت اپنے - بیگانون سے بدتر ہو جاتے ہین بیگانونکو رحم آجاتا ہے - اُنکے آنسو نکل پڑتے ہین اور یہ اُف تک نہین کرتے -

ہابیل کو کسنے قتل کیا - اُسکے بھائی قابیل نے - حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری اولاد کو کسنے شہید کیا - آپ ہی کا کلمہ پڑھنے والون نے -

میرے شریف بھائی بہنو - مہربانی کرکے ترس کھاکے ذرا غور کی نگاہ سے دیکھو تمھاری بہنون اور بیٹون پر کیا کیا ظلم نہین کیے جاتے ہین - اُنپر وہ ظلم کیے جاتے ہین جنکو ہم شروع کتاب سے ابتک برابر روتے آتے ہین تب بھی ہمکو تسلیم ہے کہ کافی طور پر بیان کرنے سے ہم عاجز ہین - حضرات کافی طور پر بیان کرنا کیسا ہمارے قلم کو اتنی بھی طاقت نہین ہے جو اُسکا عشر عشیر تو لکھ سکے -

صاحبو - ایک لمحے کے لیے ذرا بیچارے قلم پر نظر ڈالو - بیواؤن کی ہمدردی مین اُسکو بھی کیسے کیسے کاری زخم نہین کھانے پڑتے ہین - اُسکی بوٹیان تکے تکے اُڑائی جاتی ہین اُسکا کلیجہ پھاڑا جاتا ہے اور سر کاٹا جاتا ہے مگر واہ ری ہمدردی یہ بھی مین کرامات ہی کہ جون جون قلم تراشا جاتا ہی وون وون اور تازہ دم ہوتا آتا ہی - ہائے غضب ہماری ہمدردی مین غیر جنس و غیر ذی روح قلم سرگرمی کرے - مارا جائے تب بھی مردانہ وار ہمت نہ ہارے اور ہم ذی روح کیا ذی عقل ہوکر اپنے ہائین ہاتھ پر نہ ترس کھائین - اب ہمکو لازم ہوا کہ اس نہایت ضروری چیز کو جمادات سے سیکھین سے | مرد باید کہ گیرد اندر گوش | ور نبشت است پند بر دیوار | اچھا اب اگلے باب مین دیکھو وہ بیجان قلم کسطرح تمکو ہمدردی کی طرف بلا رہا ہے -

ساتوان باب رانڈون کے عقد مین خدا کی نہایت کمزور مخلوق سے ہمدردی ہونے اور ہمدردی کرنے والون کی فضیلت اور ثواب مین

حضرات - یہ ظلم اور بے اعتنائی کب تک - یہ سرد مہری اور بے پروائی کب تک بھلا اب تو جاگو آنکھین کھولو ہوش مین آؤ اور بیچاری رانڈون کی جان پر بلکہ درحقیقت اپنی ہی جان پر رحم کرو خیر جو ہوا سو ہوا گذشتہ راصلوات - اب اُن رانڈون کی حق تلافی تو ہو نہین سکتی جو مر کھپ گئین یا بڈھی ہو گئین - سن ایاس[۱] کو پہونچ گئین اور اب گور کا کنارہ دیکھ رہی ہین - ہان اے اچھے لوگو ہمدردی سے اُن بیکسون کی خبر لو جو جوانی کے نشے مین سرشار ہین - سکھ کے بدلے دُکھ مین گرفتار ہین - خون جگر اُنکی غذا ہے جوانی اُنپر رو رہی ہے - اُنکی آہ کے شعلے عرش معلے پر چڑھ چڑھ کے منتقم حقیقی سے فریاد کر رہے ہین - اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ شعر تو گویا اُنکے ورد زبان ہے

صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا	صُبَّتْ عَلَى الْاَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

ترجمہ مجھپر ایسی سخت مصیبتین ڈالی گئی ہین کہ اگر دنون پر ڈالے جاتین تو وہ سیاہ ہو کر رات ہو جاتے ،، اور کبھی وارثون کی طرف متوجہ ہو کر سعدی کی زبان سے رو اُٹھتی ہین

مردی نہ بقوت ست و شمشیر زنی	آنست کہ ظلمے کہ توانی نہ کنی

سچ ہی مردی ہمدردی ہی نہ غریب آزاری **حضرات** جس ڈوبتے جہاز پر یہ جاندار بیوائین سوار ہین اور تم اُسکے ناخدا ہو - جسکی نگرانی تمپر فرض ہو اب وہ جہاز تباہی کے طوفان مین آپڑا ہو اُسکو باد مخالف کے جھوکے تھپیڑے دے رہین اور موجون کے زبردست ہاتھ بلیٹے کھلا رہے ہین خدانخواستہ چند ساعت اگر ہمنے اور غفلت کی تو انجام یہ ہو گا کہ اُن کے ساتھ ہم بھی ڈوب مرین گے - ایسے وقت مین کسیکو جانبری کی امید کرنی مٹھی مین ہوا کا ناپنا ہی - غرض مرد عورت ہر ایک کی موت اور زندگی ایک ساتھ ہی - جہاز کے پار لگنے مین سبکی خلاصی اور ڈوبنے مین سب کی فنا ہی - حضرات ہمدردی کے معنی یہ ہین کہ اپنی سی جان اپنی سی طبیعت اپنی سی خواہش اپنی سی بیتا بی اپنا سا ولولہ انکا بھی سمجھو اپنا اور غیر کا نفع و نقصان یکسان مانو صحیح مسلم اور صحیح بخاری کتاب الایمان مین انس رض سے روایت ہے

---

[۱] یعنی ایسی بوڑھی ہو گئین کہ حیض کا خون بھی بند ہو گیا ہے ۱۲ اسفند

کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ ترجمہ
تم مین سے کسیکا ایمان پورا نہوگا جب تک اپنے بھائی کے لیے اُس چیز کو نہ پسند کرے جسکو
اپنے لیے پسند کرتا ہی ف بھائی سے مراد کل مسلمان ہین - مرد ہون خواہ عورت
حق تعالیٰ چھبیسوین پارے سورہ حجرات کے پہلے رکوع مین فرماتا ہی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
ترجمہ ایمان والے آپسمین بھائی بھائی ہین - قرآن وحدیث مین اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ذکر
تو صرف مردون کا آتا ہی لیکن مراد مرد اور عورت دونون ہوتے ہین - پس اے ایمان والو
تمکو اگر اپنا ایمان پیارا ہے تو اپنی طرح ان کو بھی سمجھو - جسطرح تم ایک بیوی کے بعد اور
دوسری کر لیا کرتے ہو ایسا ہی بیوہ ہو جانے کے بعد عورتون کا بھی اور دوسرا عقد کر دیا
کرو - تم انپر رحم کرو اللہ تمپر رحم کریگا - تم ان کی حاجت روائی کرو اللہ تمھاری حاجت روائی
کریگا - تم انکی مشکل آسان کرو اللہ تمھاری مشکل آسان کریگا - اگر تم انکے نکاح کی تدبیر مین
رہوگے اللہ تمھارا مددگار رہیگا - اور اگر تمنے کہین انپر مہربانی نہ کی انکا عقد کرنے مین
پہلوتہی کی تو یاد رکھو اللہ بھی تمپر مہربان نہوگا - مین نہین کہتا کہ تم میرا قول سچ جانو - تم میرا
قول نہین اپنے سچے پیغمبر کی حدیث برحق مانو - لو احادیث نبوی کو ترجمہ سمیت خوب سمجھ لو سمجھ لو -
اور آب زر سے نقش کالحجر کر لو - جامع ترمذی ابواب البر والصلۃ مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ
فرمایا رسول اللہ صلعم نے اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ
فِی السَّمَآءِ ترجمہ مہربانی کرنیوالون پر اللہ مہربانی فرماتا ہی - تم مہربانی کرو زمین والونپر تمپر مہربانی فرمائیگا
آسمان والا مشکوٰۃ المصابیح باب الشفاعۃ والرحمۃ علی الخلق مین صحیحین سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ ترجمہ جو انسان پر نہین رحم کرتا ہی
اللہ اُسپر نہین رحم فرماتا ہی صحیح مسلم جلد ثانی کتاب الذکر والدعاء - باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ
القرآن مین روایت ہی کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ
کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ

يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ

اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ

ترجمہ جو شخص کسی مسلمان کی کسی مصیبت کو دنیا کی مصیبتون مین سے دفع کریگا اللہ اسکی بڑی مصیبت کو قیامت کے دن کی مصیبتون مین سے دفع فرمائے گا - اور جو کسی تنگ دست پر آسانی کریگا اللہ اسپر دنیا اور آخرت مین آسانی فرمائے گا - اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اللہ اسکی پردہ پوشی دنیا اور آخرت مین فرمائیگا - اور اللہ بندے کی اعانت مین رہتا ہے جب تک بندہ رہتا ہے اپنے بھائی (یعنی کسی مسلمان) کی اعانت مین صحیح بخاری - جلد اول - ابواب المظالم والقصاص مین حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اسپر ظلم نہ کرے اور نہ اسکو اذیت مین رہنے دے (یعنے ظلم کا تو بڑا گناہ ہے اگر کسی مسلمان کو کسی وجہ سے کسی اذیت مین پائے تو اسکی اذیت کو لازم ہے کہ دفع کردے) جو شخص اپنے بھائی (یعنی کسی مسلمان) کی حاجت روائی مین رہتا ہے اللہ اسکی حاجت روائی مین رہتا ہے اور جو کسی مسلمان کے کسی غم کو دفع کریگا اللہ اسکے بڑے غم کو قیامت کے غمون مین سے دفع فرمائے گا - ف ظاہر ہے کہ کم سن جوان جوان بیوائین کس دردناک مصیبت اور غم مین پڑی سسک رہی ہین - خدایہ مصیبت اور غم کسی دشمن کو بھی نہ دکھائے - یہ وہ منحوس مصیبت ہے جس سے بڑھ کے دنیا مین کوئی مصیبت اور کوئی غم کسی کو نہو گا - پس جو شخص اُن مصیبت ماریون کی مصیبت اور غم کو دفع کریگا یا دفع کرنے کے لیے کوشش کرے گا حق تعالے قیامت کے دن کی اسکی بڑی مصیبت اور غم کو دفع فرمائیگا اور جو ان کی مدد مین رہیگا خدا اسکی مدد مین رہیگا - مگر انکی مصیبت اور غم دفع کرنے کی یہ تدبیر نہین ہے کہ صرف ظاہری خاطر داری رکھو - میٹھی میٹھی باتین بنادو اور سمجھو کہ مصیبت ہٹ گئی غم دور

ہو گیا جناب اوس کے چاٹے پیاس نہین جاتی اور شگون گاج نہین ٹلتی - اُنکی مصیبت اور غم دفع کرنے کی کارآمد تدبیر یہ ہے کہ عقد کردو - اور اونکی مدد بھی یہی ہے کہ نکاح کردو - حضرت صلعم کے قول لَایَظْلِمُہٗ کی شرح حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری مین یون لکھی ہے قولہ (لایظلمہ) ھو خبر بمعنے الامر فان ظلم المسلم للمسلم حرام ترجمہ یہ خبر (یعنی جملہ خبریہ) ہے - امر کے معنی مین (یعنی حضرت صلعم حکم فرماتے ہین کہ مسلمان مسلمان پر ظلم نہ کرے) اسلیے کہ مسلمان کو مسلمان پر ظلم کرنا حرام ہے - اور لَایُسْلِمُہٗ کی شرح یون لکھی ہے - قولہ (ولا یسلمہ) ای لا یترکہ مع من یؤذیہ بل ینصرہ و یدافع عنہ وقد یکون ذلک واجبا وقد یکون مندوبا بحسب اختلاف الاحوال - انتھی مع نبذ من الاختصار ترجمہ یعنی اُسکو کسیکے ہاتھہ سے اذیت نہ پہونچنے دے بلکہ اوسکی مدد کرے اور اذیت کو اُس سے دفع کردے اور یہ (یعنی اذیت سے مسلمان کو بچانا) موافق اختلاف احوال کے کبھی واجب ہوتا ہے اور کبھی مستحب - ف کوئی شک نہین ہے کہ بیواؤن پر محض بیوجہ ظلم ہو رہا ہے - اس سخت ظلم سے اونکو بچانا یقیناً واجب ہوگا - پھر فتح الباری مین ہے ولا یسلمہ فی مصیبۃ تنزل بہ ترجمہ اور مسلمان

۱؎ مسلمان کی قید زیادہ اہتمام کے لیے ہے ورنہ بلا قید مذہب ہر شخص پر بلکہ ہر جاندار پر ظلم کرنا حرام ہے ۱۲ منہ ۲؎ اسکے بعد فتح الباری مین ہے - وہذا اخص من ترک الظلم ترجمہ اور یہ (اذیت کا دفع کرنا) اخص ہے ترک ظلم سے یعنی ترک ظلم اور دفع اذیت مین عام خاص مطلق کی نسبت ہے - جب دفع اذیت ہوگا تو ترک ظلم خواہ مخواہ پایا جایگا - اور ترک ظلم سے دفع اذیت کا پایا جانا ضرور نہین ہے جیسے کسی کو اُسکے ظلم کے باعث نہین بلکہ کسی اور وجہ سے اذیت ہو اور یہ اُس اذیت کو دفع نہ کرتا ہو تو یہان ترک ظلم ہوا اور اذیت کا دفع کرنا نہین پایا گیا - بیواؤن پر ظلم ہو رہا ہے - وارثون پر لازم ہے کہ ظلم چھوڑ دین اور اُنکی اذیت دفع کرنے کے لیے اُن کو بیاہ دین - دوسرے لوگ جو وارث نہین ہین اور اُنکے نکاح کو برا بھی نہین جانتے لیکن کوشش بھی نہین کرتے تو وہ ظلم سے پاک ہین ترک ظلم پایا گیا لیکن دفع اذیت نہین پایا گیا آپ پر لازم ہے کہ دفع اذیت کے لیے نکاح ہوگا نہین کوشش کرین

کو ایسی مصیبت مین نہ چھوڑے جو اُسکو خراب کرے **ف** یہ رنڈاپا دائمی سوگ بیواؤن کو خراب اور ستیاناس کر رہا ہے پس لازم ہے کہ وہ رنڈاپے کے شکنجے سے چھوڑا دی جائین اُونکے نکاح کردیے جائین - صحیح بخاری - جلد ثانی - کتاب الادب - باب تعاون المومنین بعضھم بعضاً مین ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ ترجمہ ہر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے مثل دیوار کے ہے - ایک دوسرے کو مضبوط کرتا ہے (یہ فرمایا) اور آپ نے اپنی اُنگلیون مین جال سا بنالیا یعنی ایک ہاتھ کی اُنگلیان دوسرے ہاتھ کی انگلیون مین ڈال کے خوب مضبوط گانٹھ لین اور گویا زبان حال سے فرمایا کہ جسطرح تم دیکھتے ہو یہ انگلیان آپسمین ملنے سے مضبوط ہوگئین اسیطرح مسلمانون کا گروہ آپسمین میل کرنے سے مضبوط اور طاقت دار ہو جاتا ہے - نیز صحیح بخاری مین اوپر والی حدیث سے پندرہ حدیث پہلے ہے تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ جَسَدِهٖ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى ترجمہ دیکھے تو ایمان والون کو آپسمین رحم کرتے ہوئے دوستی کرتے ہوئے اور مہربانی کرتے ہوئے مثل جسم کے کہ جب کسی عضو کو بیمار پاتا ہے تو بلاتا ہے اُسکے لیے سارے جسم کو بیخوابی اور بخار کے ساتھ - صحیح مسلم - جلد ثانی کتاب البر والصلۃ والادب مین نعمان بن بشیر رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اَلْمُسْلِمُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ وَاِنِ اشْتَكٰى رَاْسُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ ترجمہ مسلمان لوگ مثل ایک مرد کے ہین کہ اگر اُسکی آنکھ دُکھتی ہے تو اُسکا سارا جسم دُکھ جاتا ہے اور اوسکا سر دُکھتا ہے تو اوسکا سارا جسم دُکھ جاتا ہے حاصل یہ کہ جیسے ایک عضو کو تکلیف ملنے سے تمام اعضا کو تکلیف پہونچتی ہے - اور وہ سب ملکر بیمار عضو کی تیمارداری کرنے کے لیے جاگتے ہین اور اُسکی اصلاح مین کوشش کرتے ہین اسی شفقت مین کبھی اُنکو بخار مین بھی مبتلا ہو جانا پڑتا ہے جیسے کسی عضو مین پھوڑا نکلنے یا کوئی اور سخت تکلیف پہونچنے سے دل پر گرمی آجاتی ہے جسکے باعث سے تمام اعضا کو بخار کی تکلیف اوٹھانی پڑتی ہے **س** جو عضو ے

سلے اور صحیح مسلم کی جلد ثانی کتاب البر والصلۃ والادب مین ہے ۵۲ فتح الباری کے دسوین جلد کتاب الادب مین اسس حدیث کی شرح بہت زیادہ لکھی ہے ہم مختصر اور وہ بہی بالسہر والحمی کے متعلق اپنے ناظرین کو دکھایا چاہتے ہین چنانچہ اسمین ہے قوله (بالسهر والحمى) اما السهر فلان الالم يمنع النوم واما الحمى فلان فقد النوم يثيرها وقد عرف اهل الحذق الحمى بانها حرارة غريبة تشتعل في القلب فتنبث منه في جميع البدن فتشتعل اشتعالاً يضر بالافعال الطبيعية قال القاضي عياض فتشبيه المومنين بالجسد الواحد تمثيل صحيح وفيه تقريب للفهم واظهار للمعاني في الصور المرئية وفيه تعظيم حقوق المسلمين والحض على تعاونهم وملاطفة بعضهم بعضاً ترجمہ بیخوابی اسلیئے ہوتی ہے کہ درد سے نیند نہین آنے پاتی اور بخار اسوجہ سے کہ بیخوابی بخار کو برانگیختہ کردیتی ہی (کبھی بغیر بیخوابی کے صرف درد سے بہی بخار آجاتا ہے) اور بخار کی تعریف اطبا نے یون کی ہے بخار وہ حرارت غریبہ ہے جو دل مین بھڑکتی ہے پھر دل سے (روح اور خون کے ذریعہ سے شرائین اور اوردہ مین ہوکے جیسا کہ حمیات قانون مین ہے) تمام بدن مین پراگندہ ہوتی ہے ۔ اور اس طرح بھڑکتی ہے کہ افعال طبیعیہ مین خلل ڈال دیتی ہے ۔ قاضی عیاض نے کہا ہے ۔ ایمان والون کی تشبیہ جسم واحد کے ساتھ صحیح ہے ۔ اور اس تشبیہ مین تقریب ہے سمجھانے کے لیے اور ظاہر کرنا ہی معانی کا نظر آتی ہوئی شکلون مین ۔ اور اسمین تعظیم ہے حقوق مسلمانون کی اور برانگیخت کرنا ہے ایک دوسرے کی مدد کرنے اور مہربانی کرنے پر ان فتح الباری مین ایک سطر کے بعد کچھ اور لکھا ہے ذرا وہ بہی ملاحظہ کریجیے اور وہ یہ ہے ۔ وكذلك الجسد اصل كالشجرة واعضائه كالاغصان فاذا اشتكى عضو من الاعضاء اشتكت الاعضاء كلها كالشجرة اذا ضربت غصن من اغصانها اهتزت الاغصان كلها بالتحرك والاضطراب

ترجمہ اور اسی طرح جسم اصل ہے مثل درخت کے ۔ اور جسم کے اعضا مثل شاخون کے ہین ۔ جب اعضا مین سے کوئی عضو دکھ پاتا ہے تو دکھ پاتے ہین سارے عضو مثل درخت کے کہ جب اسکی شاخون مین سے کسی شاخ کی چوٹ لگائی جاتی ہے تو ہلنے لگتی ہین کل شاخین جنبش اور بیقراری کے ساتھ ۱۲

بدرد آورد روزگار ÷ دگر عضوہا را نماند قرار - یہی وجہ ہے کہ جس طبیعت کو اللہ نے سارے جسم کے لیے مدبر بنایا ہے وہ دن رات بدن کی تدبیر و اصلاح مین مستعد رہتی ہے - تندرست عضو کی حفاظت اور بیمار عضو کی اصلاح مین کوشش کرنا اُسکا فرض ہے ایسا ہی ہر ہر مسلمان کو لازم ہے کہ آپسمین ایک دوسرے کی مصیبت مین شریک ہون اور مدد فرمائین بلکہ ہموطن و نیز انسان ہونے کی حیثیت سے بلا قید مذہب ہر فرد بشر کی ہمدردی لازم ہے کیونکہ انسان کی نوع گویا کہ ایک شخص واحد ہے اور تمام عورتین تمام مرد سب اُسکے ہاتھ پانون ناک کان اور آنکھین ہین

ع بنی آدم اعضای یکدیگر اند ÷ کہ در آفرینش ز یک جوہر اند - پیارے بھائی بہنو یہ رانڈ بیچاریان عمر کی جوان اور نصیب کی بُڈھیان اُسی درخت کی ٹہنیان ہین جسکی تم ہوا ور اُسی ذات کے عضو ہین جسکے تم ہو - کیا انکی تباہی تمکو نہ تباہ کرے گی کیا انکی دل آزاری تمہارے دلونکو نہ دکھائے گی کیا ان کی جگر سوزی تمہارے کلیجون کو نہ جلائیگی - کیا انکی بے آبروی ہماری آبروریزی نہ کرے گی اور کیا انکی آوارگی ساری قوم کو زرد رو بنانے سے چھوڑ دے گی خبردار ہو اب سے آگے گھر سے آئے - تو ان بیچاریون کے نکاح کردو اور اگر تمہارا اختیار نہین چلتا ہے تو کیا سفارش بھی نہین کر سکتے - انکے والی وارثونکو سمجھا بوجھا کے مناو ورنہ یقین مانو کہ رانڈون کے وبال کا وبائی اثر تم سب کو ہلاک کرنے کے لیے کفایت کرے گا اور قوم و نیز ہم مذہب بلکہ ہموطن ہونے کی حیثیت سے بھی کسیکو بیداغ سلامت نچھوڑیگا - کالے کو دیکھو وہ ڈستا تو صرف ایک ہی جگہ پر ہے لیکن بہت دیر نہین گذرنے پاتی ہے کہ اُسکا زہریلا اثر سارے بدن مین پہونچکر جانی دشمن بن جاتا ہے ایسا ہی ایک بیوہ کی بدچلنی کا خراب اثر تمام عزیز اقارب بلکہ ساری قوم کی ذلت اور رسوائی کے لیے کافی ہوسکتا ہے - دنیا مین اُنکی عزت کا اور آخرت مین اُنکے خون کا پیاسا بنکر تمکو دوزخ مین پہونچا دینے کا ذمہ دار ہے - ہندوستان کے مسلمانو - تمکو یاد رکھنا چاہیے کہ تمہارے پاس بہت کم وہ چیزین رہگئی ہین جنپر تمہاری قوم فخر کرے - تمہاری سلطنت گئی - تمہارا علم روز بروز معدوم ہوتا جاتا ہے - تمہاری شجاعت انگریزی سرکار کے قانون کی بدولت

گاؤخوردہ ہوگئی۔ تم مین بہت کم وہ قابلیت پائی جاتی ہے جوانسانون انسان کی زندگی خوشی کے ساتھ کاٹنے کے لیے درکار ہے ہان ایک بات باقی ہے یعنی تمہاری بہنون اور بیٹیون کی پارسائی جسکو اور قومین رشک کی نگاہ سے دیکھ رہی ہین مگر اب وہ زمانہ قریب آگیا ہے کہ تمہارا یہ بھی جوہر رفتہ رفتہ خاک سیاہ ہوجائے اور تمہاری نوجوان رانڈ بہنین اور لڑکیان فطرت کے جوش سے مجبور ہوکر ہمیشہ کیواسطے تمہارے خاندان کو رسوا کردین۔ یہ سمجھ لینا چاہیے کہ پیالہ لبلب ہورہا ہے ذرا بھی حرکت پانی چھلکا دینے کو کافی ہوجائیگی اور پھر تم پر ویسی ہی نظرین پڑینگی جس نظر سے تم اپنے جوار کے اُس خاندان کو (شکر خدا کا ہے کہ ابھی تک ایسے گھر ہزارون مین ایک ہین) دیکھتے ہو جسکے کل اہالیان کی عزت کو صرف ایک عورت کی بدچلنی نے خاک مین ملادیا۔ **صاحب**۔ ہمدردی کا مقتضا یہ ہے کہ کسیکو ننگا دیکھو کپڑا پنہادو بھوکا پاؤ روٹی کھلادو اور پیاسا نظر آئے اُسکو پانی پلادو۔ صحیح بخاری۔ کتاب الادب مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اِشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَاكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ بِي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ اَمْسَكَهُ بِفِيهِ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ اَجْرًا فَقَالَ نَعَمْ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ ترجمہ ایک مرد راستہ چلا جارہا تھا کہ اُسپر پیاس نے سخت غلبہ کیا اُسنے۔ ایک کنوان پایا کنوے مین اُتر گیا۔ پانی پی کے باہر نکلا تو ایک کتا زبان نکالے ہوے پیاس کے مارے نم مٹی چاٹ رہا تھا۔ اُس مرد نے کہا کہ اس کتے کو ویسی ہی پیاس لگی ہے جیسی مجھے لگی تھی۔ یہ کہکے وہ پھر کنوین مین اُتر گیا اور موزے کو اپنے پانی سے بھرا۔ منہ سے تھاما اور کتے کو لا پلایا۔ اللہ نے اُسکا شکریہ ادا کیا اور اُسکے گناہ بخشدیے۔ صحابہ رض نے عرض کیا یارسول اللہ صلعم کیا جانورون کے حق مین بھلائی کرنے سے ہمکو ثواب ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا "ہان" ہر جاندار کے ساتھ بھلائی کرنیمین

ثواب ہے۔ میرے بھائی بہنو کیا یہ تمہاری بہن بٹیان تمہاری نظرون سے ایسی گر گئی ہین
جنکی وقعت تمہارے نزدیک ایک کتّے کے پاسنگ کی برابر بھی نہین ہو سکتی ہے۔ دیکھو اُس
مردِ خدا نے بن کہے سُنے صرف کتّے کی حالت دیکھکر اُسکو پانی پلا دیا تو پروردگار عالم نے
اُسکے گناہ بخش دیے اور تم اپنے ہمجنسون کو جنہون نے آدمی کی صورت پائی ہے ۔ہی بے
آب کیطرح تڑپا رہے ہو اور افسوس کہ ایک قطرہ پانی دینے کے روادار نہین ہوتے مسلمانو
اگر تم خدا کی بیوہ لونڈیون کی سوکھی حلق سینچ کر جان بچاؤ وگے تو کیا یہ اُمید نہین ہے کہ غفور و
رحیم تمہارے گناہون سے درگذر فرمائیگا۔ ہان ہان ضرور امید ہے اور وہ تمکو بہشت کے
سرسبز باغون مین رہنے اور مالکانہ تصرف کرنے کی عزت دیگا۔ غور کرو یہ بات کیسی حیرت انگیز
اور غیرت کے قابل ہے کہ ایک تو دل چلی ملائم طبع لوگ ہین جو کتّون کی ہمدردی مین فخر کرتے
ہین اور ایک ہم ننگ خاندان ہین جنکو اپنے بنی نوع پر کسیطرح رحم نہین آتا۔ افسوس
ہم لوگون مین ہمدردی کا سارا دارمدار اسپر رہگیا ہے کہ فرط غم کے باعث باپ۔ چچا بیوہ کا منہ
نہ دیکھین اور دیکھین تو رو دین۔ اسیطرح جو شخص دیکھے آہ سرد کھینچے اور آنسوؤن کے
دریا بہائے بغیر نہ رہے۔ مگر سمجھنا چاہیے کہ اسکی بنیاد محض جہالت اور نادانی پر ہے
یہ ہمدردی بیوہ کی سخت سخت مصیبتون مین سے ایک چیونٹی کی برابر بھی تخفیف نہین کرسکتی۔
افسوس ہماری وحشت اور نادانی اس درجے تک پہونچ گئی ہے کہ سچی ہمدردی سے
جسمین دُکھیا کا دُکھ کٹے اور ہماری آنکھون مین ٹھنڈک پڑے ہمکو شرم آتی ہے ہم اُسکو
ذلت و نفرت کی نگاہون سے دیکھ رہے ہین۔ مجھے سخت اولجھن ہے کہ اس ذلت
اور نفرت کے سبب پہ ہرچند غور کرتا ہون لیکن میری سمجھ مین کوئی وجہ نہین آتی۔
حضرات۔ تہذیب اور شائستگی کا جزو اعظم ہمدردی ہے۔ جس قوم مین ہمدردی نہین ہے
نہ وہ مہذب ہے نہ شائستہ۔ نیم وحشی بھی نہین۔ گویا ایک بیابانی وحشیون کا غول ہے
ہاے ایک وہ بھی زمانہ تھا کہ ہمارے باپ دادے۔ جاہلون کو علم اور وحشیون کو

تہذیب اور ہمدردی سکھانے کا شرف اور ہر طرح کا اعزاز حاصل کرنے مین وہ خود ہی اپنی نظیر رکھتے
اور ایک یہ زمانہ ہے کہ ہم انکے جانشین اپنی اُلٹی سمجھ کی بدولت ذلت وحشت جہالت اور قساوت
مین اپنے کو بے نظیر بنانے سے فخر کرتے ہین - ہائے ہمارے باپ دادے تو بیگانون کے
حال پر مہربانی فرماتے تھے اور ہم اپنی بہنون اور بیٹیون پر (جو ہماری بائین آنکھ ہین) رحم
کرنے سے اُلٹے پانون پھرتے ہین ہان مگر جھوٹھ موٹھ کا رونا رونے مین چار قدم سب کے
آگے بڑہنے کا دم دعوے رکھتے ہین سنو سنو تم اپنی بہن بٹیون کے جان گداز غم کو راحت
کے ساتھ بدلنے مین گریہ وزاری سے ہرگز کامیاب ہو سکوگے - اگر تم اپنے دلون مین
کچھ بھی شفقت اور غمخوارسی کا اثر پاتے ہو تو اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہے کہ انکا نکاح
کردو اور بھی تمکو تمسے زیادہ تمپر مہربان تمہارے رب نے بنایا ہے -

آٹھوان باب رانڈونکا نکاح قران وحدیث سے ثابت ہونے کے بیان مین - پہلے مطلق نکاح کے ضمن مین اور پھر صراحت کے ساتھ اور پھر اس امر پر بھی غور کیا جائیگا کہ رانڈون کا نکاح سنت موکدہ ہے یا واجب یا فرض

سنو سنو ہمارے سچے دین مین کوئی مسئلہ اور کوئی حکم خلاف مصلحت نہین ہے ہر مسئلہ
اور ہر حکم عین فطرت عین حکمت اور عقل سلیم کے موافق ہے - اسیوجہ سے اللہ پاک نے برے
فعلون کیطرف رغبت دلانیوالی چیزون کو بھی حرام کردیا - جیسے کسیکو نگاہ بد سے دیکھنا یا مرد
کو غیر عورت کے ستر پر اور عورت کو غیر مرد کے ستر پر نظر ڈالنا - اٹھارہوین پارے
سورے نور کے چوتھے رکوع مین ارشاد ہوتا ہے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ
وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ط ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ه وَقُلْ
لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ
اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ

ترجمہ اے پیغمبر صلعم تو ایمان والون سے کہدے کہ وہ اپنی آنکھین نیچی رکھین اور اپنی شرمگاہ
کو بچاتے رہین۔ اسمین انکی خوب ستھرائی ہے۔ جو وہ کرتے ہین الله کو اسکی خبر ہے
۔ اور ایمان والیون کو کہدے وہ اپنی آنکھین نیچی رکھین اور اپنی شرم گاہ کو بچاتی رہین
اور کھلی چیز کے سوا اپنا سنگار نہ دکھائین اور اپنی اوڑھنی اپنے گریبان پر ڈال لین ،،
مسلمانو ہماری شریعت مین ناچ رنگ۔ ڈہول۔ تنبور۔ ستار۔ بانسری۔ اور شہنائی
وغیرہ وغیرہ حرام ہونے کا یہی سبب ہے کہ یہ سب شیطان کے موذن بنکر نفس امارہ کو بہکاتی
ہین اور قوت بہیمیہ کو ورغلان کے زنا کیطرف مائل کر دیتے ہین اور ہرگاہ کہ نکاح بغیر جوان
جوان رانڈون کی پاکدامنی مین دہبا لگنے کا کھٹکا ہے تو ناظرین خود سمجھ سکتے ہین کہ انکا نکاح
کیسا لازم ہے۔ سنو سنو عالم الغیب کو خوب معلوم ہے کہ عورتونکو مرد بغیر اور مردونکو عورت
بغیر زندگی کے دن کاٹنا مشکل پڑیگا۔ نکاح بغیر انکی صحت جسمانی ونفسانی دونون مین نقصان
آئے گا اور کسی کسی کی چال چلن مین بہی فرق آجائیگا جسکے باعث سے نہ صرف پچہتون مین رسوائی
ہو گی بلکہ جہنم سیاہ مین طرح طرح کے عذاب بہی چکہنے پڑینگے اسی مصلحت سے خداوند عالم نے
نکاح کرنے کی فقط اجازت ہی نہین دی ہے بلکہ مہربانی فرماکے رغبت بہی دلائی۔ چوتھے
پارے سورہ نساء کے چوتھے رکوع مین ہے وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ
الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ط وَاللّٰهُ
اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ط بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ
مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ترجمہ اور تم لوگون مین جو شخص آزاد مسلمان
بیبیون سے نکاح کرنے کی وسعت نرکہتا ہو تو ان عورتون سے کرے جو تم لوگون کی ملکیت
مین مسلمان لونڈیان ہین۔ اور الله تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ تم آپسمین ایک ہو۔
پس تم ان لونڈیون سے انکے مالکون کی اجازت سے نکاح کرو اور انکے مہر دستور کے
موافق دے دو۔ وہ نکاح سے قید مین آنے والیان ہون مستی نکالنے والیان نہون۔ اور

چھٹے پارے سورۂ مائدہ ۵ کے پہلے رکوع مین ہے وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ط ترجمہ اور مسلمان پاکدامن عورتین اور اگلے کتاب والون کی پاکدامن عورتین تمہارے لیے حلال ہین جب انکا مہر دینا تم مان لو نکاح مین لانے کے لیے نہ بدکاری کرنے اور چھپی یاری کرنے کے لیے ف یہ آیتین زنا سے بچنے کے لیے نکاح کی ترغیب دے رہی ہین - ان آیتون مین مطلق نکاح کا ذکر ہے جنمین کنواری اور بیوہ دونون شامل ہین - صحیح بخاری اور صحیح مسلم کتاب النکاح مین حضرت انس رض سے روایت ہی فرمایا نبی صلعم نے وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ ترجمہ اور مین عورتون سے عقد کرتا ہون پس جو میرے طریقے سے منہ پھیرے وہ مجھ مین سے نہین ہے ف بیواؤن سے نکاح کرنا حضرت صلعم کا طریقہ ہے جیسا کہ عنقریب آئیگا کہ آپ نے اپنی بیوہ صاحبزادیون کا نکاح کر دیا اور بہت سی بیواؤون سے خود اپنا بھی عقد کیا پس جو شخص رانڈون کے نکاح کو برا جانیگا وہ حضرت صلعم کی نہین شیطان کی امت ٹھہریگا - فتح الباری مین اسی حدیث کی شرح مین ہے وَالْمُرَادُ مَنْ تَرَكَ طَرِيْقَتِيْ وَاَخَذَ بِطَرِيْقَةِ غَيْرِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ ترجمہ حضرت صلعم کا یہ مطلب ہے کہ جو میرا طریقہ چھوڑ دیگا اور کسی دوسرے کا طریقہ اختیار کرے گا وہ مجھ مین سے نہین ہے ف ہائے مسلمانون کو اتنی بھی سمجھ نہین ہے کہ رانڈون کا عقد موقوف کر بیٹھنا بعینہ حضرت صلعم کا طریقہ چھوڑ کے ہندوون کا طریقہ اختیار کرنا ہے - پھر اسی کے آگے فتح الباری مین ہے وَيُؤْتِيْ وَجْهُ لِكَسْرِ الشَّهْوَةِ وَاِعْفَافِ النَّفْسِ وَتَكْثِيْرِ النَّسْلِ ترجمہ اور شادی کیجاتی ہے - شہوت کے توڑنے اور نفس کے پاک رکھنے اور نسل کے بڑہانے کے لیے ف یہ تینون فائدے جسطرح مردون کے نکاح مین پائے جاتے ہین اسیطرح کنواریون اور بیواؤون کے عقد مین بھی - پس ثابت ہوا کہ کنواری اور بیوہ دونون کے عقد کی برابر ضرورت ہے - ابن ماجہ - ابواب النکاح مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے

لہ صحیح بخاری مین حضرت انسؓ سے روایت ہے جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا
فَقَالُوا وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ
وَلَا أُفْطِرُ وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ
لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ
سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي **ترجمہ** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کے گھرون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی عبادت کا حال پوچھتے ہوئے تین شخص آئے۔ جب اُنکو (حضرت صلعم کی عبادت کی) خبر دی گئی تو گویا وہ
حضرت کی عبادت کو کم سمجھے۔ بولے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر کہان ہو سکتے ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے تو اگلے پچھلے سب گناہ (اگر بالفرض ہون بھی) بخش دیے گئے۔ ایک نے کہا مین رات بھر ہمیشہ نماز
پڑھتا رہونگا۔ دوسرے نے کہا مین ہمیشہ روزہ رکھتا ہونگا۔ افطار نہ کرونگا (یعنی عید بقرعید اور تین دن ایام تشریق
کے سوا) اور نہ چھوڑونگا۔ تیسرے نے کہا مین عورتون سے یکسوئی کرونگا۔ کبھی شادی نکرونگا۔ پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہی ہو جنہون نے ایسا ایسا کہا۔ خبردار
ہو قسم ہے خدا کی مین تمسے زیادہ خدا سے ڈرنیوالا ہون اور تم سے زیادہ خدا کا خوف کرنیوالا۔ لیکن مین روزہ
بھی رکھتا ہون اور افطار بھی کرتا ہون۔ نماز بھی پڑھتا ہون اور سوتا بھی ہون۔ اور عورتون سے شادی کرتا ہون
پس جو میرے طریقے سے منہ موڑے وہ مجھ سے نہین ہے **ف** غور کرنے کا مقام ہے کہ حضرت صلعم نے ایک
شخص کا نکاح سے انکار کرنا پسند نہ فرمایا چہ جائے کہ خدا کی لاکھون بیوہ لونڈیون کو سوگ کے طلسمی جنگل مین عمر بھر
حیران اور سرگردان رکھنا۔ اور پھر اُس مقدس مرد نے کچھ نکاح کو بُرا سمجھکے نہین انکار کیا تھا بلکہ یہ سمجھ کے
کہ نکاح کرنے سے عبادت مین کچھ کمی آجائیگی۔ سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو بھی ناپسند فرمایا اور
زجر کیا اور یہان تو بیواؤن کے نکاح مین ذلت سمجھی جاتی ہے۔ کمینہ پن لگا جاتا ہے۔ جو بیوہ نکاح کرے

اسپر حقارت کی نظرین پڑتی ہین۔ لعن طعن کی بوچھارین ہوتی ہین۔ دو خصمی کہی جاتی ہے۔ معاذ اللہ کیفر کی باتین اگر حضرت صلعم کے زمانے مین ہوتین تو ایسے لوگون سے سلام و کلام بند ہو جانا کچھ تعجب کی بات نہ تھی۔ فتح الباری کی نوین جلد حدیث موصوف کی شرح مین ہے والمراد من ترك طريقتي واخذ بطريقة غيري فليس مني ولمح بذلك الى طريق الرهبانية فانهم الذين ابتدعوا التشديد كما وصفهم الله تعالى وقد عابهم بانهم ما وفوه بما التزموه وطريقة النبي صلى الله عليه وسلم الحنيفية السمحة فيفطر ليتقوى على الصوم وينام ليتقوى على القيام ويتزوج لكسر الشهوة واعفاف النفس وتكثير النسل وقوله فليس مني ان كانت الرغبة بضرب من التاويل يعذر صاحبه فيه فمعنى فليس مني ليس على طريقتي ولا يلزم ان يخرج عن الملة وان كان اعراضا وتنطعا يفضي الى اعتقاد رجحية عمله فمعنى فليس مني ليس على ملتي لان اعتقاد ذلك نوع من الكفر۔ وفي الحديث دلالة على فضل النكاح والترغيب فيه

ترجمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ جسنے میرا طریقہ چھوڑا اور کسی دوسرے کا طریقہ اختیار کیا وہ مجھ مین سے نہین ہے اور اسکے باعث وہ رہبانیت کیطرف جھک گیا۔ اسلیے کہ راہبون نے سختی گرہ لی تھی جیسا کہ خدا نے بیان فرمایا ہے اور خدا نے اونکو الزام دیا کہ اُنھون نے جسکو اپنے اوپر لازم کر لیا تھا پورا بھی نہ کر سکے (اور کیسے پورا کر سکتے۔ انسان اُسی تکلیف کو اُٹھا سکتا ہے جسکو خدا نے مقرر فرمایا ہے۔ کیونکہ خدا کی مقرر کی ہوئی تکلیف کبھی اعتدال سے زیادہ نہین ہوتی۔ وہ اوتنی ہی تکلیف دیتا ہے جسکی انسان طاقت رکھتا ہے۔ اور اپنی طرف سے تکلیفون کے گڑھ لینے مین اول تو اونکے گڑھ لینے کا گناہ ہوگا اور پھر وہ اُٹھ بھی سکینگی جیسے ہملوگون نے بیواؤون کا بٹھلا رکھنا ہندوؤن کی دیکھا دیکھی گڑھ لیا ہے ہم بیواؤن کو تکلیف دیتے ہین۔ وہ اپنی جان پر کھیل کے تکلیف اُٹھاتی ہین۔ یہ رہبانیت سے بھی زیادہ بُرا طریقہ ہے۔ پھر روسیاہ افعال کا الگ کھٹکا بنا رہتا ہے۔ کھٹکا کیا وقوع بھی ہو جاتا ہے۔ بعضی بیوائین ایسی بھی دیکھی گئی ہین کہ نکاح کے لیے کہا گیا تو چڑھ گئین پھر ضبط نہو سکا تو نکل بھاگین۔ یہ غیرت کا مقام ہے اسپر دوسرون کو عبرت لینی چاہیے۔ کوئی جوان بیوہ اپنے نفس پر بھروسا نہین کر سکتی کہ اس بھری جوانی مین

خواہ مخواہ اپنے دل کو بغیر نکاح کے قابو مین رکھہ سکیگی - اور جب کہ خود بیوہ بھروسا نہین کر سکتی تو وارث لوگ پرائے نفس پر کیسے بھروسا کر سکتے ہین - حضرت مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی قدس سرہ اپنے رسالۂ نکاح بیوگان مین تحریر فرماتے ہین - وطرفہ آنست کہ از نبودن نکاح دوم چہ قدر آفات وگناہان میشوند کہ در پردہ بشوند گاہے زن با زن مشغول میشود کہ بلاشبہہ حرام است وگاہے بجہت قید پردہ نشینی بسوے محرمان خود رغبت مینمایند - چنانکہ مادر بسوے پسر خود گاہے دیدہ بازی وخندہ وقہقہہ بیجاے نمایند وسخنان مزاح وقصہ ہاے زنان ومردان باہم وافسانہاے شہوت انگیز میگویند وادناے آن خیالات فاسدہ است کہ دامنگیر خاطر زن جوان مے باشد مانند زن شوہر نادیدہ بلکہ زیادہ تر ازان - چہ زن شوہر نادیدہ از صحبت زنان بامردان نا واقف مے بود وشوہر دیدہ خود ازین ماجرا آگاہ گردیدہ وبازآن را نمے یابد - ونباید فہمید کہ این بدگمانے وعیب جوئی زنان پارسا است بلکہ بیان احوال طبیعت است کہ مقتضاے طبیعت وخلقت ہمین است کہ اگر کسے ازین امور مبرا پاک بود باوے سروکارے نیست لیکن چون ازین مقتضیات بشری بیغمبر زادیہا کہ بہترین زنان اند پاک ومبرا نباشند ونکاح ہاے چند کردہ باشند در حق دیگرے این صفا وبے پروائی را پنداشتن سخت بیوقوفی است وگستاخی **ترجمہ** اور طرفہ یہ ہے کہ دوسرا نکاح نہونے سے کسقدر آفتین اور گناہ ہوتے ہین - کہ درپردہ ہوتے ہین - کبھی عورت عورت کے ساتھ مشغول ہوتی ہے جو یقیناً حرام ہے اور کبھی پردہ نشینی کی قید سے (اسجگہ یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ پردہ نشینی کی مذمت ہے - پردہ نشینی نہ ہو تو خدا جانے کیا کیا آفتین برپا ہون - مذمت ہے تو بیواؤن کا نکاح نہ کرنے کی ہی) اپنے محرمون کیطرف رغبت کرتی ہین - جیسے مان اپنے بیٹے کیطرف - کبھی دیدہ بازی اور ٹھٹھا اور قہقہہ اڑاتی ہین اور ہنسی کی باتین اور عورتون اور مردون کے باہمی قصے اور شہوت انگیز افسانے کہتی ہین - اور ان خیالات فاسدہ کا ادنی مرتبہ یہ ہے کہ جوان بیوہ کے دل مین وہ جاگزین ہوجاتے ہین - مثل کنواری عورت کے بلکہ کنواری سے زیادہ - کیونکہ کنواری عورتون اور مردون

کی صحبت سے نا واقف ہوتی ہے - اور بیوہ خود آپ اس مزے سے واقف ہو چکی ہے اور اب اسکو نہین باقی ہو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ یہ پارسا عورتون کے ساتھ بدگمانی اور عیب جوئی ہو - بلکہ طبیعت کے حالات کا بیان ہے - طبیعت اور خلقت کا مقتضی یہی ہے - اگر کوئی ان امور سے مبرا اور پاک ہو اُس سے کچھ سروکار نہین ہے لیکن ہر گاہ ان بشری تقاضون سے پیغمبر زادیان جو تمام عورتون سے افضل ہین پاک اور مبرا نہون - کئی کئی نکاح کیے ہون تو دوسرے کے حق مین اس صفائی اور بے پروائی کا گمان کرنا سخت بیوقوفی ہے اور گستاخی - اسجگہ ضمنی بحث مین طوالت ہو گئی - اب پھر ہم فتح الباری کیطرف رجوع کرتے ہین) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سیدھا ہے بخشش والا ہے - افطار کیا جاتا ہے (یعنی رمضان مبارک کے سوا اور دنون مین روزہ بھی رکھا جاتا ہے تو افطار بھی کیا جاتا ہے) تاکہ روزہ رکھنے پر طاقت بنی رہے - اور سویا جاتا ہے تاکہ قیام نماز پر طاقت ہو اور شادی کیجاتی ہے تاکہ شہوت ٹوٹ جائے نفس پاک رہے اور نسل کی بڑہتی ہو - اور حضرت صلعم نے جو فرمایا ہے کہ وہ مجھ سے نہین ہے اُسکی شرح یہ ہے کہ اگر اُسنے حضرت صلعم کے طریقے پر عمل کرنے سے کسی تاویل کے ساتھ تامل کیا ہے تو معذور رکھا جائیگا (معذور بھی صرف اس بات مین کہ مذہب سلام سے خارج نہوگا) اور مجھ سے نہین ہے کے معنی یہ ہونگے کہ میری راہ پر نہین ہے - اور اگر روگردانی یا باریک بینی کی نظر سے حضرت صلعم کا طریقہ چھوڑا ہے تو مجھ سے نہین ہے کے معنی یہ ہونگے کہ میرے دین پر نہین ہے (کیونکہ اسمین یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ اسکی سمجھ معاذ اللہ حضرتؐ کی سمجھ سے بہتر ہے - اب غور کرنا چاہیے کہ ہندوستان کے اپنے منھ شریف بنے والے کسوجہ سے بیوأونکے نکاح نہین کرتے - صاحب روگردانی اور باریک بینی ہی کی نظر سے نہین کرتے ہین حضرتؐ نے خود بیوأون سے نکاح کیے اور اپنی بیوائین بیاہ بھی دین اور یہان ہیٹی سمجھی جاتی ہے کمینہ پن شمار کیا جاتا ہے - اور ادچھی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جس سے خواہ مخواہ لازم آتا ہے کہ حضرت صلعم سے یہ زیادہ سمجھ یا ان کی شرافت حضرت صلعم کی شرافت سے بڑھ گئی - تو فرمایئے اس حالت مین ان کا ایمان رہا کہ گیا) اور حدیث موصوف نکاح کی فضیلت بتا رہی ہے اور نکاح کی رغبت دلا رہی ہے - ۱۲ منہ -

کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ لَّمْ یَعْمَلْ بِسُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ ترجمہ
نکاح کرنا میرا طریقہ ہے اور جو میرے طریقے پر نہ عمل کرے وہ مجھہ مین نہین ہے۔ احیاء العلوم
کتاب النکاح مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اَلنِّکَاحُ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَقَدْ
رَغِبَ عَنِّیْ ترجمہ نکاح کرنا میرا طریقہ ہے جو میرے طریقے سے منہ پھیرے وہ مجھہ سے منہہ پھیر چکا
نیز احیاء مین ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے اَلنِّکَاحُ سُنَّتِیْ مَنْ اَحَبَّ فِطْرَتِیْ فَلْیَسْتَنَّ بِسُنَّتِیْ
ترجمہ نکاح میرا طریقہ ہے جو میری فطرت کو دوست رکھے اسکو لازم ہے کہ میرے
طریقے پر چلے ف ان حدیثون سے ثابت ہوا کہ جسکو حضرت صلعم کی پیاری اُمت مین داخل
ہونا منظور ہو جو اللہ کے پیارے حبیب کو دوست رکھتا ہو اُسکو چاہیے کہ بیوہ کا عقد کر دینے
اور کرا دینے مین کوشش کرے اور جو نہ کریگا منہ پھیریگا ذلیل سمجھیگا حضرت صلعم کی پیاری اُمت
سے راندا جائیگا۔ جامع ترمذی ابواب النکاح مین حضرت ابو ایوب رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ اَلْحَیَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاکُ
وَالنِّکَاحُ ترجمہ چار چیزین پیغمبرون کے طریقے مین سے ہین۔ حیا اور خوشبو اور مسواک اور
نکاح۔ صحیحین کتاب النکاح مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَ
اَحْصَنُ لِلْفَرْجِ ترجمہ اے گروہ جوانان تم مین جسکو نان ونفقہ دینے کی طاقت ہو اسکو چاہیے
کہ نکاح کرے اسلیے کہ نکاح آنکھہ کو بدنگاہ سے اور شرمگاہ کو بدفعلی سے خوب بچاتا ہے ف
حضرت صلعم کے زمانے مین عورتون کو اُنکے عقد سے روکنے والی کوئی چیز نہ تھی ہان بیوی
کے نان و نفقے کا خوف جوان جوان مردون کو البتہ جو کثرت سے مفلس تھے عقد کرنے کی اجازت
نہین دیتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس حدیث مین خاص کرکے مردون کیطرف خطاب ہوا تاہم نکاح
کا فائدہ بتلانے مین عورتین بہی شریک کرلی گئین الحق نکاح جسطرح مردون کو نظر بازی اور بدچلنی
سے بچاتا ہے اُسیطرح اور بلکہ اُس سے زیادہ عورتون کا محافظت کرنیوالا ہے۔ اور بغیر نکاح

کے جوان مردون کیطرح جوان رانڈون کے لیے بہی سخت اندیشہ ہے - فتح الباری مین اسی حدیث کی شرح مین ہے خص الشباب بالخطاب لان الغالب وجود قوۃ الداعی فیھم الی النکاح بخلاف الشیوخ وان کان المعنی معتبرًا اذا وجد السبب فی الکھول والشیوخ ایضًا ترجمہ خاص کر کے جوانون کو اسلیے نکاح کی رغبت دلائی گئی ہے کہ نکاح کیطرف اُبھارنیوالی قوت بخلاف بڈہون کے جوانون مین اکثر ہوا کرتی ہے - اور یہ قوت اگر ادھیڑ اور بوڑھون مین پائی جاوے تو باعتبار معنی کے یہی حکم انکے لیے بہی شامل ہے **ف** اسیطرح جوان بیواؤن کا عقد ادھیڑ اور بوڑہی رانڈون پر مقدم ہے اور جوان رانڈون سے اُترکے ادھیڑ بیواؤن کا حصہ ہے ادھیڑ مردون کے بہ نسبت ادھیڑ عورتون کی خواہش نفسانی بڑہی چڑہی رہتی ہے جیساکہ دوسرے حصے کے پانچوین باب مین "رجوع الشیخ الی صباہ" سے انشاء اللہ ہم سند دینگے - اگر کسی ضعیفہ کو خواہش ہو تو نکاح سے مانع کوئی اُسکو بہی نہین ہوسکتا ہے - جامع ترمذی کتاب النکاح مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ **ترجمہ** جب تم کو (یعنی تمہاری کنواری خواہ بیوہ بہن بیٹی کے نکاح کے لیے) ایسا شخص پیغام دے جسکے دین اور چال چلن سے تم خوش ہو تو اُسکو بیاہ دو - نہ بیاہ دوگے تو زمین پر فتنہ اور بڑا فساد ہوگا - نیز جامع ترمذی مین اسی حدیث کے بعد ابوحاتم مزنی رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا جَآءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَاَنْكِحُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ قَالَ اِذَا جَآءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَاَنْكِحُوْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **ترجمہ** جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جسکا دین اور اخلاق تمہارے نزدیک اچھا ہو (یعنی وہ تمہاری کنواری خواہ بیوہ بہن بیٹی سے عقد کرنے کا پیغام دے) تو اُسکو تم بیاہ دو - نہ بیاہ دوگے تو زمین پر فتنہ اور فساد ہوگا - صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ اُسمین کچھ نقصان ہو (یعنی وہ غریب ہو یا غیر کف ہو یا کوئی

اور اُس مین فیہ ہو) آپ نے فرمایا جب تمہارے پاس وہ شخص آئے جسکا دین اور اخلاق تمہارے نزدیک اچھا ہو تو تم اُسکو بیاہ دو تین مرتبہ آپ نے یہی فرمایا مجمع البحارین اِلّا تفعلوہ تکن فتنۃٌ کی شرح مین لکھا ہے۔ اِن لم تزوجوا من ترضون دینہٗ وخلقہٗ وترغبوا فی مجرد الحسب والجمال تکن فتنۃ وفساد لانھما جالبان الیھما وقیل ان نظرتم الی صاحب مال وجاہٍ یبقی اکثر النساء والرجال بلا تزوج فیکثر الزنا ویلحق العار والغیرۃ بالاولیاء فیقع القتل ویھیج الفتن ترجمہ یعنی اگر دیندار اور نیک چلن آدمی سے نکاح نہ کروگے اور صرف دنیاوی عزت اور خوبصورتی پر جھکوگے تو فتنہ اور فساد ہوگا کیونکہ روپیہ اور خوبصورتی یہ دونون فتنے اور فساد مین کھینچنے والی چیزین ہین۔ اور یون بھی حدیث کے معنی بیان کئے گئے ہین کہ اگر تم مال اور مرتبے والے کی تلاش مین رہوگے تو بہت سے مرد اور بہت سی عورتین بغیر بیاہی رہجاینگی اور جب بغیر بیاہی رہینگی تو زنا کی کثرت ہوگی۔ زنا کی کثرت سے کُنبے والون کو شرم اور غیرت آئیگی تو خون ہونگے اور فساد برپا ہوگا **مصنف** میرے قومی بھائی بہنو ذرا سوچو اور غور کرو ہرگاہ کہ مال ومراتب کی تلاش مین صرف دیر ہونے کے سبب سے دنیا مین فتنے اور بڑے فساد کا خوف ہو تو اب آپ ہی انصاف کیجیے لاکھون جوان بیواؤون کو تمام عمر بغیر بیاہی رکھنے سے کیونکر اطمینان ہوسکتا ہے۔ نسائی کتاب النکاح مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ثلثۃٌ حقٌ علی اللہِ عونُھم کذا وکذا والناکحُ الذی یُرید العفاف ترجمہ اللہ پر تین شخصون کا حق ہے کہ ان کی اعانت فرمائے وہ فلان فلان ہین اور وہ شخص ہے جو گناہون سے بچنے کے لیے نکاح کرے۔ احیاء العلوم مین حدیث ہے مَنْ نکحَ للہِ وانکحَ للہِ استحقَّ ولایۃَ اللہِ ترجمہ جو اللہ کی خوشی کے لیے نکاح کرے اور اللہ کی خوشنودی کے لیے نکاح کردے وہ اسبات کا مستحق ہوجاتا ہے کہ اللہ اُسکی سرپرستی فرمائے **ف** پس ثابت ہوا کہ گناہ سے بچنے اور اللہ کو خوش رکھنے کے لئے جو بیوہ اپنا نکاح کرے گی اور

جو لوگ اُسکا نکاح کر دینگے اُن سب کی اللہ مدد کریگا اور سرپرستی فرمائے گا - نیز احیا میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدْ اَحْرَزَ شَطْرَ دِیْنِہٖ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ فِی الشَّطْرِ الثَّانِیْ ترجمہ جسنے شادی کرلی وہ اپنے نصف دین کی حفاظت کر چکا اب اُسکو لازم ہے کہ اللہ سے نصف دوسرے مین ڈرے ف اس حدیث مین اسطرف اشارہ ہے کہ انسان کے دین مین غالباً دو ہی وجہ سے خرابی پڑتی ہے - یا شرمگاہ کے باعث سے یا پیٹ کے سبب سے - پس جسنے شادی کرلی وہ شرمگاہ سے تو گویا بچگیا اب صرف پیٹ سے بچنا اسکو باقی رہا دیکھو احیاء العلوم اسی حدیث کے بعد سنن نسائی - کتاب عشرۃ النساء باب حب النسا مین و نیز حدیث کی دوسری کتابون مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا النِّسَاءُ وَالطِّیْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ ترجمہ دنیا مین سے عورتین اور خوشبو دو چیزون کی محبت مجھ مین پیدا کردی گئی ہے اور میری آنکھون کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے نماز مین ف اسیطرح قانون قدرت نے عورتون کے دل مین جن مین سے بیوائین کسیطرح خارج نہین ہوسکتی ہین مردون کی محبت پیدا کردی ہے - پھر ملاحظہ کیجیے عورتون کی محبت آپکے دلمین اسقدر رجے تک تھی کہ آپ فرماتے ہین اَصْبِرُ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَلَا اَصْبِرُ عَنْھُنَّ ترجمہ کھانے پینے سے مین صبر کرسکتا ہون لیکن عورتون سے مجکو صبر نہین آتا ہے ف اب حضرات ناظرین کی انصاف بھری سمجھ پر یہ چھوڑ اجاتا ہے کہ ہرگاہ حضرت رسول مقبول صلعم عورتون سے نہین صبر کرسکتے ہین تو یہ رانڈ بیچاریان مردون سے کیونکر صبر کرسکتی ہین - اور پھر عمر بھر کے لیے کیسے -

ترغیب نکاح مین اور بہت سی آتین اور حدیثین ہین - اختصار کے لیے ہم اتنے ہی پر

لہ مشکوٰۃ المصابیح مین ہے کہ بیہقی نے شعب الایمان مین انس رض سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا تزوج العبد فقد استکمل نصف الدین فلیتق اللہ فی النصف الباقی لمعات مین ہے انما جعل التزوج نصفا لان الغالب فی افساد الدین الفرج والبطن ۱۲ منہ سے دیکھو مواہب لدنیہ اور زرقانی وغیرہ ۱۲ منہ

بس کرتے ہین - تاہم موقع موقع پر انشاء اللہ کچھ اور بھی ہدیۂ ناظرین کیجائینگی - طوالت تو ہوتی جاتی ہے مگر کچھ آثار صحابہ بھی پیش کیے بغیر نہین رہا جاتا - اچھا - منجملہ کثیر التعداد آثار کے صرف دو اثر پر ہم کفایت کر لینگے - لیجے احیاء العلوم مین ہے کہ حضرت عمر رضہ[سلہ] نے فرمایا لَا یَمْنَعُ مِنَ النِّکَاحِ اِلَّا عَجْزٌ اَوْ فُجُوْرٌ ترجمہ "نکاح سے منع کرنیوالیان صرف دو چیزین ہین ایک محتاجگی اور دوسرے بد چلنی" اسکے بعد امام غزالی کہتے ہین فبین اَنَّ الدِّیْن غیر مانع منہ اذ حصر المانع فی امرین مذموین ترجمہ پس معلوم ہوا کہ ہمارا دین نکاح کرنے سے نہین منع کرتا ہے کیونکہ نکاح سے منع کرنیوالی شے صرف دو ہی بری چیزون مین منحصر ہے حاصل یہ کہ انسان یا تو اسوجہ سے نکاح نہین کرتا ہے کہ بیوی کا نان ونفقہ دینے کی اسکو طاقت نہین ہوتی یا اسوجہ سے کہ وہ عیاش ہوتا ہے اور عیاشی کے باعث اسکا دل نکاح پر جمتا نہین ہے - دوسری وجہ تو مردون مین بھی پائی جاسکتی ہے اور عورتون مین بھی جیسے اوباش مرد اور ناچنے گانے والی عورتین لیکن پہلی وجہ فقط مردون کو نکاح سے باز رکھ سکتی ہے نہ عورتون کو کیونکہ عقد کرنے سے عورت اوراپنے نان ونفقے سے سبکدوش ہوجاتی ہے مگر افسوس کہ ہماری قوم مردون کی محتاجگی کی جگہ پر مظلوم بیوائون کے حق مین ایک بیہودہ عار قائم کر لیے بغیر نہ رہ سکی - نیز احیاء مین ہے کہ حضرت ابن عباس رضہ فرماتے ہین لا یتم نُسُكُ الناسك حتے یتزوج ترجمہ عبادت کرنے والی کی عبادت پوری نہین ہوتی جبتک وہ نکاح نہین کرتا - اسکے بعد امام غزالی کہتے ہین یَحْتَمِلُ اَنَّہٗ جعلہ مِنَ النسك وتتمة لہٗ ولکن الظاهر انّہ اراد بہ انہ لایسلم قلبہٗ لغلبة الشهوة الا بالتزویج ولا یتم النسك الا بفراغ القلب ترجمہ احتمال ہے کہ ابن عباس رض نے نکاح کو جزو عبادت اور اسکا تتمہ قرار دیا ہو لیکن ظاہراً ان کا مطلب یہ ہے کہ خواہش نفسانی کے غلبے کے باعث سے دل بغیر نکاح کے سلامت نہین رہتا - اور دل کے سلامت رہے بغیر کوئی عبادت پوری نہین پڑتی مصنف ہای بدقسمت

سلہ فتح الباری مین ہے کہ ابن ابی شیبہ نے طاوس سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رض نے ابی الزوائد سے فرمایا اِنَّمَا یَمْنَعُكَ مِنَ التَّزَوُّجِ عَجْزٌ اَوْ فُجُوْرٌ

رانڈون کا کوئی کہان تک دُکھڑا روئے - دُنیا تو برباد ہی گئی تھی رہی سہی عبادت سو اُس مین بہی بٹا لگ گیا مگر یہ الزام صرف کنبے ہی والون پر نہین ہے خود بیواؤن پر بہی ہے - وہ جھڑکی دہمکی اور طعنون کی بھرمار سہنے کے لیے اپنا دل اور جوتی پیزار و نیز لکڑیون کی مار کھانے کے لیے اپنے ہاتھ پانون مضبوط کر کے اپنے اپنے وارثون کو اپنے اپنے نکاح کا پیغام کیون نہین دیتی ہین - رانڈون کو لازم ہے کہ سچے معبود کی عبادت سچے جی سے کرنے کے لیے دنیا کی جھوٹی شرم کو دور کرین - بہائی برادری کی لعنت ملامت سب کچھ انگیز کر لین مگر نکاح مین دیر نہ کرین امام غزالی کہتے ہین اِنَّ النکاح معینٌ علی الدین ومہین للشیاطین وحصن دون عدو اللّٰہ حصین

ترجمہ نکاح دین کی کمک کرنے والا ہے اور شیطانون کا رسوا کرنے والا - اور الله کے دشمن یعنی شیطان سے بچنے کے لیے مضبوط قلعہ ہے - درمختار کتاب النکاح مین ہے لیس لنا عبادۃ شرعت من عہد آدم علیہ السلام الی الآن تستمر فی الجنۃ اِلّا النکاح والایمان ترجمہ نکاح اور ایمان کے سوا ہمارے لیے کوئی ایسی عبادت نہین ہے جو حضرت آدمؑ کے زمانے سے لیکر تا ایندم مشروع رہی ہو اور پھر جنت مین بھی برابر قائم ہے **قرآن وحدیث سے رانڈون کے عقد کا صریحی ثبوت** واضح ہو کہ بغیر عقد کے بیواؤن مین سخت سخت فتنے اور فساد کا احتمال ہونے کے باعث اُنکے نکاح کی اشد ضرورت ہے یہی وجہ ہے کہ حق تعالیٰ رانڈون کا نکاح کر دینے کا حکم اور نکاح سے روکنے کی سخت ممانعت فرماتا ہے - سورۂ بقر کے تیسوین رکوع مین ہی وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ترجمہ جب عورتونکو تمنے طلاق دیدیا اور وہ اپنی عدت[1] تک پہونچ گئین تو اب اُنکو اس بات سے

رانڈون کے نکاح کا قرآن وحدیث سے صریح ثبوت

[1] عدت اُس زمانے کا نام ہے جسمین بیوہ ہونیکے بعد عورت سوگ کرتی ہے اور جبتک وہ زمانہ گذر نہ جائے کسی دوسرے سے نکاح نہین کر سکتی طلاق کی عدت تین حیض ہے اور موت کی چار مہینے دس دن اور یہ اُسوقت ہے کہ عورت حاملہ نہ ہو اگر حاملہ ہو تو موت وطلاق دونو نکی عدت وضع حمل ہے ۱۲ منہ

نہ روکو کہ وہ اپنے خاوندون سے (یعنی جنکو وہ خاوند بنایا چاہتی ہین انسے) اپنا نکاح کرلین جبکہ آپسمین دستور کے موافق وہ راضی ہوجائین یہ نصیحت اسکو ملتی ہی (یعنی اس نصیحت سے فائدہ اٹھاتا ہی) جو اللہ اور پچھلے دن (یعنی قیامت پر) ایمان رکھتا ہی۔ اسمین تمکو بڑا فائدہ ہی اور بڑی ستھرائی ہی اور تمہارے نفع نقصان کو اللہ جانتا ہی تم نہین جانتے پھر اسی رکوع مین کچھ آیتون کے بعد ارشاد ہوتا ہے وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ

ترجمہ جو لوگ تم مین سے مرجائین اور بیبیان چھوڑ جائین وہ بیبیان چار مہینے دس دن تک اپنے کو روک رکھین پھر جب عدت کو پہونچ جائین تو تمپر کچھ گناہ نہین ہے جو اپنے حق مین وہ دستور کے موافق (نکاح یا نکاح کا پیغام) کرین۔ اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ کو اسکی خبر ہے **ف** رانڈون کا نکاح کردوگے اسکی بھی خدا کو خبر ہے نہ کروگے اسکی بھی خبر ہے۔ کردوگے تو خوش ہوکے بہشت کے باغون مین تمہارے گھر بنائیگا۔ نہ کروگے ضد سے ٹھلا رکھوگے تو پھپکارین مارتی ہوئی دوزخ مین جھونک دیگا۔ اٹھارین پارے سورۂ نور کے چوتھے رکوع مین حکم ہے وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ ترجمہ اور بیاہ دو تم رانڈون کو اپنی قوم سے جامع ترمذی ابواب الصلوۃ مین حضرت علی رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے یَا عَلِیُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا اَلصَّلٰوةُ اِذَا اٰنَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا کُفُوًا ۱ھ ترجمہ اے علی تین چیزون مین دیر نہ کرو وقت آجائے تو نماز مین دیر نہ کرو۔ جنازہ حاضر ہو تو اسکی تجہیز و تکفین مین نہ دیر کرو۔ بیوہ عورت کے لیے کفو ملے تو اسکے نکاح مین نہ دیر کرو **ف** مسلمانو دیکھو رانڈون کے نکاح کے لیے اسی اہتمام سے حضرت رض فرماتے ہین جس اہتمام سے فرض نماز اور جنازے کی تجہیز و تکفین کے لیے ارشاد فرمارہے ہین ایک جگہ اور ایک ہی عنوان سے تینون چیزون کا حکم دینا اسبات پر دلیل ہے کہ جسطرح وقت آنے پر پنجوقتہ نماز کا ادا کرنا اور جنازہ حاضر ہونے پر اسکا کفنانا اور دفنانا فرض ہے ایسا ہی

جوان رانڈون کا عقد کردینا بہی لازم ہے۔ اور جسطرح تجہیز وتکفین کے بغیر مُردے کا ڈال رکھنا جائز نہین ہے اسیطرح نکاح کردیے بغیر خواہش مند بیوہ کا بٹھلار کھنا بہی سخت ناجائز اور نفرت کے قابل ہے۔ صاحب۔ بٹھلار کھنا کیسا۔ حضرت کا فرمان یہ ہے کہ اُنکے عقد مین دیر بہی نہ کیجاے۔ ابہی عقد بیوگان کے ثبوت مین ہم اور بہی آیتین اور حدیثین لکہتے اگر حضرات ناظرین کے قیمتی وقت کا خیال نہ آجاتا نکتہ دیکھو حضرت صلعم کے زمانے مین کس کثرت سے نکاح بیوگان کا رواج تھا پھر بہی اللہ ورسول کیطرف سے تاکید کا آنا اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ تاکید بطریق پیشین گوئی کے ہم ہندوستان کے اُن مسلمانون کو فرمائی گئی ہے جو اپنے اچھے دستور کو چھوڑکر۔ شیطانی بہلاوے مین آن کر غریب رانڈون کو جیتے جی تڑپاتے ہین اور اُنکا نکاح نہین کردیتے۔ حضرت صلعم کے جہان اور ہزارون معجزے ہین ایک یہ بہی ہے کہ آئندہ ہونے والی بات کو پہلے ہی سے سمجھکر تدارک فرمایا۔ مگر بڑے شرم کی بات ہے کہ اللہ حکم فرمائے اُسکا رسول معجزہ دکھائے اور ہماری وہی مدام مرغے کی ایک ٹانگ رہے۔ کفار مکہ جسطرح حضرت صلعم کے معجزون کو نہ مانتے۔ جادو کہکر ٹال دیتے اور بت پرستی سے باز نہ آتے اُسی طرح کا برتاؤ اب ہندوستان کے جاہل مسلمان بلکہ خواص بہی کرنے لگے۔ جہل مرکب مین پڑکے قرآن وحدیث سے مُنہ موڑ گئے۔

رانڈون کا نکاح کیا ہی سنت موکدہ ہی یا واجب یا فرض

رانڈونکا نکاح کیا ہے سنت موکدہ ہے یا واجب یا فرض

فتاوی عالمگیری کتاب النکاح مین ہے "انہ فی حالة الاعتدال سنة مؤكدة وحالة التوقان واجب" ترجمہ اعتدال کیحالت مین نکاح سنت موکد ہے اور جوش کی حالت مین واجب ہے"۔ درمختار مین ہے "ویکون واجبا عند التوقان فان تیقن الزنا الابه فرض نهاية" ترجمہ "جوش طبیعت کے وقت نکاح واجب ہے اور اگر بغیر نکاح کے زنا کا یقین ہوجائے تو نہایت فرض ہے" تو فرمائیے حضرات۔ رانڈونکا نکاح سنت موکدہ ہے یا واجب یا فرض۔ سنت موکدہ ہونے سے تو کسیکو انکار ہو ہی نہین سکتا ہے۔

اگر ہم اللہ کا نام لیکے کہہ سکتے ہین کہ واجب اور فرض بہی ہے بلکہ ہم تہوڑی دیر مین سمجھا دینگے
کہ فرض عین ہے۔ واجب اور فرض کا نام سننے سے لوگون کے کان تو کھڑے ہو گئے
ہونگے لیکن ہم امید کرتے ہین کہ جب وہ غور کرینگے تو ہمارے ساتھ وہ بہی اتفاق کرلینگے۔
اور کیون نہین کیا تمام عورتون کیطرح رانڈون کی طبیعتین بہی ابہار نہین کرتی ہین کیا
اُنکے دلون مین ہوائے نفسانی کے ولولے نہین اُٹھتے ہین۔ کیا سنسان راتون مین اُنکو جوانی
کے اُمنگ نہین آستاتے ہین کیا قدرتی جوشش سے وہ بےچین نہین ہو جاتی ہین (کہو
ہان) اچھا تو تمہی مہربانی کرکے یہ بہی بتادو کہ اس حالت مین اُنکا نکاح واجب ہوا کہ نہین۔
(خوب مضبوط ہوکے کہو ہان واجب ہوا) گو بیواؤون کے عزیز اقارب یا بعضی بیوائین
بہی چکنی چپڑی باتین بنا کے ہزار کہین لیکن قانون فطرت تو اُنکے اختیار مین نہین ہے۔
اگر کوئی اکا دُکا بیوا ایسا کرتی تو ہم خرق عادت بہی مان لیتے لیکن خرق عادت عام تو نہین
ہوتا ہے۔ ہر کس و ناکس تو کرامات نہین دکہا سکتا ہے۔ کیا یہ بات کسیطرح سمجھ مین آسکتی
ہے کہ قدرتی جوشش جو انسان کے لیے لازم بلکہ اُسکی اصل فطرت مین داخل ہے
اُسکے دست بُرد سے پچیس چھبیس لاکھہ قابل نکاح بیواؤون کے دل کیونکر بچ سکتے ہین
رانڈون کی کیا حقیقت ہے اس طبعی جوشش نے تو بڑے بڑے اولیاء اللہ کی رفاقت کی ہی
بلکہ اور انبیاء علیہم السلام کی بہی۔ اور اگر یہ نہوتا تو انسان کو ملائکہ پر فضیلت نہوتی بلکہ اُسکے
کمال مین ایک طرح کا نقصان رہجاتا ہان مگر جب تک جائز طریقے مین خرچ کیا جاتے تب
تلک تو وہ کمال کمال ہے اور جب اُسنے ناجائز اور ممنوع طریقے کا رُخ لیا تو وہی کمال وبال
جان اور دین و دنیا کا جنجال ہو جاتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ جوشش طبعی ہے اور خلقی جب تک
بیوائین انسانی جامے مین ہین تب تلک تو اُنکا پنڈ نہین چھوڑیگا۔ ہان اگر وہ مر کہپ جائین
بڈہی ہو جائین یا کوئی شاذ نادر بیماری آزاری مین گھل کے انسانیت سے گذر جائے تو اُسکی
بات ہی جدی ہے۔ ورنہ عموماً جوان مزاج بیواؤون کے دل پر جو حالت طاری ہو رہی ہے۔

ناگفتہ بہ ہے۔ اگرچہ وہ ڈر سے دباؤ سے یا جھوٹی شرم اور بناوٹ سے اور درحقیقت اپنی حماقت سے زبان پر نہ لائین لیکن خدا کو دیکھا نہیں تو عقل سے پہچانا۔ سنائی دے تو کان دھر کے سن لو کس زور سے عقل چلّا کے پکار رہی ہے کہ بیشبہہ نفسانی جوش کے زبردست ہاتھ جوان جوان رانڈون کے وحشی دلون کو ادہر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر پلٹے کھلا رہے ہین سچ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِنَ الْجُنُوْنِ ترجمہ جوانی جنون کی ایک شاخ ہے۔ پس ایسی بیواؤن کے نسبت جس کے دماغ مین کچھ بہی عقل اور انصاف کی روشنی ہوگی واجب کہنے مین ایک لمحے کے لیے بہی تامل نکرے گا۔ اچھا وجوب تو ثابت ہوچکا رہی فرضیت سو وہ بہی ہم انشاءالیہ تمسے منا لینگے۔ سنو سنو۔ بہتیری رانڈون کو نکاح نہونیکے باعث پانون ڈگ جانیکا یقین ہوجاتا ہے اور جسکو نکاح نہونے کے باعث سے پانون ڈگ جانیکا یقین ہوجائے اوس کا نکاح نہایت فرض ہے پس ثابت ہوا کہ بہتیری رانڈون کا نکاح نہایت فرض ہے۔ فرضیت ثابت کرنے کے لیے ہمنے دو دعوے کیے ہین اول یہ کہ بہتیری رانڈون کو بغیر نکاح کے زنا کا یقین ہوجانا دوسرا یہ کہ جسکو بغیر نکاح کے زنا کا یقین ہو اُسکا نکاح نہایت فرض ہونا۔ پہلے دعوے کے ثبوت مین زیادہ طوالت کی ضرورت نہین صرف اُن منحوس واقعات کی شہادت کافی ہے جو نہایت افسوس نہایت شرم کے ساتھ بعض بیواؤن کے نسبت ہمکو سننے پڑتے ہین۔ ابہی تو اکادکا چوری چھپے ہے لیکن اگر غفلت کی یہی نیند اور زمانے کی یہی رفتار رہی تو پھر آیندہ کھُلم کھلا ہونے کا ڈر ہے اور پچھلا دعوی تو بدیہی الثبوت ہے۔ درمختار سے ثابت ہونے کے علاوہ ہر فرد بشر سمجھ سکتا ہے کہ اگر بغیر نکاح کے زنا کا یقین ہو تو نکاح نہایت فرض ہے۔ پس ثابت ہوگیا اور اچھی طرح سے ثابت ہوا کہ اکثر بیواؤن کا نکاح واجب ہے اور بہتیری رانڈون کا نہایت فرض ہے۔

صاحبو آگ بگولا نہو جاؤ - مجھ غریب پر غصہ کرنے سے تمکو کچھ پھل نہین جانے کا - اگر تمہین غیرت ہے تو اپنی اپنی رانڈون کے نکاح کی خبر لو - واجب اور فرض کے نام سے تمکو چڑھ ہے تو اچھا تم سرے سے سنت موکدہ ہی کہتے جاؤ - سنت موکدہ کیا کم ہے مگر یہ بھی سوچ لو سنت موکدہ پر چلنے مین کچھ گناہ تو نہین ہے - ہان پیچھے سے کہین اسمین بھی نہ کچھ فیہ نکل آئے - کیا سنت موکدہ کے چھوڑ دینے والے پر عتاب نہین ہے - کیا سنت مین ذلت اور اوچھاپن سمجھ کے چھوڑ دینے مین کفر نہین ہے - ہمارا تو اعتقاد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو سنت عام طور پر لتاڑی جاتی ہو اور اسپر توہین کی نظرین پڑ رہی ہون اُسکا پھر سے قائم کرنا اور اُسکی گئی عزت کو پھر سے دلون مین بٹھلا دینا ہر مسلمان مرد اور عورت کا فرض عین ہے - یون فرض کا ترک کرنے والا فاسق کہا جائیگا لیکن کافر نہین ہو سکتا اور سنت کو ذلیل سمجھ کے چھوڑ دینے والے کے تو ایمان ہی کا ٹھکانا نہین رہتا اور کیونکر جب کہ اوسنے سنت کی ہیٹی کی تو صاحب سنت یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیٹی کر چکا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیٹی کی تو جسنے اُنکو رسول کر کے بھیجا ہے یعنی اللہ کی ہیٹی کر چکا اور جب اوسنے اللہ کی ہیٹی کی تو اُسکے ایمان کا کہان ٹھکانا رہا -

رانڈون سے نکاح کا فرض عین ہونا

رانڈون سے نکاح کا معیوب سمجھنا کفر ہے

ہمکو افسوس ہے کہ اس قسم کے ذکر مین جیسا کہ ابھی ہم کر رہے ہین لوگ بھڑ اُٹھتے ہین اور کہتے ہین "دیکھو فلان شخص نے سبکو کافر بنا ڈالا" مگر تعجب کہ وہ اپنے کرتوت پر نظر نہین ڈالتے اور نہ یہ سمجھتے ہین کہ اپنے حق مین کیا بس بو رہے ہین - صاحبو تھوڑی دیر کے لیے غصے کی آگ فرو کر دو - انصاف پسندی کا جامہ پہن لو اور آنکھین کھول کے دیکھو یہ تم کیا غضب جوت رہے ہو - تم اپنی نادانستگی مین وہ باتین کر گذرتے ہو جن سے کفر کا الزام تمپر خواہ مخواہ صحیح ہو جاتا ہے تب بھی ہم مسلمان کو جب تک کہ وہ مسلمان ہے کافر کہنے کی جرءت نہین کرتے ہین -

دوستو خدا سے ڈرو - خدا تو فرماتا ہے "تم رانڈون کے نکاح کردو" - اُسکا پیارا رسول

فرماتا ہے "تم رانڈون کے نکاح مین دیر نکرو" ہاے تم کہتے ہو "رانڈون کے نکاح مین ذلت ہے اور اوچھاپن ہے" تو اب کون کہے گا کہ تمنے الله و رسول کو نہین جھٹلا یا ہاے اب آگے زبان سے نہین نکلتا کیا کہون اور قلم کی ہمت نہین پڑتی کیا لکھون مگر ہم تمہارے مجنونانہ برتاؤ مین ایسے بیچین ہو گئے ہین کہ جبراً و قہراً خواہ مخواہ بولنا ہی پڑتا ہے اور کیون نہین تم اپنے حق مین جو کانٹے بو رہے ہو اُسکی خبر کر دینا بہی تو ہمارا فرض ہے پھر تمہاری سمجھ مین آئے چاہے نہ آئے ۔ ذرا سوچو تو سہی الله و رسول تو تمکو کرنے اور جلدی کرنے کا حکم دیتا ہے اور تم کہتے ہو "معیوب ہے" (نعوذ بالله من غضب الله و غضب رسول الله) اگر رانڈونکا نکاح واقعی معیوب ہے جیسا کہ تم غلط طریقے پر سمجھ گئے ہو تو (توبہ توبہ) تمہارے اور تمام زمین و آسمان کے خالق پر دو سخت معیوب الزامون مین سے ایک ضرور لازم آتا ہے ۔ یا تو جان بوجھ کے اُسنے معیوب اور ذلیل کام کے لیے تمکو حکم دیا اور یا تو اُسکے علم مین نقصان ہے ۔ اوسنے اپنی نادانی سے بُرے کو اچھا سمجھ لیا ۔ ہاے غضب جسطرح یہ حیرت کی بات ہے کہ جسکی ذات تمام عیوب اور تمام نقصانات سے پاک ہے اور اُسکا پاک ہونا صرف نقلاً نہین عقلاً بہی واجب ہے وہ معیوب کام کا حکم کیونکر دیسکتا ہی معاذ الله اگر ایسا کرتا تو اُسکی ذات ہر ہر نقصان سے پاک کہان سے رہ جاتی ۔ اوسیطرح یہ بہی حیرت کی بات ہے کہ جو تمہارا اور تمام مخلوقات کا پیدا کرنے والا ہے وہ تو (العیاذ بالله) جاہل اور نادان ہو جائے اور تم اور تمہارے ہندو پیشوا جو تمام کائنات کیطرح اُسیکے پیدا کیے ہین واقف کار اور سمجھدار بن جائین ۔ اجی لاحول ولاقوة ۔ استغفر الله ۔ بیشبہہ عقلاً اور نقلاً دونون طریقون مین حق سبحانہ و تعالے کی ذات اس سے بہت زیادہ پاک ہے کہ وہ کسی معیوب اور ذلیل کام کے لیے حکم کرے یا اوسکے علم مین ایک چیونٹی پہر چیونٹی تو بہت ہوتی ہے چیونٹی کی لاکھون کرورون حصونمین سے ایک حصے کی برابر نہین یہ بہی بہت ہوتا ہی جزو لایتجزی کی برابر بہی غلطی ہو سکے غرض نہ اوسنے معیوب کام کا حکم دیا ہے اور نہ اُسکے نہایت وسیع اور غیر متناہی علم مین کچھ نقصان ہے ۔ **مسلمانو** اگر تمکو اپنا ایمان پیارا ہے تو توبہ کرو

اور سچے دل سے توبہ کرو خدا معاف کرنیوالا ہے اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ ترجمہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُسنے کبھی گناہ نہین کیا۔ عالم خیال مین ہم مدتون غور کرتے کرتے تھک گئے مگر ہمکو کوئی ایک بھی ایسی نظیر نہین ملی کہ اللہ ورسول ص کے کسی حکم کو مسلمانون نے اسقدر بیرحمی سے لتاڑا ہو جیسا کہ ہندوستان کے نادان مسلمان اس حکم کو جسکے لیے ہمسے روئے رویا نہین جاتا ہے لتاڑ رہے ہین اللہ کا جو حکم ہے اور رسول صلعم کی جو سنت ہے اُسکو عورت مرد چھوٹے بڑے تمام مسلمان نہایت عزت سے لینے مین اپنا شرف سمجھتے ہین لیکن ہندوستان کے مسلمانون کا خدا بھلا کرے جانے کیا ہوگیا ہے جو اللہ کے اس معزز حکم اور رسول کی اس قیمتی سنت کو ذلت اور حقارت کی نظر سے دیکھہ رہے ہین اور پھر بھی دعوی ہے کہ مسلمان ہین اللہ کے بندے ہین اور رسول صلعم کی امت ہین۔ ایک ادنی سے ادنی گناہ ہوتا ہے اُسکا بھی کرنیوالا اپنی آنکھین نیچی کرلیتا ہے۔ مگر یہ نہایت تعجب کی بات ہے کہ لوگ اللہ اور رسول صلعم کو جھٹلاتے ہین اور بجاے اسکے کہ پشیمان ہوتے توبہ کرتے فخر کررہے ہین ع چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ بھلا ایسے لوگون کا کیا ٹھکانا ہے ہاے اللہ کے حکم اور رسول ص کی سنت سے ایسی عداوت ہوگئی ہے کہ عقد ثانی کو لوگ بدتر از کفر سمجھ رہے ہین۔ اُنکے نزدیک جو نکاح مین ذلت ہے وہ زنا مین مشکل سے ہے اگر کوئی بیوہ زنا مین بدنام ہوجائے تو کچھ پروا نہین لیکن اگر چاہو کہ نکاح کردین تو ممکن نہین زہر دے کے مارڈالنا اور خود بیوہ کو زہر کھالینا گوارا ہے مگر ننانہیالی رسم چھوڑدینے کی ذلت اور اللہ ورسول کا حکم مان کے نکاح کردینے اور نکاح کرلینے کی رسوائی اُن سے نہین سہی جاتی ہے۔ یون زنا ہو تو اسکو کوئی کچھہ نہ کہے بلکہ اور پردہ پوشی[1] کیجاے لیکن اگر کوئی

[1] ہمارا اعتراض پردہ پوشی پر نہین ہے۔ جو اعتراض ہے وہ یہ ہی کہ نکاح کیون نہ کردین جو نہ زنا کی نوبت آئے نہ پردہ پوشی کی ضرورت پڑے ۱۲ منہ۔

نیک نیت بیوہ سنت رسول صلعم سمجھ کے نکاح کرے تو صرف اسکی شرافت ہی مین بٹا لگجاہی بلکہ لعن طعن کی بہرمار مین اسکی زندگی دوبہر کردی جائے - آخر کیون - اسلیئے کہ اُسنے ہندوؤن کی چال چھوڑدی اور قرآن و حدیث پر عمل کرلیا - اگر ہمارا معبود ایسا رحیم نہوتا جیسا کہ ہے تو ممکن تھا کہ آسمان پھٹ پڑتا - اگر ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمة للعالمین نہوتے تو کچھ تعجب نہ تھا کہ زمین شق ہوجاتی اور قارون کیطرح یہ لوگ ہنسا دیئے جاتے یا کوئی اور ہی عذاب عام امم سابقہ کیطرح نازل کردیا جاتا - اچھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے عذاب عام تو نہین آنیکا لیکن کیا قبر مین بھی نہین جانا ہے - صاحبو ہمارے گذشتہ کلام کو دیکھو اور آئندہ کلام پر غور کرو اللہ و رسول کے حکم کے خلاف چلنے مین فقط بیواؤن کے ہی سر پر ظلم کا آرا نہین چل رہا ہے بلکہ نظم عالم مین فرق آرہا ہے مسلمانون کی قوم بنا اور دین دونون جہان سے جارہی ہے - جو ازلی شقی ہین انکا تو ذکر نہین لیکن جنکے دلمین ذرا بھی نور ایمان ہوگا وہ خون کے آنسوون رو دینگے بلکہ ایک مرتبہ رانڈ اور رانڈون پر ظلم کرنے والے اُنکے عزیز بھی مذہبی جوش مین آن کے ہمارے ساتھ اتفاق کرلینگے لیکن یہ زبانی جمع خرچ تو کام کا نہین کرکے دکھادین تو ہم مانین کیا کسی مسلمان کے دیکھے (بشرطیکہ اُسمین اسلامی حمیت بھی ہو) یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی عمدہ سنت کی اسطرح ذلت و خواری کیجاتی ہو جسطرح کہ ہورہی ہے اور ذلت و خواری ہوتی بھی کسکے ہاتھہ سے ہو خود حضرت ہی کا کلمہ پڑھنے والون اور آپ ہی کے نام پر مرنیوالون کے ہاتھہ سے - ہاے مسلمانو - تمکو یہ کیا ہوگیا - تمہاری اسلامی حمیت تمہین کیون جواب دے گئی - جس قوم کو تم کافر مشرک کہتے ہو اُسکی بیچ مین (اور لطف یہ کہ وہ خود بھی تمسے خوش نہین) [۱]

سلہ اس رسم کی بُرائی ہندوؤن کے بھی ذہن نشین ہوتی جاتی ہے وہ رانڈون کے عقد مین ہمسے زیادہ سرگرمی سے کوشش کررہے ہین - ہمارے نزدیک اُنکی کوشش بڑی عزت اور بڑی منزلت کے قابل ہے - ۱۲ منہ

اپنے سچے معبود اور سچے نبی کو کیون جھوٹلا رہے ہو۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور رسول صلی اللہ وسلم کی سنت کی اور درحقیقت خود اللہ پاک کی اتنی بےحرمتی پر کیون کمر کسے ہو۔ یقیناً مسلمانون مین اس سے زیادہ بڑھ کے کبھی کوئی اور خرابی نہ آپڑی ہوگی جو ہندوستان کے ناسمجھ مسلمانون نے اپنے ہاتھون اپنے سر پر نازل کرلی ہے۔ کیا اسوقت ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کا فرض نہین ہے کہ پوتھی کا مسئلہ چھوڑ کے قرآن وحدیث کی مٹی ہوئی عزت پھر سے قائم کرین اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گوہار دوڑین۔ مسلمانو۔ تمہارے دماغ مین اگر اسلامی روشنی ہے تو کہو "ہان" زور سے کہو "ہان" فقط زبان ہی سے نہین دل سے بھی کہو "ہان" اچھا "ہان" کہہ چکے ہو تو اب "ہان" کہنے کی لاج بھی کرو۔ یون تو "ہان" کہنا معتبر نہین "ہان" پر عمل کرو اور جہاد اکبر کا ثواب لوٹو تو جانین حضرات آپ ہی انصاف کیجیے اگر اللہ کا ایسا حکم ماننے اور رسول کی ایسی سنت پھر سے زندہ کرنیکو ہم فرض عین کہہ رہے ہین تو کیا برا کہتے ہین۔ نہ سمجھ مین آیا ہو تو یون سمجھ لیجیے۔ رانڈون کے نکاح مین ذلت سمجھنے سے اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیٹی ہوتی ہے۔ اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹے ٹھہرتے ہین۔ اللہ کے علم مین نقصان لازم آتا ہے سنت رسول کی ذلت ہوتی ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرافت مین بٹا لگتا ہے ہندوون کے رسم ورواج کے مقابلے مین قرآن وحدیث کی توہین ہوتی ہے۔ اور جس چیز کے سبب اللہ ورسول کی ہیٹی ہو اللہ ورسول جھوٹے ٹھہرین۔ اللہ کے علم مین نقصان لازم آئے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذلت ہو۔ حضرت صلی اللہ وعلیہ وسلم کی شرافت مین بٹا لگے۔ ہندوون کے رسم ورواج کے مقابلے مین قرآن وحدیث کی توہین ہو اس چیز کا اپنی طاقت بھر دفع کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض عین ہے۔ تو ثابت ہوا کہ رانڈون کے نکاح مین ذلت سمجھنے کو اپنی طاقت بھر دفع کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض عین ہے پس ہمارا مطلب ثابت ہوگیا جس سے جسطرح ہوسکے رانڈون

کے نکاح مین ذلت سمجھنے کو دفع کرے اور یہ ظاہر ہے کہ جب تک رانڈون کے نکاح کا رواج نہوگا تب تلک ذلت کا سمجھنا بھی نہین دفع ہونے کا۔ پس رواج کا قائم کرنا اپنی طاقت بھر ہر مسلمان مرد اور عورت کا فرض عین ہے۔ اب جس سے جسطرح ہو سکے رواج قائم کرنے مین کوشش کرے۔

نوان باب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کثیر التعداد رانڈون سے عقد کرنے اور آپکی صاحبزادیون۔ نواسیون۔ پھوپھیون اور پھوپھی زاد بہنون کے دو دو اور دو سے زیادہ عقد ہونے کے بیان مین و نیز اس بیان مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیوہ کی اولاد مین تھے بیوہ کی دوسرے عقد سے

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح تو گیارہ[۵۱] کیے ہین اور مشہور روایت کے موافق گیارہ کیے ہین۔ لیکن کنواری سے صرف ایک[۵۲] اور باقی سب بیواؤن سے۔ حضرت زینب بنت جحش تو طلاق سے بیوہ تھین باقی اور سب خاوند کی موت سے۔ کسیکا عقد آپ سے دوسرا تھا اور کسیکا تیسرا اور شاید کہ ام المساکین زینب بنت خزیمہ و نیز ام المومنین میمونہ کا پانچوان ہو۔ جیسا کہ علیحدہ علیحدہ ہر ایک کا ذکر انشاء اللہ ہم عنقریب عرض کرینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۵۱ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے اختیار دیا تھا آپ جتنے چاہتے عقد کرتے۔ بائیسوین پارے مین سورہ احزاب کے چھٹے رکوع مین ہے تُرْجِي مَن تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَن تَشَاءُ ترجمہ اے ہمارے پیغمبر وہ ان عورتون مین سے توجسکو چاہے چھوڑ دے اور جسکو چاہے اپنے پاس جگہ دے یہ اجازت صرف آپ ہی کے لیے مخصوص تھی۔ اور لوگون کو چار بیبیون سے زیادہ جمع کرنا درست نہین ہے ۱۲ منہ ۵۲ یعنی حضرت عایشہ صدیقہ سے ۱۲ منہ۔

کے گیارہ عقد ہونے مین مشہور کی قید ہمنے اسلیے بڑہادی کہ آحاد روایات کے موافق اور بہی بہت سے نکاح آپ نے کیے ہین۔ جنہین سے بعض بیبیون کو ملاقات سے پہلے اور بعض کو ملاقات کے بعد بضرورت طلاق دیدی۔ اور بعضی بیبیان ملاقات کے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حین حیات مین وفات کر گیئن اور بعض سے ابہی ملاقات کی نوبت نہ آئی تہی کہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی۔ اور بعض کی نسبت کچہہ معلوم نہین ہوا۔ تفصیل دیکہنے کا جی چاہیے تو نقشہ ملاحظہ فرمائے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر مشہور بیبیون کا نقشہ ماخوذ از مواہب اللدنیہ و زرقانی

نمبر شمار	بیبیان	بیبیون کے باپ	خاندان	کیفیت
۱	اُم شریک غُزَیَّہ	جابر بن عوف	قریش بنی عامر بن لوی	غُزَیَّہ نام ہی اور اُم شریک کنیت ہی۔ ناظرین کو اس نام اور اس کنیت کی بظاہر تین بیبیان معلوم ہوتی ہونگی مگر واقع مین غالباً ایسا نہین ہی۔ جیسا کہ اصحاب مین ہی۔ جو بات جمع کرنیمین معلوم ہوتی ہی وہ یہ ہی کہ اُم
۱	اُم شریک غُزَیَّہ	نامعلوم	انصار بنی نجار	شریک ایک ہی ہین پر نسب مین اختلاف پڑگیا ہی کہ انصاریہ ہین یا عامریہ ہین قریش سے یا ازدیہ ہین دوس سے۔ اور ان تینون نسبون کا جمع ہونا بہی یون ممکن ہی کہ اصل مین تو ہون قریش سے اور بیاہی گیئین ہون دوس مین اسلیے دوس کے نسب سے مشہور ہو گیئین پہر دوسری شادی ہوئی ہوا انصار مین اسوجہ سے انصاریہ کہی گیئین،
۱	اُم شریک غُزَیَّہ	جابر بن حکیم	دوس ازد	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو طلاق دیا مگر اسمین اختلاف ہی کہ قبل دخول کے دیا یا بعد دخول کے۔ چونکہ طلاق کیوجہ بیان کرنے مین اور زیادہ طوالت تہی اسلیے ناظرین ہمکو معاف کرینگے انکی نسبت و نیز آیندہ اور بیبیون کی نسبت

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر مشہور بیبیان

نمبر شمار	بیبیان	بیبیوں کے باپ	خاندان	کیفیت
۲	خولہ بنت حکیم	حکیم بن امیہ سلمی	بنی سُلیم	خولہ نام ہے اور ابو عمر کے نزدیک ام شریک کنیت ہے۔ اور طلاق پایا انہونے قبل دخول کے۔ یہ عثمانؓ بن مظعون کی بیبی ہین عثمان بن مظعون سے انکا نکاح غالباً حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طلاق پانیکے بعد ہوا جیسا کہ یقین کیا ہے ابن جوزی نے۔ اور اُسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کا عقد اور لوگوں سے منع نہیں ہوا تھا۔ یہ بڑی نیک۔ صحابیہ اور فاضل عورت تہین۔ ان سے بہت سی حدیثین روایت کی گئی ہین۔
۳	خولہ بنت ہذیل	ہذیل بن ہبیرہ	×	ملک شام سے بیاہی آتی تہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین پہونچنے سے پہلے ہی ستے مین قضا کر گئین۔
۴	عمرہ بنت یزید	یزید بن جون	بنی کلاب	قبل دخول کے طلاق پایا
۵	اسماء بنت نعمان	نعمان بن جون بن حارث	کندہ	قبل دخول کے طلاق پایا
۶	ملیکہ بنت کعب	کعب	بنی لیث	صحیح روایت کے موافق قبل دخول کے طلاق پایا
۷	فاطمہ بنت ضحاک	ضحاک بن سفیان	بنی کلاب	طلاق پایا غالباً قبل دخول کے۔
۸	عالیہ بنت ظبیان	ظبیان بن عمرو ابن عوف	بنی کلاب	طلاق پایا بعد دخول کے اور کہا گیا ہے قبل دخول کے چونکہ ابہی تک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کا نکاح اور لوگون پر منع نہین ہوا تھا اسلیے انہون نے اپنا عقد اپنے چچا زاد بہائی سے کرلیا جن سے اولاد بہی پیدا ہوئی۔

نمبر شمار	بیبیان	بیبیونکے باپ	خاندان	کیفیت
۹	قُتَیلہ بنت قیس	قیس	کِندہ	ابھی ملاقات کی نوبت نہ آئی تھی بلکہ اپنے میکے حضرموت سے مدینے کو پہونچی بھی نہ تھین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی۔
۱۰	سَنی بنت اسماء	اسماء بن صلت	بنی سلیم	قبل دخول کے قضا کر گئین۔ رشاطی نے روایت کی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عقد ہونیکی جب انکو خبر پہونچی تو اسقدر خوش ہوئین کہ شادی مرگ ہو گئین
۱۱	شَراف بنت خلیفہ	خلیفہ	بنی کلب	یہ دحیہ کلبی کی بہن ہین۔ ابھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچنے بھی نہین پائی تھین کہ راستے مین قضا کر گئین۔
۱۲	لیلی بنت خطیم	خطیم	+	قبل دخول کے طلاق پایا۔ یہ قیس بن خطیم مشہور شاعر کی بہن ہین۔ ابن سعد نے ذکر کیا ہی کہ جاہلیت کے زمانے مین ان سے مسعود بن اوس نے عقد کیا تھا جن سے عمرہ اور عمیرہ پیدا ہوئین۔ عورتون مین سب کے پہلے جسنے اپنی بیٹی اور دونواسیون سمیت حضرت سے بیعت اسلام کی یہی لیلی بنت خطیم ہین۔
۱۳	اُم شریک غفاریہ	جابر	غفار	قبل دخول کے طلاق پایا۔
۱۴	اُم حرام	×	×	
۱۵	سلمیٰ بنت نجدہ	نجدہ	بنی لیث	قبل ملاقات کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی
۱۶	سبا بنت سفیان	سفیان	بنی کلاب	×

نمبر شمار	بیبیان	بیبیون کے باپ	خاندان	کیفیت
۱۷	شاۃ بنت رفاعہ	رفاعہ	*	
۱۸	شنباء بنت عمرو	عمرو	بنی غفار یا بنی کنانہ	بعد دخول کے طلاق پایا
۱۹	عمرہ بنت نعماویہ	نعماویہ	کندہ	
۲۰	لیلی بنت حکیم	حکیم	اوس	

چونکہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر مشہور بیبیان ہین اسوجہ سے اُنکے پہلے خاوندون کے نام معلوم ہونے مین عموماً ہمکو ناکامی رہی مگر ظاہرا انکے حالات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تھین یہ سب بیوائین - مثلاً ام شریک غُزیّہ - ام شریک خولہ بنت حکیم - اُم شریک غفاریہ اور اُم حرام کی کنیتین شہادت دے رہی ہین کہ اُنکی شادی ہونی کیسی تو صاحب اولاد بھی ہو چکی تھین کیونکہ عرب مین عام دستور تھا کہ مان باپ اکثر اپنی اولاد کے نام سے پکارے جاتے تھے - باپ کے لیے اُسکی اولاد کے نام کے پہلے (ابو) کا لفظ زیادہ کیا جاتا تھا جسکے معنی باپ کے ہین اور مان کے لیے "اُم" کا لفظ بڑھایا جاتا تھا جسکے معنی "مان" کے ہین مثلاً اُم سلمہ کے معنی ہین سلمہ کی مان اور ام حبیبہ کے معنی ہین حبیبہ کی مان - سلمہ اُم سلمہ کے بیٹے کا نام تھا اور حبیبہ ام حبیبہ کی بیٹی کا نام - پس اسی عام قاعدے کے موافق غالباً یہ بیبیان بھی اپنے لڑکون کے نام سے مشہور ہوئین - یعنی پہلی تین بیبیون کے لڑکون کا نام "شریک" تھا عرب مین ایک نام کے لوگ کثرت سے ہوا کرتے تھے اور ام حرام کے بیٹے کا نام "حرام" تھا - اور لیلی بنت خطیم کی نسبت تو نقشے مین صراحۃً ثابت ہو چکا ہی کہ وہ جب اسلام لائی تھین اُنکے ساتھ اُنکی نواسیان تک موجود تھین - بلکہ نقشے مین تمکو یہی پتا لگ گیا ہوگا کہ اُنکے پہلے (یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ورنہ احتمال ہے کہ مسعود کے پہلے) انھون نے اور بھی شادی کی ہو) خاوند کا نام مسعود تھا - کاش اگر ہمارے اگلے مورخین کو خبر ہوتی کہ ہندوستان کے مسلمانون کا بیڑا طوفان بے تمیزی مین پڑ جائیگا تو سب کام

چھوڑ کے اسکی ٹوہ ضرور لگا جائے کہ ہر ایک بیبی کے کے کئی نکاح ہوئے اور اونکے خاوند کون کون تھے۔ تب بھی انکا ہمپر و نیز تمام قوم پر احسان رہیگا۔

وہ اپنی بے انتہا فیاضی سے جسقدر بتا گئے ہین اگر ہمکو سمجھ ہے تو ہمارے لیے نہایت کافی اور وافی ہے۔ اور نہین تو اس سے ہزار چند زیادہ ہو تو کیا اندہے کے آگے روئے اپنی آنکھین کھوئے) خدا کا ہم شکر کرتے ہین۔ اگر ہمارے مقدس مورخین اسقدر دریا دلی نہ کر جاتے تو آج ہم کچھ نہین کر سکتے تھے۔ اچھا۔ اب اسکو مختصر کر کے ہم پھر اصل مطلب کیطرف رجوع کرتے ہین۔ ابھی تھوڑی دیر گذری ہو گی ہمنے دعوی کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کثیر التعداد بیبیان سب کی سب ثیبہ ائین تھین سو تب تو قیاساً تھا لیکن اب روایۃً بھی ثابت کر دینگے۔ دیکھو۔ مواہب لدنیہ اور زرقانی جلد تین ذکر ام المومنین عائشہؓ مین ہے وَلَمْ یَتَزَوَّجْ بِکْرًا غَیْرَهَا کَمَا فِی الصَّحِیْحِ قَالَ الْحَافِظُ وَهُوَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ بَیْنَ اَهْلِ النَّقْلِ ترجمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضؓ کے سوا اور کسی کنواری عورت سے نکاح نہین کیا۔ جیسا کہ صحیح حدیث مین ہے۔ حافظ نے کہا ہے کہ اسپر اہل نقل کا اتفاق ہے۔ حضرات۔ اب وقت آگیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان بیواؤن سے عقد کرنا تمکو ہم بتائین جو بالاتفاق تمہاری ماین ہین اور جنمین سے حضرت (خدیجہؓ) پچیس برس اور حضرت (زینب بنت خزیمہ) دو تین مہینے شرف ملازمت مین رہ کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہی وفات پا گئین۔ اور باقی سب برسون آپ کی خدمت مین متمتع اور آپ کے بعد تک زندگی کی دنیا مین قائم رہین لیکن انکا ذکر چھیڑنے سے پہلے ہمکو یہ عرض کرنے کی ضرورت ہے کہ بہت سے امور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص تھے جو کسی اور دوسرے کے لیے ہرگز جائز نہین ہین۔ پس جس امر کے نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہونا معلوم ہو جائے اسکی پیروی کرنا یا نظیر لینا روایۃً اور درایۃً دونون ممنوع ہے۔ اچھا اب یاد رکھنا چاہیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ تھا کہ آپ کے بعد آپ کی بیبیون کا نکاح حرام مطلق تھا آپ کی بیبیان نکاح کرتین تو دو حال سے خالی

نہ تھا یا تو کافر سے کرتین یا مسلمان سے - کافر سے تو ہو نہین سکتا تھا کیونکہ مسلمان عورت کا نکاح
کافر مرد سے قطعاً ناجائز ہے - اور مسلمان سے بہی نہین ہو سکتا تھا اسلیے کہ آپ کی ازواج مطہرات
حرمت اور عزت کے اعتبار سے تمام جہان کے مسلمانون کی مائین تھین اور مان کا نکاح سب
جانتے ہین بیٹے پر کیسا سخت حرام ہے - اللہ پاک اکیسوین پارے مین سورۂ احزاب کے
پہلے رکوع مین فرماتا ہے اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ
ترجمہ "نبی مسلمانون پر خود انکی جانون سے زیادہ مہربان ہے اور اسکی بیبیان مسلمانون
کی مائین ہین" - پھر اسی سورے کے ساتوین رکوع مین ہے وَلَا اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْ
بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ترجمہ (مسلمانو) تمکو کسیوقت جائز نہین ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
تم اسکی بیبیون سے نکاح کرو - یہی خصوصیت کیوجہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج
مطہرات کے سوا سلف سے لیکر خلف تک تمام بیواوون کے نکاح ہوتے رہے یہانتک
کہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوہ صاحبزادیون اور نواسیون کے بہی ہوئے (جیسا کہ
عنقریب تفصیل کے ساتھ واقفیت پیدا کرنیکا تمکو موقع ملیگا - ہمارے نادان بہائیون
سے کوئی پوچھے کیا ہماری بیوائین اسوجہ سے نہین بیاہی جاتی ہین کہ انکو خاوند بہی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسر پیغمبر تھے کیا اُن پر بہی آسمانی کتابین اُترتی تھین جن مین اُنکی
بیبیان لوگون کی مائین بنا دی گئین اور اُنکا نکاح حرام کر دیا گیا - ہم تو یہی سمجھتے تھے اور اب
بہی سمجھتے ہین کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے خاتم النبیین فرمایا ہے - اللہ سچا ہے
اب آپ کے بعد وہ کسیکو پیغمبری نہین دینے کا لیکن یہ نہین معلوم کہ ہندوستان مین
لاکھون پیغمبر ہمیشہ ہوتے رہتے ہین - اسوقت کیسا ہی کوئی جاہل لٹھ ہو گا اُسکی بہی زبان سے
(بشرطیکہ مسلمان ہو) نہین نہین کے سوا (ہان) کی صدا نہ سنائی دیگی لیکن یون (نہین نہین
کہنا اور نہ کہنا سب برابر ہے جب تک عمل بہی اُسکے مطابق نہو - مسلمانو اب اسبات کی ضرورت
آپڑی ہے کہ رانڈون کا نکاح کر کے ثابت کر دو کہ تم اپنے پیغمبر کا ہمسر کسیکو نہین سمجھتے ہو -

ہم تسلیم کرتے ہین کہ مسلمان لوگ رانڈوں کے نکاح مین کچھ حضرتؐ کی ہمسری سمجھ کے نہین خلل انداز
ہوتے ہین لیکن غضب تو یہ ہے کہ وہ ایک کافری رسم کے درم ناخریدہ غلام ہین اُنکے وحشیانہ برتاؤ سے
جسطرح ہندوون کی غلامی برس ہی ہے اُسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسری بہی ٹہیک ہی
ہے۔ خدا کی شان۔ غلامی کسکی کرین۔ بُت پرستون کی۔ اور برابری کسکی کرین۔ جسکی کسی پیغمبر اور کسی
فرشتے نے بہی نہ کی ہو۔ ہاے ان باتون مین دل لرزجاتا ہے آنکھون کے تلے اندھیرا چھا
جاتا ہے۔ اگر مسلمانون مین غیرت ہے اور اُنکے دلون مین رسول رب العالمین کی ہیبت
ہے تو ضرور تھرانے لگے ہونگے اور اپنی الٹی سمجھ پر خود اپنے آپ کو نفرین کرینگے اگر مسلمانون
کو کل قیامت کے دن ہندوون کے گروہ سے الگ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
جھنڈے کے نیچے اہل بیت رسول اللہ اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا منظور ہے
اور حوض کوثر پر ساقی کوثر کے پیارے پیارے ہاتھون سے وہ پانی پینے کا شوق ہے جو دودھ
سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار
ہوگا تو دنیا مین ہندوون کی غلامی کا بیجا فخر اور دونون جہان کے سردار کی ہمسری کا
ناجائز دعوی چھوڑ دینگے۔ ہندوون کے گروہ سے نکلین گے اپنے پیارے اور سچے
رسول کے معزز گروہ مین داخل ہونگے اور سیدھا سادہ اپنا وہ پُرانا طریقہ اختیار کرینگے
جسپر آپکی پیاری اولاد اور آپ کے یار وفادار دکھائی دیتے ہین۔ مسلمانو اب تلک جو
نادانی تمنے کی ہے اُسپر یقیناً تم اپنے دل مین آپ پشیمان ہوتے ہوگے اور فی الواقع جہانتک
پشیمانی ہو اور اُس سے زیادہ پشیمان ہونے کی ضرورت ہے مگر ہم تمکو یقین دلاتے ہین کہ
تمہارا اللہ نہایت رحیم ہے تمہارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمسے زیادہ تمپر مہربان ہے پس اب بہی
اگر تم نے توبہ کرلی اور اپنے اسلامی رستے پر آگئے تو تمہاری گذشتہ خطاؤن پر عفو کا قلم
کھینچ دیا جائیگا۔ لو بس اب اتنا عرض کرکے کہ تم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام باتون
مین پیروی کرو مگر جو امور آپ کے لیے خاص کردیے گئے ہین اُنمین آپ کی ہمسری نکرو۔

ہم تمہاری ان اچھی ماؤون کا ذکر کرینگے جنکے بیٹے ہونے کی عزت تم مسلمانون کو اُنکے بیوہ ہونے کے بعد ملی ہے (آئین یہ کیا قیامت بپا ہوگئی بڑے بڑے افلاطون ہنیکڑی کے بھرنے والے سب کے سب ایک دم سے رانڈون کی اولاد بن گئے۔ کہین چلو بھر پانی مین ڈوب نہ مرین) ناظرین معاف کرینگے یہ لمبا چوڑا انتظار کرانے پر ہم خلاف توقع مجبور ہو گئے۔

سب ایمان والون کی مان حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کا تیسرا نکاح

سب ایمان والون کی مان حضرت خدیجۂ کبری رضی اللہ عنہا یہ قریشی النسب[۵۱] ہین اور رشتے مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہوتی ہین انکی مان فاطمہ بنت زائدہ بن اصم اور باپ خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی ہین۔ قریش مین نہایت عقلمند[۵۲]۔ معزز۔ جلیل القدر۔ کثیر المال۔ بڑی تجار اور بڑی جاہ[۵۳] و مراتب کی عورت تھین حتی کہ "سیدۃ نساء قریش" انکا نام پڑ گیا تھا۔ ہر ایک بات مین انکی غایت درجے کی عفت اور عصمت سے جاہلیت کے زمانے مین بھی انکو "طاہرہ" کا لقب عطا کیا تھا۔ انکے بیٹے ہند[۵۴] جو نہایت فصیح اور بلیغ بدری صحابی تھے فخریہ کہتے ہین۔ "باپ اور مان اور بھائی اور بہن کے اعتبار سے مین بزرگ ترین خلائق ہون باپ میرے (یعنی سوتیلے) رسول اللہ۔ مان میری خدیجہ۔ بھائی میرے قاسم (یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ہین) اور بہن میری فاطمہ رض ہین" (رہا سے مگر افسوس تو یہ ہے کہ جب ہماری

[۵۱] قریشی نسبت ہے قریش کیطرف اور قریش نضر بن کنانہ کا لقب ہے جو بارہوین پشت مین حضرت خدیجہ کے اور تیرہوین پشت مین صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا ہین۔ جسطرح حضرت خدیجہ رض آپکی ایک جدی ہین اسیطرح اُن ازواج مطہرات کو بھی سمجھنا چاہیے جنکے نسبت قریشی یا قریش کا لفظ دکھائی دے۔ حق تو یہ ہے کہ نسب کی دنیا مین سب سے زیادہ فضیلت بنی اسماعیل کو ہے اور بنی سماعیل مین سب سے زیادہ قریش کو ۱۲ منہ [۵۲] قریش کے لوگ تجارت پیشہ تھے۔ جو اُنمین تجارت نکرتا اُسکی کوئی وقعت نہوتی۔ دیکھو زرقانی شرح مواہب جلد اول ۱۲ منہ

[۵۳] جیسا کہ زرقانی شرح مواہب جلد اول مین ہے ناقلاً عن سیرۃ الیتمی ۱۲ منہ [۵۴] ہند حضرت خدیجہ کے پہلے خاوند سے تھے جیسا کہ متن مین عنقریب آتا ہے۔ ۱۲ منہ

قوم سن لیگی کہ حضرت خدیجہ نے دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا نکاح کر لیا اور انکے بیٹے ہند کا یہ افتخار تیسرے نکاح کی بدولت تھا تو انکا یہ سارا افتخار صرف لغو اور بیجا ہی نہ ٹھہریگا بلکہ ننگ اور عار کے ساتھ بدل جائیگا - دنیز حضرت خدیجہ کی گذشتہ خوبیوں اور آیندہ کل فضائل پر دفعتہً پانی پھر جائیگا م اسلامی دروازے مین سب سے پہلے پانون رکھنے کی فضیلت انہین نے حاصل کی بلکہ یون کہنا چاہیے کہ افضل ترین اُمت کا بنیادی پتھر رکھنے کا شرف انہین کو ملا۔ انہون نے اپنی جان و مال سے اُسوقت مین اسلام کی قابل قدر اعانت کی جب کہ اسلام نے دنیا مین نہایت کمزوری کے ساتھ قدم جمایا تھا - پھر خدا نے یہ بھی اعزاز بخشا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد دنیا مین انہین سے قائم رہی اور قیامت تک قائم رہیگی اور خدا نے انکو حضرت سیدہ خاتونؓ جنت کی مان اور حضرت حسنینؓ کی نانی اور سلف سے لیکر خلف تک تمام سادات کی دادی بنایا اپھر سادات کہین یہ سنکے جیپ نہ جائین کہ انکی مقدس دادی کے تین نکاح ہوئے تھے انکو یہ بھی فضیلت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیس برس کی عمر مین اپنی پہلی شادی انہین چہل سالہ بیوہ سے کی - پھر لطف یہ کہ پچیس برس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف ملازمت مین رہ کے پینسٹھ برس کی عمر مین قضا کی پر جب تک زندگی کی دنیا مین ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری شادی نہین کی - آپ انکو انکی وفات کے بعد اس کثرت سے یاد فرمایا کرتے کہ حضرت عائشہؓ تعجب مین رہ جاتین آپ بکری ذبح کرتے تو اُسکا گوشت انکی محبت مین انکی سہیلیون کے پاس ہدیۃً بھیجتے - انکی فضیلت مین ابو ہریرہؓ سے صحیحین[۲] مین روایت ہے[۳]

أَتَى جِبْرَئِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْكَ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَءْ عَلَيْهَا

---

[۱] تمام مورخین کا اتفاق ہے کہ عورت مرد سب کے پہلے جو اسلام سے مشرف ہوا وہ یہی حضرت خدیجہ کبری تھین ۱۲ منہ -

[۲] دیکھو صحیح بخاری جلد اول فضائل اصحاب باب تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ و فضلہا صحیح مسلم جلد ثانی کتاب الفضائل باب فضائل خدیجہ ۱۲ منہ

[۳] فی النودی - قولہ اذا قد اتتک معناہ توجہت الیک و قولہ فاذا ہی اتتک ای وصلتک ۱۲ منہ

السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ **ترجمہ** "پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل نے آکے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ ایک برتن لیے ہوئے آرہی ہین اُسمین سالن یا کھانا یا پینے کی چیز ہے (راوی کو شک ہے کہ حضرت جبرئیل نے ان تین چیزون مین سے کس چیز کا نام لیا تھا) جب وہ آپ کے پاس آجائین تو انکو اُنکے پروردگار کیطرف سے اور میری طرف سے سلام کہیے اور جنت مین ایک جوف دار موتی کا مکان ملنے کی انکو خوشخبری دیجیے جسمین نہ غل شور ہوگا اور نہ تعب و تکان ہوگا" یہ حضرت عایشہ رض صدیقہ کے سوا اور سب بیبیون سے بالاتفاق اور حضرت صدیقہ سے بقول راجح افضل ہین۔ ایسی مجمع صفات واجب التعظیم مقدس۔ صاحب وقار اور عالی خاندان بیبی کے تین نکاح ہوئے۔ پہلا ہوا ابو ہالہ نباش بن زرارہ تمیمی سے۔ اور نباش کے مرنے پر دوسرا ہوا عتیق بن عائد مخزومی قریشی سے۔ پہلے خاوند سے دو[سلہ] بیٹے تھے۔ ایک کا نام ہند تھا اور دوسرے کا ہالہ۔ دونون ایمان لائے اور صحابی ہوئے۔ اور دوسرے خاوند سے ایک بیٹی تھین وہ بھی ہند کے نام سے پکاری گئین آپ بھی ایمان لائین صحابیون کی لڑی مین منسلک ہوئین اور اپنے چچازاد بھائی صیفی مخزومی کو بیاہی گئین جنسے محمد بن صیفی پیدا ہوئے جنکی اولاد (ابن سعد کے نزدیک) اُنکی نانی خدیجہ رض کے لقب سے مشہور ہوکے بنو طاہرہ کہلائی پھر عتیق کے انتقال کے بعد انہون نے خود اپنی طرف سے خواہش کرکے اپنا تیسرا نکاح حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا جو حدیث اور سیر کے رو پہلے ورقون مین سنہرے حرفون سے لکھا گیا۔ اور خواہش کرنیکی وجہ یہ ہوئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ کا تجارتی مال مضاربت[سلہ] لیکے شام کیطرف تشریف لے گئے تھے۔ اُدھر سے پلٹے تو خدیجہ اپنے بالے خانے پر بیٹھی

سلہ مضاربت اُس تجارت کا نام ہے کہ نفع صاحب مال اور صاحب محنت مین نصفا نصف یا ثلث یا جسطرح قرار پائے تقسیم ہوجائے ۱۲ منہ سلہ ازواج مطہرات کے ساتھ ہم اُنکی اولاد کا بھی ذکر کرتے جاتے ہین تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ انکا صاحب اولاد ہونا انکو نکاح سے نہ روک سکا۔ ایک انپر کیا موقوف ہے۔ عرب اور تمام بلاد اسلام مین یہی دستور تھا اور اب بھی ہے ۱۲ منہ۔

دیکھ رہی تھین کہ آپ اونٹ پر سوار ہین۔ ٹھیک دوپہر کا وقت ہے اور دو فرشتے آپ پر سایہ کرتے ہوئے چلے آتے ہین۔ پھر جب خدیجہ کے پاس اُنکا غلام میسرہ آیا جو اس سفر مین آپ کے ساتھ گیا اور آیا تھا اُسنے بھی تصدیق کی اور کہا "مین اُسوقت سے دیکھتا آیا ہون جب سے ہم لوگ شام سے روانہ ہوئے" پھر میسرہ نے آپ کے نبی موعود ہونے کی وہ پیشین گوئی جو نسطورا راہب سے اور سوق بصرہ مین ایک دوسرے شخص سے سنی تھی سب کہ سنائی۔[۱]

حضرت خدیجہ عقل اور دانائی مین مشہور اور تمام عورتون مین اپنی آپ ہی نظیر تھین فوراً سمجھ گئین۔ پہلے نفیسہ[۲] بنت منیہ کو بھیجکے آپ کا منشا دریافت کیا اطمینان ہو گیا تو اصالۃً بھی عرض کیا چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچاؤون کو خبر دی آپ کے ساتھ آپ کے چچا حمزہ خدیجہ کے مکان پر آئے اور ابوطالب غالباً پہلے ہی آ چکے تھے۔ ابوطالب نے خطبہ پڑھا اور کہا "تمام تعریفین اللہ کے لیے ہین جسنے ہمکو ابراہیم کی ذریت۔ اسمعیل کی اولاد۔ معد[۳] کی اصل اور مضر[۴] کے عنصر سے پیدا کیا۔ ہمکو اپنے گھر (کعبہ) کا کفیل خدمت اور اپنے حرم کا متولی بنایا۔ ہمارے لیے گھر ایسا بنایا جسکی طرف حج کے لیے قصد کیا جاتا ہے اور حرم ایسی بنائی جسمین ہر طرح سے امن و امان ہے۔ اور ہمکو خدا نے لوگون پر افسری عنایت فرمائی۔ اور حمد کے بعد مین کہتا ہون کہ میرا بھتیجا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عبداللہ کا بیٹا شرف اور بزرگی اور فضل اور عقل مین جس مرد کے ساتھ تولا جاتا ہے اُس سے بھاری ٹھہرتا ہے۔ اگر مال مین کم ہے تو کچھ مضایقہ نہین مال مثل اُس سائے کے ہے جو ابھی ہے ابھی نہین ہے۔ مال ایک سیلانی چیز ہے

[۱] حضرت خدیجہ کی گرویدگی کی اور بھی وجہین بیان کی گئی ہین۔ چونکہ طوالت ہوتی جاتی ہے ناظرین ہمکو معذور رکھینگے ۱۲ منہ [۲] نفیسہ بنت منیہ اور حضرت مین جو مکالمہ ہوا اور جو حضرت خدیجہ نے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اور پھر ابیطالب سے یہ سب دوسرے حصے کے چوتھے باب مین ہوا دونون سے مخاطب ہوتے وقت عرض کرنے کے لیے ہم اُٹھا رکھتے ہین۔ ہمارے لائق اور شائق ناظرین وہان ملاحظہ فرمائینگے ۱۲ منہ [۳] یہ ابوطالب کے انیسوین پشت مین دادا ہین ۱۲ منہ [۴] یہ ابوطالب کے سترہوین پشت مین دادا ہین ۱۲ منہ۔

اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس (عالی) خاندان مین سے ہے اُن لوگون کی قرابت (کو کیا کہنا) تم خود ہی جانتے ہو۔ سو وہ خدیجہ کو بیاہنے آیا ہے اور اُسنے میرے مال سے اسقدر (یعنی سونے کے ساڑھے بارہ اوقیے) کچھ نقد اور کچھ اُدھار خدیجہ کو مہر دینا منظور کیا قسم ہے خدا کی آگے چل کے اُسکا آوازہ بلند اور مرتبہ بڑا عظیم الشان ہونے والا ہے۔" منتقی مین ہے کہ ابو طالب نے خطبہ تمام کیا تو ورقہ[۱] بن نوفل نے بات کی اور کہا "سب تعریفین اللہ کے لیے ہین جسنے ہمکو ایسا ہی (عالی نسب) بنایا جیسا کہ تم بیان کر چکے اور ہمکو وہ فضیلتین دین جنکو تم گنا گئے ہم عرب کے سردار اور پیشوا ہین اور تم ان کل امور کے اہل ہو۔ تمہارے فضل کا کسی قبیلے کو انکار نہین ہے اور نہ تمہارے فخر اور شرف کو کوئی رد کر سکتا ہی۔ اور ہم تمہارے رشتے اور تمہارے شرف سے ملنے کے لیے گرویدہ ہین۔ پس اے قریش کے گروہ تم مجھپر گواہ رہو کہ مین نے خویلد کی بیٹی خدیجہ کو عبداللہ کے بیٹے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے چار[۲] سو سونے کے دینار پر بیاہ دیا

[۱] ورقہ خدیجہ کے چچازاد بھائی ہین۔ خدیجہ کے باپ خویلد۔ اور ورقہ کے باپ نوفل اور عمرو یہ سب اسد کے بیٹے ہین ۱۲ منہ

[۲] اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خدیجہ کا مہر چار سو دینار تھا اور مواہب لدنیہ کی پہلی اور تیسری جلد مین محب طبری کی روایت سے ہے کہ آپنے مہر مین بیس اونٹ دیے۔ نیز مواہب لدنیہ کی پہلی اور تیسری جلد مین دولابی وغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر مین خدیجہ کو سونے کے ساڑھے بارہ اوقیے دیے۔ مواہب مین یہ بھی بتا دیا ہی کہ ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہی تو ساڑھے بارہ اوقیے کے پانچ سو درم ہوئے۔ زرقانی نے ان سب روایتون مین تطبیق یون دی ہی کہ اصل مہر جو ابو طالب نے باندھا تھا وہ پانچسو درم تھا اور بعد اوسکے ممکن ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے اور زیادہ کر دیا ہو۔ اور اسی تطبیق کو اُس حدیث سے قوت پہونچتی ہی جو صحیح مسلم کتاب النکاح مین ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہی کہ مین نے عایشہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر کتنا تھا۔ عایشہ نے کہا "آپکا مہر آپکی بیبیون کے لیے بارہ اوقیہ اور نشا تھا" پھر عایشہ نے پوچھا "تم جانتے ہو نشا کیا چیز ہی" مین نے عرض کیا نہین۔ عائشہ نے فرمایا "نصف اوقیہ تو یہ (یعنی ساڑھے بارہ اوقیے کے) پانچسو درم ہوئے پس یہ مہر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آپکی بیبیون کے لیے" ۱۲ منہ۔

(کہاں ان ہین عرب کی شرافت ڈبانے والے۔ آئین اور دیکھین جن کے وہ نام لیوا ہین۔ جنکے گھر کی شرافت لونڈی ہے اور جنپر حسب و نسب عاشق ہے وہ کس خوشی اور کس فخر کے لہجے مین اپنی بیوائین بیاہ رہے ہین) ورقہ چپ ہوئے تو ابو طالب نے ورقہ کیطرف متوجہ ہو کے کہا تم چاہتے ہین کہ خدیجہ کے چچا بھی تمہارے ساتھ شریک ہو جائین۔ پس خدیجہ کے چچا (عمرو بن اسدم نے کہا اے قریش کے گروہ تم مجھپر گواہ رہو مین نے خویلد کی بیٹی خدیجہ کو عبداللہ کے بیٹے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بیاہ دیا" قریش کے بڑے بڑے صنادید اسپر گواہ ہوئے۔ اگرچہ خدیجہ کو بڑے بڑے امرا اور اغنیاء پیغام بھیج رہے تھے مگر انکو تو سید الکونین ملنے والے تھے وہ اور کسیکو کیسے قبول کر لیتین۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انکے چار صاحبزادیاں تھین حضرت زینب۔ حضرت رقیہ۔ حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن اور دو صاحبزادے تھے قاسم اور عبداللہ عبداللہ کا لقب طیب و طاہر تھا خوب غور کر کے اور ہر پہلو پر نظر ڈالکے ہم بڑی مضبوطی سے کہہ سکتے ہین کہ حضرت خدیجہ کی برابر عقلمند اور خوش نصیب عورت دنیا مین کوئی نہین ہوئی۔

اُم المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح

سب ایمان والون کی مان حضرت سودہ انکے باپ زمعہ بن قیس بن عبد شمس اور مان شموس بنت قیس بن عمرو ہین نسباً قریشی ہین اور رشتے مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھتیجی ہوتی ہین ایمان لائین پہلے دورے مین۔ بعیت کی پہلے دورے مین ہجرت کی حبش کیطرف دوسری ہجرت مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہونے کی بشارت پہلے سے پا چکی تھین خواب میں۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ سودہ نے خواب مین دیکھا کہ گویا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیے آتے ہین آتے آتے اپنا پانون انکی گردن پر دھر دیا انہون نے اپنے خاوند کو خبر دی۔ خاوند (یعنی سکران) نے کہا "اگر تمنے اپنا خواب سچ

ام المومنین حضرت سودہ کا دوسرا نکاح

کہا ہے تو مین مرجاؤنگا اور تمکو (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بیاہ لینگے"۔ پھر اور رات مین دیکھا کہ وہ لیٹی ہوئی ہین چاند ٹوٹ کے اُنپر آگرا۔ انہون نے پھر اپنے خاوند سکران سے کہا سکران نے جواب دیا اگر تمنے اپنا خواب سچ کہا ہے تو مین بہت جلد مرونگا اور تم میرے بعد بیاہ کروگی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) پھر سکران اُسی روز بیمار ہوئے اور بہت کم زندہ رہے یہانتک کہ قضا کر گئے"۔ ایسی مقدس عالی مرتبہ والا نسب بیبی کے دو عقد ہوئے پہلا تو ہوا سکران بن عمرو صحابی سے جو انکے چچازاد بھائی بھی تھے اور دوسرا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوا اور نکاح کی صورت انشاء اللہ دوسرے حصے کے چوتھے باب مین بیواؤن کے حضور مین دُکھڑا روتے وقت عرض کیجائیگی۔ سکران سے ان کے ایک بیٹے تھے عبدالرحمن نام جو جنگ "جلولاء" مین شہید ہوئے۔ ع

ع اس مقام پر لائق تھا کہ ہم حضرت صدیقہ رض کے نکاح کا ذکر کرتے مگر چونکہ وہ کنواری تھین اور ہم بحث کر رہے ہین بیواؤن مین اسلیے اُن کے نکاح کی کیفیت کے ساتھ اُنکے لیے چوڑے فضائل سے بھی ہم نجالت کا خطاب لیتے ہین البتہ علمی محبت ہمارے علم دوست ناظرین سے التجا کرتی ہے کہ کیقدر انکے علمی فضائل کے لیے رخصت دینگے وہ بھی متن مین نہین۔ حاشیے مین۔ اور شاید کہ ایک مقدس عورت کی علمی تعریف کی حیثیت سے ہندوستان کی جہالت بھری۔ نہین جہالت مین ڈوبی اور اگر ہم مبالغہ روا رکھین تو جہالت سے بنی ہوئی عورتون کے لیے کوڑا ہوگا بشرطیکہ اسکی بھنک اُنکے کان تک پہونچ بھی جائے۔ اچھا سنو حضرت عایشہ کو سب سے زیادہ جس چیز نے سچی عزت اور دائمی فضیلت کے تخت پر جلوہ گر کیا وہ اُنکا وسیع پیرا ہے کا علم ہے جسکو اُنہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا اور امت کو پہونچایا پھر تمام علوم مین اُنکی جامعیت نے اور بھی انکے شاہانہ جلوس کو زیب و زینت دی جیسی تو وہ فقیہ محدث مفسرہ تھین ویسی ہی فصیحہ و بلیغہ اور واقعات عرب کی جاننے والی۔ اشعار عرب کی یاد رکھنے والی۔ علم نسب کی ماہر اور طب کی واقف کار تھین فقہ مین تو یہانتک مرتبہ پہونچا تھا کہ کہا گیا ہے احکام شرعیہ کا ایک چوتھائی حصہ انہین سے

منقول ہے جیسا کہ زرقانی مین ہے۔ صحابہ کرام مین جب کسی مسئلے مین اختلاف آپڑتا اُسکا عالمانہ فیصلہ اکثر حضرت عائشہ کیا کرتین۔ جامع ترمذی فضل عائشہ مین ابوموسی اشعری سے روایت ہے کہ ”ہم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کبھی کسی حدیث مین اشتباہ آپڑا اور ہمنے عائشہ سے پوچھا تو اُنکے پاس اُس حدیث کا پتا ہمکو ضرور ملگیا“۔ حاکم اور طبرانی مین روایت ہے کہ عُروہ کہتے ہین ”عائشہ سے بڑہکر نہ قرآن کا جاننے والا مین نے کسیکو دیکھا نہ فریضہ کا نہ حلال کا نہ حرام کا نہ فقہ کا نہ شعر کا نہ طب کا نہ عرب کی حکایات کا اور نہ نسب کا“۔ زرقانی۔ حاکم وغیرہ مین روایت ہے کہ عطاء بن رباح کہتے ہین ”عائشہ سب سے زیادہ بڑہ کے فقیہ اور سب سے زیادہ بڑھ کے عالم تھین اور ہر بات مین انکی راے تمام لوگون سے بہتر ہوا کرتی تھی“ زرقانی حضرت عائشہ کے ذریعہ سے دو ہزار دو سو دس [۲۲۱۰] حدیثین روایت کی گئی ہین جنمین سے ایک سو چوہتر [۱۷۴] تو امام بخاری اور امام مسلم نے بالاتفاق روایت کین ہین اور چون [۵۴] فقط بخاری نے اور اڑسٹھ [۶۸] فقط مسلم نے حضرت عائشہ سے بہت سے صحابہ نے حدیثین روایت کین ہین جیسے حضرت عمر[۱]۔ عبداللہ بن عمر[۲]۔ ابوہریرہ[۳]۔ ابوموسی[۴]۔ زید بن خالد[۵]۔ عبداللہ[۶] ابن عباس۔ ربیعہ بن عمرو۔ سائب[۸] بن یزید۔ صفیہ[۹] بنت شیبہ۔ عبداللہ[۱۰] بن عامر اور عبداللہ بن زبیر اور تابعین مین سے سعید[۱] بن المسیب۔ عمرو[۲] بن میمون۔ علقمہ[۳] بن قیس۔ مسروق[۴]۔ عبداللہ[۵] بن علیم۔ اسود[۶] بن یزید۔ ابوسلمہ[۸] بن عبدالرحمن۔ ابووائل[۸]۔ اور انکی سوتیلی بہن اُم کلثوم[۹] بنت ابی بکر اور اُم کلثوم کی بیٹی عائشہ[۱۰] بنت طلحہ اور ان کے سوتیلے بھائی محمد بن ابوبکر کے دو بیٹے قاسم[۱۱] اور عبداللہ[۱۲] اور ان کے حقیقی بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر کی دو بیٹیان حفصہ[۱۳] اور اسماء اور عبدالرحمن کے پوتے عبداللہ[۱۵] بن ابی عتیق محمد بن عبدالرحمن بن ابی بکر اور انکی بہن اسماء کے بیٹے عروہ[۱۶] بن زبیر اور اسماء کے بڑے بیٹے عبداللہ بن زبیر کے پوتے عباد[۱۷] بن حمزہ بن عبداللہ بن زبیر اور بہت سے لوگون نے مثل عوف[۱۸] بن حارث وغیرہ وغیرہ کی روایت کی ہے۔ جامع ترمذی مین موسی بن طلحہ سے روایت ہے کہ ”عائشہ سے زیادہ فصیح مین نے کسی کو نہین دیکھا“۔ طبرانی مین روایت ہے کہ معاویہ کہتے ہین ”قسم ہے خدا کی مین نے کسی خطیب کو عائشہ سے بڑھکر نہین دیکھا نہ فصاحت مین نہ بلاغت مین اور نہ دانائی مین“۔ زرقانی۔ احمد اور حاکم نے احنف بن قیس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین ”مین نے ابوبکر

عمر - عثمان اور علی ونیز دیگر خلفا کے خطبے سنے لیکن جو عایشہ کے منھ سے سنا اس سے زیادہ پر مغز اور دلکش کلام کسی کے منھ سے نہین سنا - زرقانی - حضرت عایشہ کی پرزور فصاحت کی ہمارے پاس بہت سی شہادتین ہین منجملہ اُن کے ایک ام زرع کی حدیث ہے جسکو امام مسلم نے فضل عایشہ مین روایت کی ہے جسمین گیارہ عورتون کے جہرمٹ اور اعلی درجے کی فصاحت و بلاغت مین اُنکے بات چیت کا ذکر نہایت لیاقت اور خوش بیانی سے حضرت عایشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا ہے - حضرت عایشہ کو ایام العرب (یعنی واقعات عرب) تو یاد ہی تھے اشعار اس کثرت سے یاد تھے کہ ہر موقع اور ہر محل پر پڑھ دیا کرتین - زبیر بن بکار نے اسناد کے ساتھ ابوالزناد سے روایت کی ہے کہ مین نے عُروہ بن زبیر سے بڑھ کے شعرون کا روایت کرنیوالا کسیکو نہین دیکھا اور تعجب مین آ کے مین نے اُن سے پوچھا کہ اتنی روایتین تمکو کیونکر یاد ہو گئین ؟ عروہ نے کہا "عایشہ کی روایتون کے سامنے میری روایتین کیا ہین - کوئی موقع ایسا نہین آتا تہا جسپر وہ شعر نہ پڑھ دیتی ہون" زرقانی - اور عایشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین کیا اچھے مدحیہ شعر کہے ہین اگرچہ زبان کی فصاحت و بلاغت کی داد عربی دانی پر موقوف ہے تاہم معنوی بلاغت کچھ نہ کچھ ترجمے مین بھی لطف دیجائیگی

اچھا اب وہ شعر بھی سن لیجیے اور ترجمہ بھی

فلو سمعوا فی مصر اوصاف خده اگر اپکے رخسارونکے اوصاف لوگ مصر مین سُن لیتے لواحی زلیخا لو رأین جبینه	لما بذلوا فی سوم یوسف من نقد تو یوسف کی خریداری مین وہ کچھ بھی خرچ نکرتے لآثرن بالقطع القلوب علی الایدی

زلیخا کی تشنہ لب عورتین اگر آپ کی پیشانی دیکھ پاتین تو ہاتھ کاٹنے کی جگہ پر اپنے دلون کو کاٹ ڈالتین - زرقانی - ف تشنہ لب عورتون سے وہ عورتین مراد ہین جنہون نے حضرت یوسف کو دیکھ کے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے یہ اُنکے علم ہی کا نشا تھا کہ ایک مرتبہ اُنکے پاس ایک لاکھ درم آئے اور اُنہون نے سب تقسیم کر دیے چونکہ وہ روزہ دار تہین اُم درہ نے عرض کیا کہ کیا تم اتنا بھی نہین کر سکتی تہین کہ اُن درہمون مین سے ایک درم کا گوشت لیتین اور اُس سے روزہ افطار کرتین (عایشہ) اگر مین جانتی کہ وہ درم میرے کام آئے گا تو ضرور ایسا کرتی" مطلب یہ کہ کام وہی آئے گا جو خدا کی مخلوق کے کام مین دے ڈالا ۱۲ منہ -

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح

سب ایمان والون کی مان حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا قریشی ہین - مان ان کی حضرت زینب بنت مظعون اور باپ خلیفۂ ثانی امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب ہین اور رشتے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوتی ہوتی ہین حضرت فاطمہ حضرت خدیجہ - حضرت عایشہ رض کے سوا کی اور تمام عورتون سے غالباً افضل ہین ان کی مدح مین جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَإِنَّهَا زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** ”بیشبہہ حفصہ بڑی روزہ دار ہین اور بڑی نفل کی پڑھنے والی اور بلا شبہہ وہ بہشت مین آپکی بیبی ہونگی“ اگرچہ حضرت عایشہ کے برابر نہین تاہم بہت کچھہ حدیثین ان کو یاد تھین صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت نے ان سے حدیثون کی روایت کی ہے لائندہ اور ازواج مطہرات کے نسبت حدیثون کے روایت کرنے کا ذکر ہم اختصار کے لیے چھوڑ دینگے

ایسی عالی رتبہ عالی خاندان مقدس بیبی کے دو نکاح ہوئے - پہلا ہوا خنیس بن حذافہ سہمی بدری صحابی سے جنکے ساتھہ انہون نے ہجرت کرنے کی فضیلت حاصل کی تھی - اور دوسرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا - صحیح بخاری کتاب النکاح مین سالم سے اور سالم نے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ خنیس بن حذافہ سہمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون مین سے تھے اور وفات پائی مدینے مین - جب انکے قضا کرنے سے عمر کی بیٹی حفصہ - بیوہ ہوگئین عمر بن الخطاب کہتے ہین ”مین عثمان بن عفان کے پاس گیا اور ان سے خواہش کی کہ حفصہ سے نکاح کرلین،، عثمان نے کہا ”اچھا مین اس باب مین غور کرونگا“ پس چند روز مین ٹھہرا (ایک دن) عثمان نے مجھہ سے ملاقات کرکے کہا میرے ذہن مین یہ بات آئی ہے کہ مین ابھی شادی نہ کرونگا،، تب مین نے ابوبکر صدیق سے ملاقات کی اور کہا اگر تم چاہو تو مین اپنی بیٹی حفصہ کو تمہین بیاہ دون،، ابوبکر چپکے ہورہے اور مجھہ سے ہان یا نان کچھہ نہ کہا - اور اسوجہ سے

مجھکو عثمان سے زیادہ غصہ ابو بکر پر آتا تھا - غرض چند روز مین اور ٹھہرا رہا تو (خوش قسمتی سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کا پیغام بھیجا اور مین نے آپ کو بیاہ دیا - تب ابو بکر نے مجھ سے ملاقات کر کے کہا ‘‘شاید تمہین اسوقت مجھپر غصہ آگیا تھا جب کہ تمنے حفصہ کے نکاح کے لیے مجھسے کہا اور مین نے پلٹ کے کچھ جواب ندیا’’ مین نے کہا ‘‘ہان’’ ابو بکر نے کہا ‘‘تمنے جو بات مجھ سے کہی تھی اُسکا جواب دینے سے مجھے اور کسی چیز نے نہین روکا سوا اسکے کہ مین جانتا تھا کہ حفصہ کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کر چکے تھے اور مین ایسا نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز ظاہر کر دیتا - ہان اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو چھوڑ دیتے (یعنی نکاح نہ کرتے) تو مین کر لیتا -

اپنے زمانے کا اُس زمانے سے ہم مقابلہ کرتے ہین تو کبھی حیرت سے اور کبھی عبرت سے دل کانپ جاتا ہے - عمرؓ ایسا جرار جسکی تلوار نے کسریٰ اور قیصر کو خاک مین ملا دیا جسکی شجاعت اور بہادری کو سلف سے لیکر خلف تک صرف مسلمان ہی نہین بلکہ غیر قومین بھی مانتی آئین اس سے اور زیادہ کیا ہو گا کہ احادیث نبوی اُسکے جاہ و جلال کی شہادت دے رہی ہین - باین ہمہ اُسکو دیکھو کس دلسوزی سے اپنی پیاری مگر بیوہ بیٹی کے لیے بر ڈھونڈھ رہا ہے - دھن یہ ہے کہ جہان تک جلد ہو سکے کسی اہل خیرؔ[۱] سے اُسکو بیاہ دے - اور جب اُس کی محنت سوارت لگ گئی تو دیکھو کس خوبصورتی سے اپنی گذشتہ اور موجودہ حالت کی تصویر کھینچ رہا ہے - کبھی وہ اپنی دلی کوشش مین سرگرم ہے کبھی مایوسی سے حسرت ٹپک رہی ہے اور انجام کار توقع سے زیادہ کامیابی کے آسمان پر سورج بن کر چمکتا ہوا نظر آتا ہے - اور پھر یہ لطف ہے کہ اس کی کھینچی ہوئی پاکیزہ تصویر کو اُس کے بیٹے عبد اللہ جو حضرت حفصہ کے بھائی ہین اور

---

[۱] صحیح بخاری مین اس حدیث کا یہی ترجمۃ الباب قرار دیا ہے بَابُ عَرْضِ الْاِنْسَانِ اِبْنَتَهُ عَلٰی اَهْلِ الْخَيْرِ یعنی یہ باب اس بیان مین ہے کہ انسان اپنی لڑکی کا نکاح اہل خیر سے کرنے کی درخواست کرے ۱۲ منہ

عبداللہ کے بیٹے سالم جنکی حضرت حفصہ پھوپھی ہین کس فخر اور کس اعزاز سے دُنیا کو دکھا رہے ہین اور واقعی ہے بھی فخر کی بات - ہائے مگر ہمارے زمانے کے تیس مار خان تو اپنا جوہر اسی مین دکھاینگے کہ ان کے ظلم کی تلوارین بیکس بیواؤون کی گردن پر دھری رہین - ایک ادنے سے ادنے اپاہج ہے اسکو بھی اپنی بیواؤون پر زور آزمائی کا گھمنڈ ہو رہا ہے - شرافت نجابت اور دلاوری کی ہینکڑی بس اسی مین رہگئی ہے کہ ان کے ہاتھ بے بس مظلوم بیواؤون کے خون سے رنگین رہین -

اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دوسرا نکاح

سب ایمان والون کی مان حضرت اُم سلمہؓ[۱] قریشی النسب ہین اور رشتے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھتیجی ہوتی ہین نہایت خوبصورت اور حسن وجمال مین مشہور و معروف تھین ان کی عقل بلیغ اور رای صاحب کی امام الحرمین ونیز دیگر علماء نے بڑی عزت کی ہے اور کیون نہین خود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قدر و منزلت فرمائی ہے اپنے پہلے خاوند سمیت اسلام کے پہلے ہی دورے مین اسلام سے مشرف ہوئین اور سب کے پہلے حبش کیطرف ہجرت کرنیکا اعزاز مرجح قول کے موافق انہین کو ملا اور ان کے خاوند ابو سلمہ کو بلکہ امام بغوی وغیرہ نے مدینے طابہ کی ہجرت مین بھی عورتون مین انہی کا نام صدر پر جلی قلم سے لکھا ہے - ایسی معزز صاحب فضل و کمال عورت کے دو نکاح ہوئے - پہلا نکاح ان کے چچازاد بھائی عبداللہ بن عبدالاسد ابن مغیرہ - ابو سلمہ[۲] بدری صحابی سے ہوا جنسے ان کے چار لڑکے پیدا ہوئے دو بیٹے سلمہ اور عمر اور دو بیٹیان درّہ اور زینب سلمہ کو جو صحیح روایت کے موافق حبش مین پیدا ہوئے

[۱] ام سلمہ کنیت ہے اور نام بعضون کے نزدیک رملہ ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہند ہے باپ ان کے ابو امیہ بن مغیرہ اور مان عاتکہ بنت عامر ہین ۱۲ منہ [۲] ابو سلمہ ام سلمہ کے خاوند عبداللہ کی کنیت ہے ۱۲ منہ -

اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دوسرا نکاح

تھے اور وہ سب مین بڑے بھی تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چچازاد بہن اُمامہ بنت
امیر حمزہ کو بیاہ دیا اور وہ عبدالملک بن مروان کی خلافت تک زندہ رہے - دوسرے بیٹے
عُمر کو امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فارس اور بحرین کا حاکم بنایا تھا جنکی وفات مدینے
طیبہ مین سنہ تراسی ہجری مین ہوئی - غرض ابوسلمہ کی وفات کے بعد دوسرا نکاح حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا - صحیح مسلم کتاب الجنائز مین ام سلمہؓ سے روایت ہے سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ
مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي
مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللّٰهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ
فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوَّلُ بَيْتٍ
هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا فَأَخْلَفَ
اللّٰهُ لِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جس مسلمان کو کوئی مصیبت پہونچے اور
وہ اُس بات کو کہے جو خدا اے بزرگ غالب نے حکم دیا ہے[۱] (یعنی کہے) اِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا (ہم اللہ کے لیے ہین اور)
إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (ہم اوسکی طرف رجوع کرینگے) اے میرے اللہ[۲] تو مجکو میری مصیبت مین ثواب دے اور مجکو اُس چیز سے
(یعنی جو چیز میرے ہاتھ سے جاتی رہی ہے اُس سے) بہتر بدلے مین دے" اللہ اسکو

۱ ۔ قرآن پاک مین مصیبت کیوقت اِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہنے والون کی فضیلت بیان
کرنی گویا درحقیقت یہ فرمانا ہے کہ تمکو جب کوئی اور کسیطرح کی مصیبت پہونچے تو اِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ
رَاجِعُونَ کہو - ۱۲ ۔ ۲ یہان تک تو قرآن پاک کی آیت ہے اور اسکے آگے "بدلے مین دے" تک
اس دعا کا ترجمہ ہے جسکو آیت موصوف کے ساتھ ملاکے پڑھنے کے لیے حضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے اور باقی
ترجمہ باقی حدیث کا ہے - آیت شریف کا ترجمہ آیت کے نیچے باریک خط مین لکھا ہے - اور ( ) اسطرح کے دو خط
کے درمیان مین جو الفاظ ہین اُنکو قیام قرینے سے مصنف نے بڑھا دیا ہے ۱۲ منہ -

اس (کھوئی ہوئی) چیز سے بہتر بدلے مین دیتا ہے - اُم سلمہ کہتی ہین جب ابو سلمہ قضا کر گئے مین نے (اپنے دل مین) کہا ابو سلمہ سے بہتر (میرے حق مین) کون مسلمان ہوگا - ابو سلمہ پہلے شخص ہین جنہون نے اپنے صاحب خانہ سمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہجرت کی" (یعنی اُن کو میری خاطر داری یہانتک منظور تھی کہ ہجرت کی تو مجکو ساتھ لیکے گئی ایسا چہیتا خاوند مجھے کون ملے گا خیر یہ تو اُن کے دل کا وسوسہ تھا اب وہ اللہ پر یقین ٹھیک کر کے کہتی ہین) "پھر مین نے وہ بقیہ کلمے بھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے تھے کہ لیے تو اللہ نے ابو سلمہ کے بدلے مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا نیز ام سلمہؓ سے ابن ماجہ ابواب ماجاء فی الجنائز مین روایت ہے -

اِنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَابُ بِمُصِيْبَةٍ فَيَفْزَعُ اِلٰى مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ مِنْ قَوْلِهٖ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَأْجُرْنِيْ فِيْهَا وَعَوِّضْنِيْ مِنْهَا اِلَّا اٰجَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا وَعَاضَهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ اَبُوْ سَلَمَةَ ذَكَرْتُ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ هٰذِهٖ فَأْجُرْنِيْ عَلَيْهَا فَاِذَا اَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ وَعِضْنِيْ خَيْرًا مِنْهَا قُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ اُعَاضُ خَيْرًا مِنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ثُمَّ قُلْتُهَا فَعَاضَنِيَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰجَرَنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ

ترجمہ ابو سلمہ نے اُم سلمہ[1] سے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے - آپ فرماتے تھے جس مسلمان کو (چھوٹی یا بڑی)

---

[1] پہلی حدیث مین ہی کہ اُم سلمہ نے خود آپ حضرت صلی اللہ وسلم سے سنا اور اس حدیث مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو سلمہ نے اور ابو سلمہ سے اُم سلمہ نے سنا - اور کچھ مخالفت نہین ہی کیونکہ غالباً اُم سلمہ نے پہلے ابو سلمہ کیواسطے سے سُنا پھر حضرت کی خدمت مین جا کے خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ۱۲ منہ -

کوئی مصیبت پہونچے پس وہ جلدی کرے پناہ لینے مین طرف اُس چیز کے جسکو اللہ نے حکم دیا ہے
(یعنی صدق دل سے کہے) اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (بیشک ہم اللہ کے لیے ہین اور ہم طرف اُسکے رجوع کرنے والے ہین) اے میرے اللہ مین تیرے
نزدیک اپنی اس مصیبت کا ثواب چاہتا ہون تو مجھکو میری مصیبت مین ثواب دے اور اُس
کھوئی ہوئی چیز سے بہتر عوض مین دے" اللہ اُسکو ثواب دیتا ہے اور اُس (کھوئی ہوئی)
چیز سے بہتر عوض مین دیتا ہے۔ اُم سلمہ کہتی ہین جب ابو سلمہ نے وفات پائی تو مین نے
اُس حدیث کو یاد کیا جو انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تھی پس
مین نے کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (بیشک ہم اللہ کے لیے ہین اور ہم طرف اُسکے رجوع کرنے والے ہین) اے میرے اللہ مین تیرے نزدیک
اپنی اس مصیبت کا ثواب چاہتی ہون تو مجھکو اسکا ثواب دے اور جب مین نے ارادہ کیا
کہ کہون "تو ابو سلمہ سے بہتر مجھکو عوض مین دے" مین نے اپنے دل مین کہا "کیا ابو سلمہ سے
بہتر کوئی مجھکو خاوند ملیگا" پھر مین نے (اللہ پر یقین ٹھیک کرکے) یہی کہا لیا تو اللہ نے مجھکو ابو سلمہ
کے عوض مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا اور میری مصیبت کا ثواب بھی مجھکو دیا ف
ہمکو افسوس ہے کہ طوالت ہوتی جاتی ہے ورنہ ان حدیثون کے عمدہ عمدہ نتیجے جو صرف لائق
ناظرین کی سمجھ پر ہمکو چھوڑ دینے پڑے بیان کرتے تب بھی ہم ڈرتے ڈرتے ایک نتیجہ عرض کرنے کی
اجازت مانگتے ہین۔ حضرات۔ ان حدیثون سے آپ اندازہ کر سکتے ہین کہ اُم سلمہ اپنے خاوند
ابو سلمہ سے کیسی غایت درجے کی محبت کرتی تھین۔ خود کرتی تھین اور ابو سلمہ کی محبت کی تعظیم
کرتی تھین مگر جب ابو سلمہ دنیا سے رخصت ہوگئے تو صبر کرنے اور قضا و قدر کے حکم پر راضی
رہنے کے سوا (ناظرین تمہی انصاف کرو) اور چارا ہی کیا تھا۔ اب اگر انہین کی دُھن مین
پڑی رہتین تو دین کے ساتھ دنیا کا بھی خسارہ تھا اور حاصل پوچھو تو کچھ بھی نہین۔ یہ اُن
کی عین عقلمندی اور عالی ہمتی کا مقتضا تھا جو صبر و شکر کرکے دوسرے خاوند کے گھر مین ہوگئین

ا یہانتک اللہ کا کلام ہے اور عوض مین دے تک اُس دعا کا ترجمہ ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے کلام کے ساتھ ملا کے پڑھنے کے لیے ہدایت فرمائی ہے اور باقی پہلی حدیث پر قیاس کرنا چاہیے ۱۲ منہ۔

جیسا کہ ان کی دعا سے ظاہر ہے - حق تو یہ ہے کہ اُس ماننے کا دستور رضا و تسلیم کو خوب ثابت کر رہا ہے - جب تک خدا نے ایک خاوند دیا اُسپر راضی رہے اور جب اُسکو اُٹھا لیا تو صبر کیا۔ اب اگر دوسرے خاوند کے لیے ہدایت ہوئی تو وہ بھی تسلیم ہے - نہ یہ کہ خدا سے بگڑ بیٹھیں گھسلتے گھسلتے مر جائیں پر خدا کا حکم ماننے کا نام نہ لیں صحیح مسلم کتاب الجنائز مین ہے عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ اَوِ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَۃَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبَا سَلَمَۃَ قَدْ مَاتَ قَالَ قُوْلِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلَہٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْہُ عُقْبٰی حَسَنَۃً قَالَتْ فَقُلْتُ فَاَعْقَبَنِیَ اللّٰہُ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ لِّیْ مِنْہُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ اُم سلمہ سے روایت ہے کہتی ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "جب بیمار یا میت (راوی کو شک ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیمار کہا یا میت) کے پاس تم حاضر ہو تو کلمۂ خیر کہو کیونکہ جو تم کہتے ہو ملائکہ اُسپر آمین کہتے ہین" - اُم سلمہ کہتی ہین جب ابو سلمہ قضا کر گئے تو مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ انتقال کر گئے" آپ نے فرمایا تو یہ دعا کر "اے میرے اللہ تو میرے بھی گناہ بخش دے اور ابو سلمہ کے بھی - اور مجکو ابو سلمہ کا جانشین ابو سلمہ سے بھی اچھا دے" اُم سلمہ کہتی ہین مین نے یہ دعا کی تو اللہ نے ابو سلمہ کا جانشین مجھے اُس شخص کو دیا جو میرے لیے ابو سلمہ سے بہتر ہے وہ کون ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم - اُم سلمہ سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہونے مین جو پیغام سلام ہوا اُسکو ہمارے ناظرین دوسرے حصے کا چوتھا باب نکال کے اُس گذارش مین ملاحظہ فرمائینگے جو بیوا ؤن کیجذبت مین عرض کیجائیگی -

اُم المومنین حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دوسرا نکاح

سب ایمان والون کی مان حضرت ام حبیبہؓ قریشی النسب ہین ان کی صفیہ بنت ابی العاص ہین جو امیرالمومنین عثمانؓ بن عفان کی پھوپھی باپ حضرت ابوسفیان ہین اور بھائی حضرت امیر معاویہ اور رشتے مین مگر بہت دور کے رشتے مین نہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھتیجی ہوتی ہین دوسری ہجرت مین حبش کو ہجرت کر گئی تھین اور قوی الایمان ایسی تھین کہ گو انکا خاوند عبید اللہ بن جحش جسکے ساتھ انھون نے ہجرت کی تھی حبش مین مرتد ہو کے مرگیا اور باپ[۱] کے ایمان لانیکا ابھی کیا ذکر ہے۔ وہ تو ابھی تک مسلمانون کے خون کے پیاسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حریف مقابل تھے تاہم یہ سچے دل سے اسلام پر مستقل رہین۔ ایسی مقدس عالیقدر والا تبار بیبی کے دو نکاح ہوئے پہلا عبید اللہ بن جحش سے اور اُسکے انتقال کے بعد دوسرا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا حبش مین۔ آپ نے عمرو بن اُمیہ ضمری کو بھیجکر نجاشی بادشاہ حبش کو اپنا وکیل کیا اور ام حبیبہ کے وکیل اُن کے چچا زاد بھائی خالد بن سعید بن عاص تھے۔ نجاشی نے حضرت جعفر طیار اور دوسرے مسلمانون جو حبش مین تھے بلا کے خطبہ پڑھا ایجاب کیا چار سو سونے کے دینار مہر باندھا اور اپنے پاس سے اُسیوقت ادا بھی کر دیا۔ اُم حبیبہ کیطرف سے خالد بن سعید نے خطبہ پڑھا اور قبول کیا۔ لوگون نے اٹھنے کا ارادہ کیا نجاشی نے کہا ”ٹھہرو“ پیغمبرون کی سنت ہے جب بیاہ کرتے ہین کھانا کھلایا جاتا ہے“ یہ کہا اور کھانا منگایا مسلمانون نے نوش فرمایا اور اپنی اپنی جگہ پر چلے گئے۔ نکاح کے بعد اُم حبیبہ کو نجاشی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجدیا شرجیل بن حسنہ کے ساتھ۔ پہلے خاوند سے اُم حبیبہ کے ایک بیٹی تھین حبیبہ نام جنکے نام سے انکی کنیت ہی وہ بھی ان کے ساتھ حبش کو مکہ معظمہ سے ہجرت کر گئی تھین اور اب انھی کے ساتھ حبش سے مدینے شریف آئین۔ دیکھو مواہب۔ زرقانی اور ابو داود

---

[۱] حضرت ابوسفیان اسکے بعد مسلمان ہوئے ہین ۱۲ منہ

اُم المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح

سب ایمان والون کی مان حضرت زینبؓ بنت جحش بن رباب قبیلۂ بنی اسد سے ہین۔ قریش (یعنی نضر بن کنانہ) کے دادا خزیمہ بن الیاس ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملگئی ہین۔ خزیمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پندرہوین پشت مین اور حضرت زینبؓ کے دسوین پشت مین دادا ہین اور مان کے اعتبار سے تو آپ کی حقیقی پھوپھی زاد بہن ہین۔ آپکی پھوپھی اُمیمہ بنت عبد المطلب کی صاحبزادی ہین حضرت عائشہؓ کہتی ہین زینب سے بڑھ کے دین مین اچھی عورت مینے کبھی نہین دیکھی اور وہ خدا سے بڑی ڈرنے والی۔ بات چیت مین بڑی سچی۔ ناتے رشتے والون پر بڑی سلوک کرنے والی۔ اور بہت بڑی صدقات کی دینے والی تھین اور جو کام ایسا ہوتا کہ اُس سے صدقہ دینے اور خدا کا تقرب حاصل کرنے مین کامیاب ہوتین اُس مین نہایت سخت جانفشانی سے مشقت کیا کرتی تھین[۱]۔ نیز حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَسْرَعُکُنَّ لِحَاقًا بِیْ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا [۲] **ترجمہ** تم مین سے سب کے پہلے میرے پاس وہ عورت آئے گی جسکے ہاتھ تم سب مین زیادہ لمبے ہونگے **ف** ازواج مطہرات سمجھین کہ لمبے ہاتھ سے یہی ظاہر دیکھنے مین لمبے ہاتھ مراد ہین اسی وجہ سے وہ اپنے اپنے ہاتھ کلک سے ناپا کرتی تھین (کہ دیکھین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہلے جانے کا شرف کسکو ملتا ہے) ظاہر مین تو حضرت سودہؓ کے لیکن کثرت صدقات مین سب سے زیادہ لمبے[۳] ہاتھ حضرت زینب بنت جحش کے تھے چونکہ لمبے ہاتھ سے آپ کی مراد کثرت صدقات تھی یہ پیشین گوئی زینب کے حق مین

---

۱ دیکھو صحیح مسلم جلد ثانی کتاب الفضائل باب فضائل عائشہؓ ام المومنین ۱۲ منہ ۲ دیکھو صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل زینب۔ ۱۲ منہ ۳ عرب کے محاورے مین طویل الید یعنی لمبے ہاتھ والا سخی اور دل چل آدمی کو کہتے ہین جیسا کہ نواوی نے اسی حدیث کی شرح مین اہل لغت سے نقل کیا ہے ۱۲ منہ

صادق آئی چنانچہ اُن کے انتقال کے بعد حضرت عایشہ فرماتی ہین کہ ہم سب مین لمبے ہاتھ زینب کے نکلے کیونکہ وہ اپنے ہاتھ سے کما کما کے صدقہ کیا کرتی تھین (دیکھو صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل زینب اُم المومنین اور اُس کی شرح نواوی)۔

- حضرت عمر رضؓ نے ایکمرتبہ زینب رضؓ کے پاس اُنکے نفقے مین بارہ ہزار درم بھیجے۔ زینب بولین خدا عمر کی بخشش کرے اسکو تقسیم کرنے کے لیے میرے بھائیون مین سے اور لوگ مجھ سے زیادہ طاقت دار تھے" لوگون نے کہا "یہ کل درم خاص آپ ہی کے لیے بھیجے ہین" زینب نے (تعجب کے لہجے مین) "سبحان اللہ" کہا اور ایک کپڑے کی اوٹ مین ہو کے فرمایا "انکو ڈال دو اور ایک کپڑے سے ڈہانک دو" پھر (غالباً برزہ کو) حکم دیا کہ ہاتھ ڈال کے اسمین سے ایک مٹھی لیکے فلان کے لڑکون کو دے آ اور فلان کے لڑکون کو دے آ۔ غرض اسطرح سب درم اپنے کنبے والون اور یتیمون مین تقسیم کر دیے کچھ تھوڑے سے کپڑے کے تلے رہگئے تب برزہ نے عرض کیا "یا اُم المومنین خدا تمہاری بخشش کرے۔ قسم ہے خدا کی اسمین ہمارا بھی حق تھا" زینب بولین "تو کپڑے کے تلے جو رہگئے ہین تم لیجاؤ" برزہ کہتی ہین ہم نے کپڑے کے نیچے پچاسی درم پائے۔

- زینب کے زہد و تقوے اور دستکاری وغیرہ وغیرہ کی تعریف صرف عائشہ ہی نے نہین بلکہ اُم سلمہ وغیرہا نے بھی کی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "زینب اللہ سے بڑی ڈرنے والی ہین اور بڑی گڑگڑانے والین"۔ (دیکھو زرقانی شرح مواہب جلد ثالث ذکر اُم المومنین زینب)

- المختصر ایسی عابدہ زاہدہ فیاض طبع اور شریف النسب عورت کے دو نکاح ہوئے

اس مضمون کی زرقانی شرح مواہب مین دو روایتین ہین ایک برزہ بنت رافع سے اور دوسری محمد بن کعب سے اختصار کے لیے ہمنے صرف برزہ بنت رافع کی روایت اختیار کی۔ ہان مگر اُسمین مالیت کی تفصیل نہ تھی جسکو محمد بن کعب کی روایت سے لینے کی ضرورت ہوئی۔ ۱۲ ۔ وہ سمجھین کہ تقسیم کرنے کے لیے بھیجا ہے ۱۲ منہ
اللہ اکبر اسقدر احتیاط کہ دیکھنے سے کہین مال کی محبت نہ آجاے ۱۲ منہ

پہلا[۱] نکاح تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منھ بولے بیٹے زید بن حارثہ صحابی سے کر دیا تھا۔ زید نے طلاق دیا تو دوسرا نکاح اللہ پاک نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ صحیح مسلم اور نسائی کتاب النکاح مین انس رض سے روایت ہی کہ زینب کی جب عدت گذر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید (زینب کے پہلے خاوند) سے فرمایا "تم (جاؤ) زینب کو میرے نکاح کا پیغام دو" زید روانہ ہوئے زینب کے پاس آئے تو وہ اپنا آٹا[۲] گوندہ رہی تھین۔ زید کہتے ہین جب مین نے زینب کو دیکھا تو یہ خیال[۳] اسبابت کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے نکاح کرنے کا ارادہ کر چکے تھے اُنکی عظمت میرے دلپر چھا گئی یہانتک کہ مجھے اُنکی طرف دیکھنے کی طاقت نرہی مین نے پیٹھ پھیر لی اور اُلٹے پانون پلٹ پڑا اب زینب سے مین نے کہا "اے زینب تمہین خوشخبری ہو مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے پاس تمہارے نکاح کا پیغام لیکے بھیجا ہے" زینب بولین مین اپنے رب سے بغیر پوچھے (یعنی بغیر استخارہ[۳] کیے) کوئی کام نہین کرتی ہون۔ یہ کہکے زینب اپنے[۴] مسجد کیطرف (یعنی نماز استخارہ کے لیے) اٹھ کھڑی ہوئین اور ادھر اللہ نے قرآن نازل کر دیا **ف** یعنی بائیسوین پارے سورہ احزاب کے پانچوین رکوع مین فرمایا فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا **ترجمہ** جب زید اُس عورت (یعنی زینب) سے اپنی غرض پوری کر چکا[۵] (یعنی طلاق دیدیا) تو اُسکو ہمنے تجھے بیاہ دیا **ف** جامع ترمذی تفسیر سورہ احزاب مین حضرت انس رض سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ازواج مطہرات

---

۱ یہ ہمارے علم کے اعتبار سے ورنہ احتمال ہی کہ زید سے پہلے کسی اور سے بھی عقد ہوا ہو۔ اور ہمارے ہی علم کے اعتبار سے اور ازواج مطہرات مین بھی سمجھنا چاہیے ۱۲ منہ ۲ اُس وقت تک پردے کا حکم نہین ہوا تھا۔ پردے کی آیت انہین کے ولیمے مین نازل ہوئی ہی ۱۲ منہ ۳ یہ استخارہ جیسا کہ امام نووی نے لکھا ہے غالباً اُس خوف سے تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین کوئی تقصیر نہ واقع ہو جائے ۱۲ منہ ۴ مسجد (جیم کے زبر) اُس مقام کو کہتے ہین جو مکان مین یا کسی اور جگہ نماز کے لیے علیحدہ کر لیا جائے۔ مسجد مسجد (جیم کے زیر) کے حکم مین نہین ہوتا ۱۲ منہ ۵ اُس وقت حضرت زینب پینتیس یا اڑتیس برس کی تھین ۱۲ منہ ۶ یہ نسائی مین ہی۔ البشریٰ یا زینب ۱۲

پر زینب فخر کرنے لگین اورکہتی تھین تمکو تمہارے گھروالون نے بیاہا ہے اور مجھکو بیاہا ہے
اللہ نے سات آسمان کے اوپر سے ا بیوہ عورت کا نکاح اللہ نے کیا سات آسمان کے اوپر
یہ بھی سہی۔ پھر اپنے پیارے حبیب کے ساتھ کیا یہ بھی سہی فرشتے کو بھیجکے بتایا یہ بھی سہی
اور پھر قرآن مین نازل کر دیا یہ سب کچھ سہی پر جب ہمکو ہماری لمبی چوڑی پھنکڑی بھی ماننے دے
اے خدا تو مسلمانون کو عقل دے ۲ چونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کے پہلے خاوند
یعنی زید کو متبنّی کیا تھا منافق لوگ اعتراض کرنے لگے کہ "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بیٹون کی بیبیون
سے نکاح کرنا حرام بتاتے ہین اور خود آپ نے اپنے بیٹے کی بی بی سے کرلیا۔ حق سبحانہ وتعالے
نے جواب دیا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ
النَّبِيِّينَ ترجمہ محمد (صلعم) تم مردون مین کیسکا باپ نہین ہے ولیکن اللہ کا رسول ہے اور سب
پیغمبرون کی مہر (یعنی اُنکا ختم کرنیوالا) ہے ف حاصل یہ کہ بنانے سے کوئی بیٹا نہین بن جاتا ہے
نہ اُسپر بیٹے کے احکام مرتب ہو سکتے ہین۔ جیسا کہ حق تعالے اور توضیح کے لیے ارشاد
فرماتا ہے وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ترجمہ اور اللہ نے تمہارے منہ بولے
بیٹون کو تمہارا واقعی بیٹا نہین بنا دیا ف پس منہ بولے بیٹے کی بیوہ کا نکاح منہ بولے
باپ پر حرام ہونے کی کوئی وجہ نہین ہے حضرات انصاف کیجیے منافقین پھر بھی غنیمت
تھے۔ اُنکا اعتراض تو صرف متبنی ہی کی بیوہ سے عقد کرنے پر تھا۔ نہوئے ہندوستان کے
مسلمان جو ہر کسی بیوہ سے عقد کرنے کو مطلقاً حرام بتا دیتے۔ قرآن کی آیت اُترنے سے
منافقون کا اعتراض دفع ہوگیا۔ مگر ہمارے ہندوستان کی انوکھی شرافت پر مرنیوالون
کے اعتراض کا جواب اب بھی نہین ہوا ہم پھر دعا کرتے ہین ای خدا تو ہندوستان کے مسلمانون کو سمجھ دے

اُم المساکین ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا دوسرا یا تیسرا یا پانچوان نکاح

۱ دیکھو بائیسوین پارے مین سورہ احزاب کا پانچوان رکوع ۱۲ منہ ۲ دیکھو سورہ احزاب کے پہلے رکوع مین ۱۲ منہ

ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ کا دوسرا یا تیسرا یا چوتھا یا پانچوان نکاح

سب ایمان والون کی مان حضرت زینبؓ بنت خزیمہ بن حارث اگرچہ قریش سے نہین ہین لیکن ہین بنی اسمٰعیل[1] مین قبیلہ بنی ہلال سے یہ مسکینون پر نہایت درجہ مہربانی کرتی تھین اور کھانا کھلاتی تھین حتی کہ جاہلیت کے زمانے مین بھی ام المساکین کے لقب سے یاد کی گئین ۔ ان مقدسہ عالی نسب والا خاندان بیوہ کے دو عقد سے کم تو ہوئے نہین اور پانچ تک کا احتمال ہے ۔ اس امر مین اختلاف ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے یہ کسکے پاس تھین ۔ صحیح یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی عبد اللہ بن جحش کے پاس تھین ۔ وہ جنگ اُحد مین شہید ہوئے تو عدت گذرنے کے بعد سن تین ہجری مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد سے مشرف ہوئین ۔ قتادہ بن دعامہ کا قول ہے کہ پہلے طفیل بن حارث (بدری صحابی) کے عقد مین تھین ۔ طفیل[1] کے بعد طفیل کے بھائی عبیدہ بن حارث سے منسوب ہوئین ۔ عبیدہ جنگ بدر مین شہید ہوئے تو رمضان سن تین ہجری مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف ملازمت مین آئین ۔ ابن اسحاق کہتے ہین کہ پہلے اپنے چچا زاد بھائی جہنم بن عمرو بن حارث کو بیاہی تھین اور جہنم کے بعد بیاہی گئین عبیدہ بن حارث کو اور عبیدہ کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ۔ مصنف (وباللہ التوفیق) ان روایتون مین مطابقت یون ہو سکتی ہے کہ غالباً نکاح ان سب سے ہوا اگرچہ اسباب کا ٹھیک پتا نہین[2] لگا کہ پہلے کس سے ہوا اور پھر کس سے اور شاید کہ ایسا ہو کہ پہلے جہنم بن عمرو سے ۔ جہنم کے بعد طفیل بن حارث سے طفیل کے بعد عبیدہ بن حارث سے ۔ عبیدہ کے بعد عبد اللہ بن جحش سے اور عبد اللہ کے بعد پانچوان عقد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو ہی تین مہینے زندہ رہکے قضا کر گئین ۔

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا تیسرا یا پانچوان نکاح ۔

۱؎ یعنی طفیل کے طلاق دینے کے بعد ۱۲ منہ ۲؎ دیکھو مواہب وزرقانی جلد تین ذکر ام المساکین زینب بنت خزیمہ ۱۲ منہ ۔

سب ایمان والون کی مان حضرت میمونہ بنت حارث بن حزن یہ قبیلہ بنی ہلال سے ہین انکی
مان ہند بنت عوف یا خولہ بنت عوف ہین یہ حضرت عبد اللہ بن عباس کی خالہ ہین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہوئین حج کے مبارک سفر مین حضرت عائشہ کہتی ہین
میمونہ خدا سے بڑی ڈرنے والی اور ناتے رشتے کی بڑی ماننے والی تھین ایسی مقدسہ
شریف النسب بیوہ کے تین یا پانچ عقد ہوئے پچھلا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے یہ ابو رہم بن عبد العزی کے عقد مین تھین اور ابو رہم کے
پہلے مسعود بن عمرو ثقفی کے عقد مین اور بعضون نے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پہلے حویطب بن عبد العزی کے عقد مین تھین اور بعضون نے کہا ہے فروہ بن عبد العزی
کے عقد مین[1] مصنف اور جب یہ تسلیم کر لیا جائے انکا عقد ابو رہم مسعود فروہ اور
حویطب چار دن سے یکے بعد دیگرے ہوا ہے تو اب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچوان عقد کہنا چاہیے

اُم المومنین حضرت جُویریہ رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح

سب ایمان والون کی مان حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا یہ قبیلہ بنی مصطلق سے ہین بنی مصطلق
کے سردار حارث بن ضرار کی بیٹی ہین یہ نہایت حسینہ و جمیلہ اور بڑی عابدہ اور بڑی
برکت والی عورت تھین۔ حضرت عائشہ کہتی ہین جویریہ سے بڑھکر اپنی قوم پر برکت والی
عورت ہمنے کوئی نہین دیکھی۔ جویریہ کی برکت سے بنی مصطلق کے سو گھر آزاد کر دیے
گئے" روایت ہے کہ وہ گنتی مین سات سو آدمی سے زیادہ تھے قصہ کوتاہ ان شریف النسب
مقدسہ متبرکہ اور عابدہ عورت کے دو نکاح ہوئے۔ پہلا ہوا مسافع بن صفوان مصطلقی
سے جو جنگ مریسیع مین مقتول ہوا اور دوسرا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انکا عقد ہونے کی خبر لوگون کو معلوم ہوئی تو ان کی قوم

[1] دیکھو مواہب وزرقانی جلد تین ذکر ام المومنین میمونہ ۱۲ منہ

اُم المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا تین یا پانچواں نکاح

اُم المومنین حضرت جویریہ کا دوسرا نکاح

کے اُن تمام قیدیون کو جو مسلمانون کے پاس باقی رہگئے تھے مسلمانون نے آزاد کردیا اور کہنے لگے "یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرالی رشتہ دار ہین - حضرت جویریہ کہتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے تین رات پہلے مین نے خواب دیکھا کہ گویا چاند یثرب سے چلا آتا ہے آتے آتے میری گود مین گر پڑا" مجھے پسند نہ آیا کہ اس خواب کی کسیکو خبر دون - پھر جب ہم لوگ قید ہوے مجھکو اپنے خواب کی اُمید ہوئی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو آزاد کردیا اور بیاہ لیا -

اُم المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا تیسرا نکاح

سب ایمان والون کی مان حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اگرچہ بنی اسماعیل مین نہین ہین لیکن بنی اسحاق بنی یعقوب بنی ہارون اور بہت سے پیغمبرون اور بادشاہون کی اولاد مین ہین انکا باپ "حیی بن اخطب" بنی نضیر کا سردار ہے اور ان کی مان "قرہ" کا باپ سموأل ہے بنی قریظہ کا سردار - یہ نہایت خوب صورت تھین صاحب جمال جیسا کہ اعلے درجے کی سرخ سفید اور صاف رنگ کی عورتین ہوسکتی ہین - حضرت سودہ اور حضرت جویریہ کی طرح یہ بھی بشارت پاچکی تھین - طبرانی نے صحیح راویون کے ذریعے سے اور ابو حاتم بن حبان نے اپنی صحیح مین حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کی آنکھ مین کچھ سبزی ملاحظہ فرمائی - پوچھا "کیسی سبزی ہے" صفیہ نے عرض کیا - میرا سر ابن ابی الحقیق (یعنی دوسرے خاوند) کی گود مین تھا اور مین سورہی تھی مین نے دیکھا کہ "چاند میری گود مین گر پڑا" مین نے ابن ابی الحقیق کو خبر دی اُسنے مجھے طمانچہ مارا (چنانچہ یہ سبزی اسی چوٹ کی ہے) اور کہنے لگا تو آرزو رکھتی ہے

سلہ دیکھو زرقانی شرح مواہب جلد تین نا قلاًعن البیہقی ۱۲ سلہ یثرب پہلے مدینے شریف کا نام تھا مگر اب یثرب کہنا منع ہے ۱۲ منہ -

بادشاہ یثرب کی" ابن اسحاق کے نزدیک اسکے پہلے بھی صفیہ نے خواب دیکھا تھا کہ چاند ان کی گود مین گر پڑا" جسکا ذکر انہون نے اپنے باپ سے کیا اسنے ان کے منہ پر طمانچہ لگا کے کہا "تو اپنی گردن بڑہاتی ہے تاکہ عرب کے بادشاہ کے پاس ہو رہے - ابن ابے عاصم اور طبرانی نے ابی برزہ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین نازل ہوئے صفیہ نے خواب مین دیکھا کہ آفتاب ان کے سینے پر آگرا" انہون نے اپنے خاوند سے بیان کیا اسنے کہا قسم ہے خدا کی تو اسی بادشاہ کی تمنا کرتی ہے جو ہمپر اُتر آیا غرض ایسی عالی نسب والاشرف مقدسہ اور صاحب رویاے صادقہ کے تین نکاح ہوئے ایک تو ہوا اسلام بن مشکم قرضی سے - اور اس سے طلاق پانے کے بعد دوسرا ہوا کنانہ بن ابی الحقیق سے وہ جنگ خیبر مین سن سات ہجری مین مقتول ہوا تو تیسرا ہوا ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (دیکھو مواہب و زرقانی جلد تین ذکر ام المومنین صفیہ)

ہاے مسلمانون سے اور کچھ تو ہونے سے رہا مگر رانڈون کے نکاح مین کمینہ پن بتا بتا کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی پاک صاف اور حسب نسب والی بیبیون کو رذیل اور ان کی واجب التعظیم اولاد جیسے حضرت فاطمہ خاتون جنت کو رذیل زادی کا لقب دینے مین حاکم ہین - ہاے ایسی معزز مارون کو رذالت کا خطاب دیتے ہوئے کچھ بھی شرم نہ آئی - مین حیرت مین ہون کہ اس سخت قابل نفرت بے ادبی پر کیونکر دلیری ہوئی - اے خدا یہ کل قیامت کے دن تجکو اور تیرے حبیب کو کیا منہ دکھاینگے - افسوس ان کی عقلون پر کیسے پتھر پڑ گئے جو اتنا بھی نہ سمجھے کہ دوسرے عقد مین اگر کچھ بھی اوچھا پن

سلہ ابن ابے الحقیق نے بادشاہ یثرب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد لیا - چونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری اہل کتاب کے نزدیک چودہوین رات کے چاند کیطرح ظاہر و باہر تھی (گو حسد اور تکبر سے ظاہر مین انکار کرتے ہون) اسلیے ابن ابی الحقیق چاند کی اور آگے چل کے آفتاب کی تعبیر مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کسیکو نہ بتا سکا اور اسیطرح صفیہ کا باپ بھی - پھر بھی تعصب کو دخل دیا - پیغمبر نہین کہا بادشاہ کہا ۱۲ منہ

ہوتا تو یہ حبیب نسیب خجستہ خصال فرشتہ تمثال اور مقدس بیبیان کیونکر متعدد نکاح روا رکھتین۔ اور بالفرض وہ روا بہی رکہتین تو اُن سے عقد کرکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کاہیکو (معاذ اللہ) خود بھرشٹ بنجاتے اور کاہیکو اپنی لاڈلی اولاد کو کمینہ زادی کہلاتے - ہائے اِن باتون مین کیون نہ ہم خون کے آنسوون رووین -

مسلمانو! تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری صاحبزادیان اور نواسیان بہی بیوہ ہونے پر بیاہی گئی ہین - جو پیغمبر کے سامنے بیوہ ہوئین انکو پیغمبر نے بیاہ دیا اور جو پیچھے ہوئین پیچھے بیاہی گئین - دیکھو تمکو ہم بتاتے ہین تم انکی پیروی کرو -

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیون یعنی حضرت رقیہ اور حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہما کے دو دو نکاح

حضرت رُقیہ رض اور حضرت اُم کلثوم رض یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیان پہلے عُتبہ اور عُتیبہ ابو لہب کے بیٹون کو بیاہی تھین - حضرت رُقیہ رض عتبہ کو اور حضرت اُم کلثوم رض عُتیبہ کو - ابہی ملاقات بہی نہونے پائی تہی کہ ابو لہب کے بہکانے سے عتبہ نے رقیہ رض کو اور عتیبہ نے اُم کلثوم کو طلاق دیدی حضرت رُقیہ کا دوسرا عقد حضرت عثمان رض غنی سے ہوا مکہ معظمہ مین، اور رقیہ کی وفات کے بعد حضرت اُم کلثوم رض کا بہی دوسرا عقد انہی عثمان رض ذی النورین سے ہوا سن تین ہجری مین - فضائلی کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رض سے فرمایا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّ عِنْدِیْ مِائَۃُ بِنْتٍ یَمُتْنَ وَاحِدَۃً بَعْدَ وَاحِدَۃٍ زَوَّجْتُکَ اُخْرٰی هٰذَا جِبْرِیْلُ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُنِیْ اَنْ اُزَوِّجَکَهَا یعنی اُمَّ کُلْثُوْمَ ترجمہ قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اگر میرے سو بیٹیان ہوتین اور ایکے بعد دیگرے مرتی جاتین مین تجکو اور دوسری بیاہتا جاتا - جبریل نے مجکو خبر دی ہے کہ خدا مجھے حکم دیتا ہے کہ مین اُم کلثوم کو تجھے بیاہ دون - ام عیاش سے روایت ہے کہ

مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے مَازَوَّجْتُ عُثْمَانَ اُمَّ کُلْثُوْمٍ اِلَّا بِوَحْیٍ مِّنَ السَّمَاءِ ترجمہ ام کلثوم کو عثمان کے ساتھ مین نے آسمانی وحی (کے حکم) سے بیاہا ہے"۔ (دیکھو مواہب وزرقانی جلد تین ذکر اولاده الکرام)

تف ہے ہمپر اور ہمارے دعوے مسلمانی پر اللہ تو اپنے پیارے پیغمبر کو اسکی بیوہ بیٹی کے عقد کے لیے حکم فرمائے وحی بھیجے بیاہ دے مگر افسوس کہ ہم ہزارون نام رکھین اور کمینہ پن بتائین۔ (شرم شرم شرم)

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی حضرت امامہ کے دو نکاح

حضرت امامہ بنت ابی العاص جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی صاحبزادی کی صاحبزادی ہین جنکا پیار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک فرماتے کہ عین نماز کی حالت مین اپنے کاندہے پر بٹھلا لیتے سو انکے دو عقد ہوے پہلا تو انکی خالہ حضرت فاطمہ رض کے بعد حضرت فاطمہ رض کی وصیت کے موافق حضرت علی رض سے ہوا اور دوسرا حضرت علی رض کے بعد حضرت علی رض کی وصیت کے موافق مغیرہ[1] بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب سے ہوا دیکھو مواہب وزرقانی جلد تین ذکر اولاده الکرام۔

حضرت علی حضرت فاطمہ کی صاحبزادی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی حضرت ام کلثوم رض کے چار نکاح

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی حضرت ام کلثوم رض کے جو امیر المومنین حضرت علی رض اور حضرت فاطمہ رض خاتون جنت کی صاحبزادی ہین چار عقد ہوئے پہلا امیر المومنین حضرت عمر رض سے دوسرا عون

[1] مغیرہ حضرت علی کے بھتیجے تھے کیونکہ مغیرہ کے دادا حارث اور حضرت علی کے باپ ابوطالب دونون عبد المطلب کے بیٹے تھے ۱۲ منہ۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی حضرت امامہ کے دو نکاح

حضرت علی اور صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی حضرت ام کلثوم کے چار نکاح

ابن جعفر سے تیسرا محمد بن جعفر سے اور چوتھا عون اور محمد کے بڑے بھائی عبداللہ بن جعفر سے۔ حضرت عمر سے ان کے دو لڑکے تھے ایک بیٹی اور ایک بیٹا۔ بیٹی کا نام "رقیہ" تھا اور بیٹے کا "زید" زید اور ام کلثوم دونوں ماں بیٹے ایک ہی دن قضا کیے۔ ام کلثوم بیماری سے اور زید ایک کاری زخم سے (دیکھو مواہب وزرقانی جلد تین ذکر اولاد الکرام)

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسی سید الشہداء کی صاحبزادی کے چار نکاح

حضرت سید الشہداء امام حسین کی صاحبزادی حضرت سیدہ سکینہ جو اپنے زمانے کی تمام عورتوں کی سردار تھیں۔ نہایت خوبصورت نہایت خوش طبع اور نہایت خوش اخلاق تھیں ان کے چار نکاح ہوے۔ پہلا ہوا مصعب بن زبیر سے وہ شہید ہوئے تو دوسرا عبداللہ بن عثمان بن عبداللہ بن حکیم بن حزام سے ہوا جن سے "قریب نام" صاحبزادے پیدا ہوے۔ عبداللہ کے بعد تیسرا نکاح اصبغ بن عبدالعزیز بن مروان سے ہوا۔ پھر چوتھا زید بن عمرو بن امیرالمومنین عثمان بن عفان سے ہوا۔ (دیکھو تاریخ ابن خلکان)

حضرت امام سید الشہداء کی سبیہ حضرت شہربانو کی بھی دو نکاح ہوے ہین

تاریخ ابن خلکان مین ابن قتیبہ کی کتاب المعارف سے منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین نے اپنے باپ کے بعد اپنی ماں کا نکاح زید سے کر دیا۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہنوں کے دو دو نکاح

حضرت زینب بنت جحش کے جو آپ کی سگی پھوپھی "امیمہ" بنت عبدالمطلب کی بیٹی ہین دو نکاح ہوے

سلہ خاندان نبوت کے ساتھ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کی بیبی کا بھی تبعاً ذکر کر دیا گیا ۱۲ منہ

سلہ یزدجرد بادشاہ فارس کی یہ بیٹی ہین جیسا کہ تاریخ ابن خلکان مین ہے اور تاریخ مذکور مین انکو سلافہ کے نام سے یاد کیا ہے ۱۲ منہ۔

حضرت ام کلثوم و زید کا ایک ہی دن انتقال ہوا — حضرت سید الشہداء کی صاحبزادی کے چار نکاح — حضرت امام زین العابدین کی والدہ کے دو نکاح — حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن زینب کے دو نکاح

ایک زیدؓ بن حارثہ سے اور دوسرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے - جیسا کہ ازواج مطہرات کے ذکر مین بالتفصیل معلوم ہو چکا ہے -

آپ کی انہی پھوپھی اُمیمہ کی دوسری بیٹی "حمنہؓ بنت جحش کے جو بیمار ہونے پر بہی جنگ اُحد مین پیاسون کو پانی بھر بھر کے پلا رہی تھین اور زخمیون کی مرہم پٹی بہی کرتی جاتی تھین دو نکاح ہوے ایک مصعبؓ بن عُمیر صحابی سے جو اسی اُحد کی لڑائی مین شہید ہوے اور دوسرا جنتی قطعی مشہور صحابی طلحہؓ بن عبیداللہ سے جنسے محمد بن طلحہ اور عمران بن طلحہ پیدا ہوے -

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیون کے دو دو نکاح

آپکی معززپھوپھی صفیہ بنت عبد المطلب جنکا نام صحابیون کی فہرست مین بالاتفاق جلی قلم سے لکھا گیا ہے جو آپ کے والد عبد اللہ کی سوتیلی اور آپ کے چچا امیر حمزہ کی سگی بہن ہین پھوپھی ہونے کے علاوہ آپکی خالہ زاد بہن[سلہ] بہی ہوتی ہین انکے دو عقد ہوے ایک حضرت ابو سفیانؓ کے بہائی حارث بن حرب سے اور دوسرا حضرت خدیجہؓ کے بہائی عوام بن خویلد سے - عوام سے ان کے تین بیٹے تھے ایک جنتی قطعی جلیل القدر صحابی حضرت زبیر ابن عوام دوسرے حضرت سائب بن عوام بدری صحابی جو غزوۂ بدر غزوۂ خندق وغیرہ مین حاضر رہے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوئے اور تیسرے عبد الکعبہ بن عوام ان کے اسلام کی نسبت کچھ مذکور نہین ہوا - دیکھو مواہب وزرقانی جلد تین -

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی اَرْوی بنت عبد المطلب کا ایک نکاح عُمیر بن وہب ابن عبد الدار سے ہوا جنسے طُلیب بدری صحابی پیدا ہوے جو فضلاء صحابہ سے تھے اور جنا دیز...

سلہ آپکی مان آمنہ کے باپ وہب ہین اور صفیہؓ کی مان ہالہ کے باپ وُہیب ہین - وہب وہیب دونون عبد مناف بن زہرہ کے بیٹے ہین ۱۲ مہ -

مین شہید ہوئے - اور عمیر کے بعد دوسرا نکاح عمیر کے چچازاد بھتیجے کلدہ بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد دار سے ہوا جنسے فاطمہ نام ایک لڑکی پیدا ہوئی دیکھو مواہب وزرقانی جلد تین -

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی بَرّہ بنت عبد المطلب کا جو آپ کے والد ماجد کی عینی[۱] بہن ہین ایک عقد ابورہم بن عبد العزی عامری سے ہوا جنسے ابو سبرہ رضی صحابی پیدا ہوے جنہون نے غزوۂ بدر ونیز دیگر غزوون مین آپ کے ساتھ رہنے کی عزت حاصل کی - اور ابورُہم کے بعد دوسرا عقد عبد الاسد بن ہلال مخزومی سے ہوا جنسے عبد اللہ ابو سلمہ رض مشہور صحابی یعنی حضرت ام سلمہ رض کے پہلے خاوند پیدا ہوئے - دیکھو مواہب وزرقانی جلد تین -

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پردادی کے دو نکاح

مسلمانو سچ کہو حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون بیٹیون اور نواسیون سے بڑھ کر دنیا مین ہے کوئی جسکی سند دیکر تمکو سمجھایا جائے پھر اسپر بھی تو ہمنے کفایت نہین کی آپ کی بیوہ پھوپھیون اور نہایت قریب رشتے کی بیوہ بہنون کی بھی اور اور شادیان بتادین - اب اگر کوئی بات قابل غور ہے تو صرف یہ ہے کہ آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصول مین بھی کسی کے دو نکاح ہوتے ہین یا نہین یعنی آپ خود بنفس نفیس کسی ایسی بیوہ کی اولاد مین ہین جسکے دو نکاح ہوئے ہون یا نہین - اچھا ہم کہتے ہین ہان ہین اور ہین اور بیوہ کے دوسرے نکاح سے ہین یعنی آپ کی پردادی آپ کے دادا عبد المطلب کی مان سلمہ بنت عمرو کے دو نکاح ہوے ایک اُحیحہ بن جُلاح سے جنسے عمرو بن اُحیحہ پیدا ہوئے اور اُحیحہ کے بعد دوسرا عقد آپ کے پردادا ہاشم بن عبد مناف سے ہوا جنسے آپ کے دادا عبد المطلب پیدا ہوئے -

دسوان باب موافقین نکاح بیوگان کی فضیلت اور ثواب

[۱] عینی یعنی سگی ایک مان ایک باپ سے ۱۲ منہ -

اور مخالفین کی مذمت اور گناہ مین جسمین اسبات پر بھی نظر ڈالی جائیگی کہ رانڈون سے نکاح کرنیمین کیا فضیلت ہے

موافقین کے لیے وہ رانڈون کے عقد مین ہمدردی اور کوشش کرنے والے ہون یا رانڈون سے نکاح کرنیوالے یا خود رانڈین ہون نکاح کرلینے والیان وہ ثواب اور وہ وہ فضیلتین ہین جو مختلف بابون مین اور خاص کر کے ہمدردی کے باب مین گذرین - اور مخالفین کے لیے وہ کچھ ہے جو مختلف بابون مین اور خصوصاً ظلم کے باب مین ناظرین ورق الٹ کے دیکھ سکتے ہین پر قطع حجت کے لیے ہم کچھ یہان بھی عرض کرنا چاہتے ہین -

صحیح بخاری کتاب الادب اور صحیح مسلم کتاب الزہد مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلسَّاعِیْ عَلَے الْاَرْمِلَۃِ وَالْمِسْکِیْنِ کَالْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَحْسَبُہٗ قَالَ یَشُکُّ الْقَعْنَبِیُّ کَالْقَائِمِ لَا یَفْتُرُ وَکَالصَّائِمِ لَا یُفْطِرُ ترجمہ "رانڈون اور مسکینون کے حق مین کوشش کرنے والا خدا کی راہ مین جہاد کرنے والے کی برابر ہے" قعنبی کو شک ہے وہ کہتے ہین مجکو یاد پڑتا ہے کہ مالک نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت کی ہے کہ بیواؤن اور مسکینون کے حق مین کوشش کرنیوالا مثل اُس نمازی کے ہے جو (رات کو) نفلین پڑھتا رہتا ہو اور تھکتا نہو - اور مثل اُس روزہ دار کے ہے جو (دن کو) روزہ رکھا کرتا ہو اور چھوڑتا نہو - فتح الباری جلد تاسع کتاب النفقات مین اسی حدیث کی شرح مین ہے وَمَعْنَے السَّاعِیْ اَلَّذِیْ یَذْھَبُ وَیَجِیْئُ فِیْ تَحْصِیْلِ مَا یَنْفَعُ الْاَرْمِلَۃَ وَالْمِسْکِیْنَ ترجمہ سعی کرنیوالے کے یہ معنی ہین کہ ایسی چیز کے بہم پہونچانے مین دوڑ دھوپ کرے جو رانڈون اور مسکینون کو نفع پہونچائے ف کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ جوان جہان بیواؤن کو نکاح سے زیادہ نفع بخشنے والی کوئی چیز دنیا مین ہے - نہین ہرگز نہین - پس ثابت ہوا کہ عورت مرد جو

حضرات عقد بیوگان مین کوشش فرمائینگے وہ خدا کی راہ مین جہاد کرنے والے کے ہم پلہ ہونگے اور مثل اُس سچے نمازی کے ہون گے جو اندھیری سُنسان راتون مین نمازین پڑھتا رہتا ہو اور اُکتاتا نہو اور مثل اُس نیک نیت روزہ دار کے ہون گے جو بھوک پیاس کے دنون مین روزے رکھا کرتا ہو اور چھوڑتا نہو۔

رانڈون سے عقد کرنیوالون اور اُن کے عقد مین دامے درمے قدمے جسطرح ہوسکے کوشش کرنیوالون کی فضیلت تو یہ حدیث ثابت ہی کر رہی ہے غور کی نگاہ سے دیکھیے تو خود بیوائین بھی اس فضیلت عظمیٰ کی مستحق نظر آئین گی مگر کون بیوائین جو اپنا عقد کرلین اور اسطرح اپنی ہمعصر اور پیچھے آنیوالی بیواؤن کا رُندھا رستہ کھول جائین۔ الحق جس بیوہ نے نکاح کرلیا اُسنے گویا کہ ہزارون لاکھون بیواؤن کے پانون سے بیدرد ظالم رنڈاپے کی بیڑیان کاٹ دین اور نہ کاٹ سکی تو کاٹنے کی ترغیب ضرور دلون مین پیدا کردی ـ پھر ایسی بیوہ اور بیواؤن کے عقد مین امداد پہونچانے والون کو جہاد اکبر وغیرہ وغیرہ کا ثواب کیونکر نہ ملے گا۔ اور سچ پوچھو تو ہمارے زمانے مین اگر جہاد ہے تو اسی قومی اصلاح اور قومی ہمدردی ہی مین ہے بھی۔

یہان سے ایک بات اور پیدا ہوئی یعنی اصلاح قوم مین جو لوگ دراندازی نیش زنی یا باوجود قدرت کے پہلوتہی کرین گے بغاوت اور رہزنی کا تمغہ پائین گے۔ وہ مجاہدین کو صرف اُن کے پاک ارادے ہی سے نہ روک رہے ہون گے بلکہ اُن کے اور تمام قوم کے شہید کرنے پر گویا کمر کسی ہوگی۔

جامع ترمذی ابواب العلوم باب الاخذ بالسنة واجتناب البدعة مین روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحْیَا سُنَّۃً مِنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ فَاِنَّ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَۃً ضَلَالَۃً لَا یَرْضَاھَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ کَانَ

عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا **ترجمہ** جو زندہ کرے گا میری سنتون مین سے کسی ایسی سنت کو جو میرے بعد چھوڑ دی گئی ہو تو اُسکو اُس سنت پر عمل کرنے والون کی برابر ثواب ملے گا بغیر اسکے کہ عمل کرنے والون کے ثواب سے کچھ کم کیا جاے۔ اور جو۔ گمراہی کی کوئی نئی بات نکالے گا جس سے نہ اللہ خوش نہ اُسکا رسول خوش تو اُسپر اُسکے عمل کرنیوالونکے برابر گناہ ہوگا۔ اور یہ عمل کرنے والون کے گناہ سے کچھ کم نہین کر دینے کا۔ جامع ترمذی ابواب العلوم باب من دعا الی ہدیً فاتبع اور سنن دارمی باب مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً اَوْ سَيِّئَةً مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ يَّتْبَعُهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ يَّتْبَعُهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا **ترجمہ** جو کسی اچھی راہ کیطرف بلائیگا اُسکو ثواب ملے گا اُسکی پیروی کرنے والون کے ثواب کی برابر۔ اور یہ پیروی کرنیوالون کے ثواب سے کچھ کم نہ کریگا ۔اور جو کسی گمراہی کیطرف بلائیگا اُسپر اُسکی پیروی کرنے والون کے گناہونکے برابر گناہ ہوگا۔ اور یہ پیروی کرنے والون کے گناہون سے کچھ کم نہ کردے گا **ف** مسلمانو ۔ تم کہان ہو اپنے پیغمبر کی مری ہوئی سنت کو زندہ کرو یعنی رانڈون کے نکاح کر دو اور کرا دو جسکا اچھا ثواب اپنے اچھے رب سے لو۔ پھر لطف یہ کہ صرف اپنے ہی کرنے کے ثواب پر بس نہ کرو۔ تمکو دیکھا دیکھی جو لوگ قیامت تک کرتے ہین اُن سب کے برابر اور ثواب گھاتے مین لو بھلا تمنے ایسا بھی گھاتا کہین دیکھا ہے جو اصل سے ہزار ہا درجے بڑھ گیا ہو۔ اچھا نہین دیکھا ہے تو یہ دیکھ لو۔ اور لے لو۔ پھر لطف بالاے لطف یہ کہ تمہاری پیروی کرنیوالون کے ثواب سے ایک رتی بھر بھی کمی نہ کی جائیگی۔ تمکو خداے رحیم جس کے پاس کسی شے کی کمی نہین ہے اپنے پاس سے عنایت فرمائیگا۔ اور خدا نہ کرے

اگر تمنے نہ مانا۔ سنت نبیؐ کا یون ہین خون کرتے رہے تو دو گنا عذاب بہی چکھنا پڑے گا ایک اپنی نافرمانی کا اور دوسرے جو لوگ تمکو دیکھا دیکھی قیامت تک کرتے رہینگے اُن کی نافرمانی کا[1] الحدیث الدَّالُّ علی الخیرِ کفاعِلِہٖ، الدَّالُّ علی الشرِّ کفاعِلِہٖ[2] سنن دارمی باب فی کراہیۃ اخذ الرای مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا خَطًّا ثُمَّ قَالَ ھٰذِہٖ سَبِیْلُ اللّٰہِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ ثُمَّ قَالَ ھٰذِہٖ سُبُلٌ عَلٰی کُلِّ سَبِیْلٍ مِّنْھَا شَیْطَانٌ یَّدْعُوْ اِلَیْہِ ثُمَّ تَلَا وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہملوگون کے سامنے ایک خط کھینچکے فرمایا "یہ اللہ کی راہ ہے" پھر اُس خط کے داہنے بائین اور بہت سے خط کھینچکے فرمایا یہ راہین ہین (یعنی شیطان کی) ہر راہ پر ایک شیطان ہے جو اپنی طرف بلا رہا ہے" پھر آپ نے یہ آیت پڑہی "بیشبہہ یہ میری سیدھی راہ ہے۔ تم اسپر چلو اور مت چلو دوسری راہون پر ورنہ وہ بھٹکا دینگی تمکو اللہ کی راہ سے" **ف** رانڈون کا نکاح اللہ پاک کی سیدھی راہ ہے۔ جو اسپر چلے گا سیدھا بہشت کو جا پہونچیگا۔ اور جو نہ مانیگا شیطان کی ٹیڑہی راہون مین بھٹکتا پھرے گا اور سراسیمہ ہوکے قعر جہنم مین جا گریگا۔ صحیح بخاری کتاب الاعتصام صحیح مسلم کتاب الفضائل باب شفقتہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امتہ مین ابو موسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] یہ حدیث ہے جسکا ترجمہ ہے "نیک کام کا رستہ دکھانے والا اُس کے کرنے والے کے برابر ہے" ۱۲ منہ [2] یہ حدیث نہین ہے لیکن یہ مضمون اور حدیثون سے ثابت ہے جسکا ترجمہ یہ ہے "بُری کام کا رستہ دکھانیوالا اُسکے کرنیوالے کے برابر ہے" ۱۲ منہ۔

اِنَّمَا مَثَلِی وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمًا فَقَالَ یَا قَوْمِ
اِنِّیْ رَأَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَہٗ
طَائِفَۃٌ مِّنْ قَوْمِہٖ فَاَدْلَجُوْا وَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَھَلِھِمْ فَنَجَوْا وَکَذَّبَتْ
طَائِفَۃٌ مِّنْھُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَھُمْ فَصَبَّحَھُمُ الْجَیْشُ فَاَھْلَکَھُمْ وَاجْتَاحَھُمْ فَذٰلِکَ
مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِہٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَکَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِہٖ مِنَ الْحَقِّ

ترجمہ میری مثل اور اُس چیز کی مثل جسکو لیکر کے مجھے اللہ نے بھیجا ہے مثل اُس مرد کے ہے جو قوم مین آکے کہے اے میری قوم مین لشکر کو اپنی آنکھون دیکھ آیا ہون اور مین ہون بے لاگ نصیحت کرنیوالا تم اپنے بچانے مین جلدی کرو۔ پس اُسکی قوم مین سے ایک گروہ نے اُسکی اطاعت کی اور اندھیرے مین نکل کھڑے ہوئے۔ مہلت ہی کے وقت مین چلے گئے۔ سو وہ بچ گئے۔ اور اُن مین سے ایک گروہ نے جھٹلایا۔ وہ صبح تک اپنے مکان مین پڑے رہے اور یہان لشکر نے صبح آکے اُنہی پر کی۔ پس اُنکو مار ڈالا اور جڑ پیڑ سے اُکھیڑ ڈالا۔ یہ مثل اُسکی ہے جسنے میری اطاعت کی اور اُس چیز کی پیروی کی جسکو لے کے مین آیا ہون اور اُسکی مثل ہے جسنے میری نافرمانی کی اور جھٹلایا اُس حق بات کو جسکو لیکے مین آیا ہون ف جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور قرآن کی پیروی کرکے جوان جہان رانڈون کا نکاح کردیگا شیطان کے لشکر سے نجات پائیگا اور جو حضرت کی نافرمانی کرے گا قرآن کو جھٹلائیگا اور مظلوم رانڈون کو رنڈاپے کی زنجیر مین جکڑے ہوئے بٹھا رہیگا اُسکو شیطان کا لشکر پہونچکے جڑ بنیاد سے اُکھیڑ ڈالیگا۔ نہ دنیا کا رکھے گا نہ دین کا۔ اب ناظرین زیادہ تشریح نہ پوچھین۔ عقلمندون کے لیے اشارہ کافی ہے۔ جامع ترمذی۔ ابو داؤد اور ابن ماجہ وغیرہ مین عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ تَمَسَّکُوْا بِھَا وَعَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ

وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَّ کُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ

ترجمہ میری سنت اور میرے خلفاء راشدین مہدیین کی سنت تمپر لازم ہے - تم سنت پر عمل کرو اور دانتون سے پکڑو - اور تم اپنے کو نئی باتون سے بچاؤ کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے **ف** ظاہر ہے کہ رانڈون کا نکاح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی سنت ہے اور خلفاء راشدین مہدیین کی بھی - پھر بھلا اُسپر عمل کرنا اور دانتون سے پکڑنا کیونکر نہ مسلمانون پر لازم ہوگا - معیوب سمجھکے رانڈون کا بٹھلا رکھنا بیشبہ بدعت اور گمراہی ہے یہانتک کہ کفر کا کھٹکا لگا ہوا ہے - جامع ترمذی مین انس رضؔ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ ترجمہ جسنے میری سنت سے محبت کی وہ مجھ سے محبت کر چکا اور جسنے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ بہشت مین ہوگا **ف** جو آپ کی سنت - نکاح بیوگان سے محبت کرے گا وہ تو آپ کے ساتھ بہشت مین ہوگا اور جو عقد ثانی کو بُرا جانے گا وہ کہان ہوگا - کہو - "دوزخ مین" - صحیح بخاری کتاب الحوض مین سہل رضؔ بن سعد سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنِّیْ فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ مَنْ مَّرَّ عَلَیَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ یَظْمَاْ اَبَدًا لَیَرِدَنَّ عَلَیَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُھُمْ وَیَعْرِفُوْنِیْ ثُمَّ یُحَالُ بَیْنِیْ وَبَیْنَھُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّھُمْ مِنِّیْ فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَیَّرَ بَعْدِیْ

ترجمہ حوض کوثر پر مین تمہارا فرط ہون گا (فرط اُسکو کہتے ہین جو پہلے سے جا کے اپنے پیچھے آنیوالون کے لیے سامان کر رکھے) جو مجھپر گذریگا وہ پئیگا (یعنی آب کوثر) اور جو آب کوثر پئیگا اُسکو پیاس کی شدت کبھی نہو گی - مجھپر بہت لوگ ایسے بھی وارد ہونگے جنکو مین پہچانتا ہونگا اور وہ مجکو پہچانتے ہون گے - وہ مجھ سے جدا کر دیے جائینگے -

مین کہونگا یہ لوگ تو مجھ سے ہین یعنی میری اُمت ہین پھر میرے پاس کیون نہین آنے
پاتے تم کہا جائیگا آپ نہین جانتے ہین آپ کے پیچھے انہون نے کیا نئی بات پیدا کی
ہے۔ تب مین کہونگا برا ہو برا ہو اُن لوگون کا جنہون نے میرے پیچھے تغیر کر دیا صحیح مسلم
کتاب الوضوء مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے قَالُوا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَتَعْرِفُنَا قَالَ نَعَمْ
لَکُمْ سِیْمَا لَیْسَتْ لِاَحَدٍ غَیْرِکُمْ تَرِدُوْنَ عَلَیَّ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ آثَارِ
الْوُضُوْءِ وَلَیُصَدَّنَّ عَنِّیْ طَائِفَۃٌ مِّنْکُمْ فَلَا یَصِلُوْنَ فَاَقُوْلُ
یَا رَبِّ ھٰؤُلَاءِ مِنْ اَصْحَابِیْ فَیُجِیْبُنِیْ مَلَکٌ فَیَقُوْلُ وَھَلْ
تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ — **ترجمہ** صحابہ نے عرض کیا اے نبی اللہ کیا
آپ ہملوگون کو پہچان لینگے۔ فرمایا "ہان" تم مین ایک نشانی ہوگی جو تم مسلمانون کے
سوا اور کسی مین نہوگی تم میرے پاس اُس حالت مین آؤ گے کہ وضو کے آثار سے
تمہارے چہرے اور تمہارے ہاتھ پانون روشن ہو رہے ہون گے۔ اور یقیناً
ایک گروہ تم مین کا میرے پاس آنے سے روک دیا جائیگا۔ مجھ تک نہ پہونچنے پائیگا
مین کہونگا اے میرے پروردگار یہ لوگ تو میرے مددگارون مین سے ہین ایک
فرشتہ مجھکو جواب دیگا۔ کہے گا آپ کچھ جانتے ہین کہ آپکے پیچھے انہون نے کیا نئی بات
پیدا کی تھی۔ **ف** اس حدیث کی شرح مین امام نووی نے جو لکھا ہے اسکا انتخاب
ہم ہدیہ ناظرین کرنا چاہتے ہین۔ اور وہ یہ ہے۔ ھٰذَا مِمَّا اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِی الْمُرَادِ بِہٖ
عَلٰی اَقْوَالٍ اَحَدُھَا اَنَّ الْمُرَادَ بِہِ الْمُنَافِقُوْنَ وَ الْمُرْتَدُّوْنَ وَ الثَّانِیْ
اَنَّ الْمُرَادَ مَنْ کَانَ فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ارْتَدَّ
بَعْدَہٗ وَالثَّالِثُ اَنَّ الْمُرَادَ بِہٖ اَصْحَابُ الْمَعَاصِی الْکَبَائِرِ
الَّذِیْنَ مَاتُوْا عَلَی التَّوْحِیْدِ وَاَصْحَابُ الْبِدَعِ الَّذِیْنَ لَمْ یَخْرُجُوْا
بِبِدْعَتِھِمْ عَنِ الْاِسْلَامِ وَقَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ اَبُوْ عَمْرِو بْنِ

عمیں البیر کل من احدث فی الدین فہو من المطرود بن عن الحوض اصلاً وکذلک الظلمۃ المسرفون فی الجور وطمس الحق والمعلنون بالکبائر قال وکل ھؤلاء یخاف علیھم ان یکونوا ممن عنی بھذا الخبر ترجمہ اس حدیث سے جو لوگ مراد ہین اُن مین علماء نے کئی قول پر اختلاف کیا ہے - اول یہ کہ منافق اور مرتد لوگ مراد ہین - دوسرے یہ کہ وہ لوگ مراد ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تھے اور آپ کے بعد مرتد ہو گئے اور تیسرے یہ کہ وہ گناہ کبیرہ کرنیوالے مراد ہین جنکی موت وحدانیت پر ہوئی اور وہ اہل بدعت جو اپنی بدعت کے باعث اسلام سے نہین خارج ہوئے - اور امام - حافظ - ابو عمرو بن عبدالبر کہتے ہین دین مین جو نئی بات پیدا کریگا وہ اُن لوگون مین ہوگا جو حوض کوثر سے ہنکا دیئے جائینگے نیز امام کہتے ہین - ایسا ہی ظالم لوگ جو ظلم کرنے اور حق کے مٹنے مین زیادتی کرنے والے ہین اور وہ لوگ جو علانیہ گناہ کبیرہ کرتے ہین - امام ممدوح کہتے ہین ان سب فرقون کے لیے خوف ہے کہ اُن لوگون مین سے ہون جو اس حدیث مین مراد لیے گئے ہین مصنف عقد بیوگان کے مخالفین کو ڈرنا چاہیے کہ یہ حدیث کہین اُنپر بھی ٹھیک اُتر جائے اور اُتر جائے تو تعجب ہی کیا ہے - اسلام مین رانڈون کے بٹھلا رکھنے اور اُن کے عقد مین ذلت سمجھنے سے زیادہ زہریلی اور کون سی نئی بات ہوگی - اگرچہ علما نے اس حدیث کی تفسیر مین جیسا کہ نووی سے معلوم ہو چکا ہے کئی معنی بیان کئے ہین لیکن منافقین اور مرتدہ کو مستثنی کر دینے کے بعد ہر معنی کے اعتبار سے مخالفین نکاح بیوگان پر یہ حدیث صادق آرہی ہے - کیا عقد بیوگان کو جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے برا سمجھنا گناہ کبیرہ نہین ہے - کیا قرآن وحدیث کو میٹ دینا اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دم سے اٹھا دینا بدعت سیئہ نہین ہے - کیا لاکھون جاندار بیواؤن کو رنڈاپے کے الاؤ مین جلا جلا کے خاک سیاہ کرنا نہایت سخت اور دردانگیز ظلم نہین ہے - اور کیا اس سے بھی زیادہ کیسا کا

عق ٹھیا میل کیا جا سکتا ہے جیسا کہ بیواؤن کا ہو رہا ہے - حضرت یہ سب تو ہی ہے - غور کیجیے تو نفاق اور ارتداد کی صفت بھی پیدا ہوئی جاتی ہے اور کیون نہین نکاح بیوگان کو حقیر سمجھنے سے قرآن وحدیث کا حقیر سمجھنا اور اللہ و رسول کا جھٹلانا لازم آتا ہے اور قرآن وحدیث کے حقیر سمجھنے والے اللہ و رسول کے جھٹلانے والے کو کون کہے گا کہ ارتداد کا خوف نہین ہے - ظاہر مین تو قرآن وحدیث اُنکا ایمان ہے اور حقیقت مین ایک غیر قوم کی چال پر جسکو اپنے مُنھ سے کافر کہتے ہین لوٹن کبوتر ہو رہے ہین - اب ایسے حضرات مین نفاق کی صفت پائے جانے سے کون ہے جو انکار کر سکتا ہے - پھر طرّہ یہ کہ اُن کو تعلیم یافتہ ہندو بھی دہرم شاستر کا ثبوت دے دے کے ڈنکا بجا رہے ہین ان نیم ثر مسلمانون کی تو وہی مثل ہوئی ع نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم * نہ ادہر کے ہوئے نہ اودہر کے ہوئے - اور یہ آیۂ کریمہ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ اُن پر ٹھیک اُتر گئی - یعنی دنیا مین بھی ٹوٹے مین رہے اور آخرت مین بھی - اور یہ بالکل کھلا ٹوٹا ہے - ہای مسلمانون کے ہان قرآن وحدیث مین ہدایت ہونے اور کہین دہوکے سے بھی اختلاف نہ ہونے کے باوجود اُنکا گہرا انکار دیکھ دیکھ کے سمجھدار ہندو بھی اُن پر خون کے آنسوؤن رو رہے ہین مگر افسوس کہ اُن کی آنکھ کسیطرح نیچی نہین ہوتی - اے شرم شرم شرم

کنواری کے بہ نسبت رانڈون سے عقد کرنے مین کیا فضیلت ہے

کنواری کے بہ نسبت رانڈون سے عقد کرنے مین کیا فضیلت ہے

اس مبحث کو مختصر کرکے اب اسباب پر ہم نظر ڈالنا چاہتے ہین کہ کنواری سے عقد کرنے مین زیادہ فضیلت ہے یا بیوہ سے کرنے مین -

اگرچہ حظ نفسانی اور طبیعت کا میلان زیادہ تر کنواری ہی مین ہو لیکن فضیلت جو بیوہ مین ہے کنواری مین ہرگز نہین فضیلت بھی وہ فضیلت جو دس کو ہو * مقابلے ایک کے - ابھی ابھی اس باب کے پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ عقد کیے ہین

مگر کنواری سے صرف ایک اور بیواؤن سے دس اور اگر غیر مشہور بیبیان جنکا مختصر طریقے پر نقشے مین ذکر ہو چکا ہے ملا لی جائین تو بیوہ سے عقد کرنے مین وہ فضیلت ٹھہریگی جو تیس کو ہو ایک پر۔ پھر ایک اور فضیلت قابل لحاظ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے پہلے جو نکاح کیا بیوہ سے کیا اور سب کے پیچھے جو کیا وہ بھی بیوہ سے۔ پھر یہ تیسری فضیلت اور بھی قدر کے قابل ہے کہ دنیا مین آپ کی پیاری اولاد ایک چہل سالہ بیوہ سے رہی اور قیامت تک رہیگی۔ اچھا یہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے سند تھی اب قول لیجیے آپ فرماتے ہین[۵۷] تزوجوا الولود الودود فاني مكاثر بكم ترجمہ شادی کرو اُن عورتون سے جو اولاد کی بڑی جننے والیان اور (خاوند کی) بڑی پیار کرنے والیان ہون کیونکہ تمہارے سبب مین بڑہوتری کرنیوالا ہون" یعنی جون جون تم مسلمانون کی اولاد بڑہیگی وون وون میری امت بڑہیگی۔ ظاہر ہے کہ یہ حدیث بیواوون کے حق مین بلا تکلف اور بلا تاویل صادق آرہی ہے کیونکہ سب جانتے ہین کہ ایک مرتبہ شادی ہوئے بغیر اولاد کا زیادہ جننا اور خاوند کا زیادہ پیار کرنا اچھی طرح سے نہین معلوم ہو سکتا ہے۔

اگر ان سب فضیلتون سے قطع نظر کیا جائے تو مصلحتی فضیلتین اسقدر ہین کہ اُن کو ہم کسیطرح گنا ہی نہین سکتے۔ یہ مصلحت ہی کیوجہ ہے کہ حضرت جابرؓ نے اپنا عقد خاص کر کے بیوہ سے کیا اور حضرتؐ کے ایک سوال کے جواب مین عرض کیا کہ عبد اللہ (یعنی جابر کے باپ) چھوکریان (جو سات یا نو تھین) چھوڑ کے شہید ہوئے۔ مین اس بات کو برا سمجھا کہ اُنہین کی سی (یعنی ایک ناتجربہ کار چھوکری) لا کے بٹھلا دون اس لیے مین نے (بیوہ) عورت سے عقد کیا۔ وہ ان چھوکریون کی سرپرستی کرے گی اور اصلاح کرے گی" حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جابر کی اس قیمتی سمجھ پر دعا دے کی فرمایا بارك الله لك

۵۷ دیکھو سنن نسائی کتاب النکاح مین معقل بن یسار سے ۱۲ منہ

او خیرًا یعنی اللہ تجکو برکت دے" یا یہ کہا کہ "بھلا کرے" دیکھو صحیح بخاری کتاب النفقات - فتح الباری مین ہے کہ وہب بن کیسان کی روایت مین اتنا زیادہ ہے قُلْتُ كُنَّ لِي اَخَوَاتٌ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ مَصَالِحِهِنَّ

ترجمہ (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوال کے جواب مین جابر کہتے ہین) مین نے عرض کیا چونکہ میرے (چھوٹی چھوٹی) بہنین ہین اسلیے مین نے چاہا کہ کسی ایسی عورت سے عقد کرون جو اُن کو سمیٹ کے بیٹھے اُن کے کنگھی کرے اُنکی داشت کرے اور اُن کی اور مصلحتون کا خیال رکھے" - فتح الباری کتاب النکاح مین ہے "وَفِيهِ فَضِيلَةٌ لِجَابِرٍ لِشَفَقَتِهِ عَلٰى اَخَوَاتِهِ وَاِيْثَارِهِ مَصْلَحَتَهُنَّ عَلٰى حَظِّ نَفْسِهِ وَيُؤْخَذُ مِنْهُ اَنَّهُ اِذَا تَزَاحَمَتْ مَصْلَحَتَانِ قَدَّمَ اَهَمَّهُمَا لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوَّبَ فِعْلَ جَابِرٍ وَدَعَا لَهُ لِاَجْلِ ذٰلِكَ وَيُؤْخَذُ مِنْهُ الدُّعَاءُ لِمَنْ فَعَلَ خَيْرًا" ترجمہ اس حدیث سے جابر کی فضیلت ثابت ہوئی اسلیے کہ انہون نے اپنی بہنون پر شفقت کی اور اپنے حظ نفس پر اُن کی مصلحتون کو اختیار کیا (تو جو شخص بیواؤن پر شفقت کرے گا اور اپنے حظ نفس پر اسنبات کو اختیار کریگا کہ بیوہ کا ابدی سوگ مٹے گا ڑہ دکھ کٹے اور پھر اُسکی دیکھا دیکھی اورون کا بھی حوصلہ پڑے تو لاکھون مظلوم بیواؤون کے پانون سے اس ظالم رنڈاپے کی بیڑیان کٹین اُسکی فضیلت کو کیا کہنا ہے وہ تو اللہ کا نہایت ہی پیارا بندہ ہوگا) اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جب دو مصلحتون مین جھگڑا پڑے تو جو زیادہ اہم ہو وہی مقدم رکھی جائے - کیونکہ ایسا کرنے پر جابر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صواب پر بتایا اور دعا دی (تو جو شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مری ہوئی ایسی قیمتی سنت زندہ کرنے کو اپنی خواہش نفسانی پر مقدم رکھے گا وہ کیونکر نہ صواب پر ہوگا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اُسکے لیے

کیونکہ نہ شامل ہوگی اور اس حدیث سے یہ بہی نکلا کہ جو نیک کام کرے اسکے لیے دعا کیجائے پس حدیث پر عمل کرکے ہم سچے دلسے دعا کرتے ہین کہ اے رحیم پروردگار تو اپنی واجب الرحم بیوہ لونڈیون پر رحم کرنے والون کا دونون جہان مین بہلا کر آمین ثم آمین مسلمانو تم بہی کہو آمین سب ملکے تم کہو آمین اور ہمارے زمانے کی مصلحتون پر اگر غور کیا جائے تو اس سے بہت زیادہ ہین کہ ہم سو حصون مین سے ایک حصہ بہی عرض کرنے کا حوصلہ دلمین لائین اور اسکی حاجت ہی کیا ہے ہمسے زیادہ ہمارے لائق فائق ناظرین خود سمجھ سکتے ہین۔

مسلمانو۔ تم کہان ہو دیکھو کس جوش خروش مین دریاے شفقت امنڈ رہا ہے اور کس کثرت سے باران رحمت ثواب برسا رہا ہے۔ لو جو لینا ہو بھر لو اور کیا چاہتے ہو گھر بیٹھے سو سو شہیدون کا ثواب لوٹ لو۔ مشکوۃ المصابیح باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ **ترجمہ** جو میری سنت پر میری امت مین فساد پڑجانے کے وقت عمل کرے گا اسکو سو شہیدون کے برابر ثواب ملیگا **ف** مسلمانو۔ اس سے زیادہ اور کیا امت مین فساد پڑیگا کہ ظلم کا آرا لاکھون بیکس رانڈون کے سر پر چل رہا ہے اور جو نہ ہونا چاہیے تھا سو ہو رہا ہے۔ پھر اس پردے مین قرآن اور حدیث کی جو جو ذلتین روا رکھی جاتی ہین ان کو بار بار کوئی کہانتک روئے۔ مختصر یہ کہ ایسے پر خطر اور پر فساد وقت مین جو حضرتؐ کی سنت پر عمل کرے گا یعنی رانڈون کا نکاح کردیگا یا کرادیگا یا خود اپنا نکاح کسی بیوہ سے کرلیگا اور اسیطرح جو بیوہ اپنا عقد کرنے پر راضی ہوجاینگی ان سب کو سو سو شہیدون کی برابر ثواب ملیگا۔ اب اس بیان کو ہم ایک آیۂ کریمہ پر ختم کرینگے حق تعالے پانچوین پارے سورے نساء کے گیارہوین رکوع مین فرماتا ہے۔ ص

يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُن لَّهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا وَمَن يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُن لَّهُ كِفْلٌ مِّنْهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتًا

ترجمہ جو نیک سفارش کریگا اُسکے لیے اُسمین سے حصہ ہوگا - اور جو بری سفارش کریگا اُسکے لیے اُسمین سے حصہ ہوگا - اور الله ہر چیز پر قادر ہے - **ف** اُسکے شرح بیان کرنے کی ہمکو ضرورت نہین ہے - ناظرین خود ہی سمجھ سکتے ہین -

پہلے حصے کے خاتمے پر مختصر تقریر

مسلمانو ذرا سوچو تو سہی - قرآن و حدیث کو ہیچ سمجھنا - الله و رسول کے فرمان کو اس بے وقعتی سے ٹال دینا - اور پیغمبرون کی سنت کو ذلت کی نظر سے دیکھنا کیا مسلمانون کا کام ہے - نہین نہین بلکہ اسمین کفر بھرا ہوا ہے - ارے ڈرو اب بھی خدا سے ڈرو - قرآن و حدیث کی تعظیم کرو - الله و رسول کا کہا مانو اور حضرت صلی الله علیه وسلم کا معجزہ برحق سمجھو - بیکس بیزبان رانڈون کے حال پر رحم کرکے اور سچ پوچھو تو اپنی ہی جان پر ترس کھا کے ہنسی خوشی سے اُنکا نکاح کردو - ہان ہان یہ بھی سچ ہے کہ عوام کا انکار غالباً اب تک اُنکے انجان ہونے کے باعث تھا - وہ لاعلمی کے دشت وحشت مین بھٹکتے اور چکراتے پھرتے تھے - وہ اجمالی طریقے پر اتنا جانتے تھے کہ ہان شرع مین درست ہے لیکن علم تفصیلی کی دنیا مین کبھی شاید دھوکے سے بھی نہ جا نکلے ہون گے نہ قرآن و حدیث کے معنی مطلب سمجھتے تھے نہ حضرت صلی الله علیه وسلم کی بیٹیون اور نواسیون کے دو دو بلکہ چار تک عقد ہونا وہ جانتے تھے حضرت صلی الله علیه وسلم کا نکاح ایک چھوڑ دس دس بلکہ دس سے بھی زیادہ رانڈون سے ہونے کی خبر اُنکو مطلق نہ تھی حضرت صلی الله علیه وسلم کی پھوپھیون اور پھوپھی زاد بہنون کے دو دو نکاح خواب مین بھی نہ دیکھے ہون گے اور اسطرف تو کبھی اُن کے وہم کو بھی رستہ ملا ہو گا کہ اُن کے

پیارے پیغمبر میوہ زادہ ہین اور نہ غالباً طبی ضرورت کو کبھی اُنکے ذہن مین جگہ ملی ہوگی تسبیہ یہ طرہ ہے کہ رنڈاپے کے پیدا کیے اختناق رحم جیسے مرضون کو جن اور پری کے سایہ سے تعبیر کر رہے تھے۔ **غرض** یہ روزافزون خرابیان اور دن دونی رات چوگنی خرابیان گو تھین نظر کے سامنے ہی لیکن چشم بصیرت پر پردے پڑے ہوئے تھے بارے الحمد للہ کہ محض تائید ربانی سے صرف یہی سب مراحل نہین طے ہوگئے بلکہ شیطانی آفت۔ رانڈون کی ہمدردی اور اُنپر ظلم و نیز ثواب و عذاب وغیرہ کے مدارج بھی حل کر دیے گئے۔ تو اب قوی اُمید ہے کہ ہمارے قومی بھائی انصاف بھری آنکھون سے ملاحظہ فرمائینگے۔ کچھ قومی ہمدردی۔ کچھ دنیا کی شرم اور کچھ خدا کے خوف سے اپنی بہنون اور خدا کی مظلوم بیوہ لونڈیون کی مشکل آسان فرمائینگے۔ جسکا خاطر خواہ ثواب اُن کو وہی دیگا جسکی مظلوم لونڈیون پر رحم کرینگے اِنْ اَجْرُهُمْ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

دوسرے حصے کی تمہید

صاحبو ہمنے جہانتک خامہ فرسائی کی ہے تمہارے سمجھنے کے لیے کافی ہے اور عقلی نقلی طبی عرفی جو دلائل لکھے ہین تمہارے سنبھلنے کے لیے وافی ہین تاہم اختتام حجت و نیز آپ حضرات کا عقیدہ مضبوط کرنے کے لیے کچھ نکاح کے فوائد (گو ضمناً اوپر بھی گذر چکے ہون) کچھ عقلی دلائل (اگرچہ التزاماً یہ بھی اپنا رنگ کھا گئے ہون) کچھ ہندوستانی شریعت رانڈون کے نکاح ہونے کے نظائر اور عوام الناس کے بہانون کے شافی جوابات اور عقد ثانی کے رواج پانے کی تیربہدف تدبیر وغیرہ وغیرہ عرض کرنے کے لیے

ابھی قلم ہمارے ہاتھ مین ہے

حصہ اول سدا سہاگن تمام شد

